بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

حامدا ومصليا ومسلما

الاعتذار

العذر عند كرام الناس مقبول
هذه رسالة متواضعة
أهديها إلى إخواننا
المسلمين كبضاعة
المقل وجهد المقصر
أنا معترف بجهلي
وعجزي عن مثل
هذا العمل ولكني
تصدّيت بنشر هذه
الأربعين وغيرها
أن أعدّ من
مادحي

معذرت

"معذرت کا قبول کرنا اہل کرم کا دستور ہے"

یہ رسالہ اس ناچیز کا ایک حقیر ہدیہ ہے جس کو برادران اسلام کی خدمت میں اس طرح پیش کر رہا ہے جیسے کوئی نادار اپنی وسعت کے مطابق اپنی حقیر پونجی لاکر پیش کر دے یا جس طرح علم و عمل کا کوتاہ اپنی کوشش کا سرمایہ حاضر کرے، اور مجھے اعتراف ہے کہ خدمت حدیث جیسے عظیم الشان کام کا میں اہل نہیں اور علمی حیثیت سے بے بضاعت ہوں لیکن باوجود اسکے اس چہل حدیث اور اسکے علاوہ دوسرے مجموعے شائع کرنے کا ارادہ صرف اس

أَهْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَوُجِدْتُ بِحَيَاتِيْ عَلٰى هٰذِهِ النِّعْمَةِ لَمْ أَكُنْ مُغَالِيًا وَلَا مُرَائِيًا وَبِنَاءً عَلٰى أَنِّيْ شِبْتُ وَلَيْسَتْ عِنْدِيْ حُسْنٰى قَدْ سَبَقَتْ مِنِّيْ رَجَوْتُ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْعَمَلِ كَفَّارَةً لِيْ وَذُخْرًا لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ	میں مجھے بھی پکارا جائے، سچ تو یہ ہے کہ اگر میں اس مژدۂ جانفزا پر اپنے آپ کو قربان کردوں تو ذرہ برابر مبالغہ اور دکھاوا نہ ہوگا، اور چونکہ میں اب بوڑھا ہوا اور نامۂ اعمال نیک اعمال سے یکسر خالی پاتا ہوں، اس لئے اس مبارک خدمت کو اپنے ذمہ لے کر امیدوار ہوں کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ اس کو میرے گناہوں کا کفارہ بنادیں، اور اسی کو دنیا، آخرت میں میرا سرمایہ و سہارا مقرر فرما دیں، بہتر ہے کہ یہ دو شعر اپنے حسب حال سمجھ کر پڑھوں :-
إِنَّ الْمُلُوْكَ إِذَا شَابَتْ عَبِيْدُهُمْ	بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب ان کے غلام خدمت کرتے کرتے بوڑھے ہو جاتے ہیں،
فِيْ رِقِّهِمْ أَعْتَقُوْهَا عِتْقَ أَبْرَارِ	تو وہ حسن سلوک کی نیت سے ایسے غلام کو آزاد کردیتے ہیں۔
وَأَنْتَ يَا مَالِكِيْ أَوْلٰى بِذَا كَرَمًا	میرے مولیٰ! تو ان بادشاہوں سے کہیں بڑھ کر رحم و کرم فرمانے والا ہے۔
وَقَدْ شِبْتُ فِي الرِّقِّ أَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ	میں بھی تیری غلامی میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں، مجھے بھی جہنم کی آگ سے گلو خلاصی عطا فرما۔

الرَّسُوْلِ الْاَعْظَمِ وَالنَّبِيِّ الْاَكْرَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیت سے کرتا ہوں اور اس تمنا میں کرتا ہوں کہ میرا شمار بھی سرورِ کائنات نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے مداحوں میں ہو جائے۔

حَتّٰى اَقُوْلَ كَمَا قَالَ الْاِمَامُ بُوْصِيْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ صَاحِبُ الْبُرْدَةِ الشَّرِيْفَةِ خِدْمَتَهُ بِمَدِيْحٍ اَسْتَقِيْلُ بِهٖ

ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضٰى فِى الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

وَفَعَلْتُ شَوْقًا اِلٰى مَا سَمِعْتُ اَنَّ اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَهْلُ اللّٰهِ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ اَهْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ اَهْلُ النَّبِيِّ وَاِنْ لَمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهُ اَنْفَاسَهُ صَحِبُوْا

لِمَا اَسْعَدَ هَا بُشْرٰى اِذْ كُنْتُ لَيْتَ شِعْرِىْ اَهَلْ ذَلِكَ خَادِمٌ مِنْ خِدْمَةِ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاُعَدُّ مِنْ

یہاں تک کہ میں بھی حضرت امام بوصیری صاحب بُردہ کا قول دُہرا سکوں۔ میں نے مدحِ نبوی کی خدمتگزاری کی جس کے ذریعہ اپنی ساری عمر کی سیاہ کاریوں کو دور کرنا چاہتا ہوں جو لہو ولعب میں بسر ہوئی ہے۔

اسکے علاوہ مجھے اس قول نے بھی اسکا شوق دلایا کہ "اہل قرآن اللہ والے ہیں اور اہلِ حدیث (یعنی حدیث کی خدمت کرنیوالے) رسول اللہ والے ہیں" جیسا کہ کسی نے کہا ہے:۔

حدیث کے خادم نبی کریم کی نسبت رکھتے ہیں اگرچہ انھوں نے سرورِ کائنات کی زیارت نہیں کی مگر آپکی زندگی سے انکا تعلق ہے

لہٰذا کتنی بڑی خوش قسمتی اور سرفرازی ہے اگر کاش میں حضرات محدثین کا ایک ادنیٰ خادم شمار کیا جاؤں اور "رسول اللہ والوں"

وَقَدْ اخْتَرْتُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ لِهٰذِهِ
الْمَجْمُوْعَةِ وَلِاُخْتِهَا مَعَ قِلَّةِ
عِلْمِيْ بِالْعَرَبِيَّةِ وَاَدَبِهَا اِتِّبَاعًا
لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُحِبُّ الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ
وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَلِسَانُ
اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ

میں نے اس مجموعہ کو اور دوسرے مجموعۂ احادیث کے لئے
عربی زبان ہی کو ترجیح دی باوجودیکہ عربی کے زبان
و ادب سے میری واقفیت بہت معمولی ہے لیکن یہاں بھی
میری نیت یہی ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ارشاد گرامی پر عمل ہو جائے کہ :-
عرب سے تین باتوں کی بنا پر محبت رکھو ایک تو یہ کہ
میں عربی ہوں ۔ قرآن کریم عربی زبان میں ہے اور
جنت والوں کی زبان عربی ہوگی ۔

وَسَمَّيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ "كِتَابُ الْحَجِّ"
عَلٰى غِرَارِ الْكُتُبِ لِفِقْهِ وَكُتُبِ
الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ تَشَبُّهًا بِالْفُقَهَاءِ وَ
الْمُحَدِّثِيْنَ وَاقْتِدَاءً بِالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ
كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ
بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"
اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ

میں نے اس کتاب کا نام "کتاب الحج" رکھا ہے کیونکہ
اسی طرح کے نام حدیث و فقہ کی کتابوں کے ہوا کرتے
ہیں تاکہ سلف صالحین کی اقتدا اور فقہاء و محدثین
کرام سے کچھ تشابہ کا اجر حاصل ہو جائے کہ ارشاد
نبوی ہے "جس نے کسی قوم سے تشابہ پیدا
کیا اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا" نیز یہ کہ ـ
(ترجمہ شعر) میں بھلے انسانوں سے محبت رکھتا ہوں
خود کوئی بھلا آدمی نہیں ہوں ـ

لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا
وَمَعْذِرَتِيْ اِلَى الْقُرَّاءِ الْكِرَامِ
اِنْ عَثَرُوْا فِيْ هٰذَا الْمُؤَلَّفِ الصَّغِيْرِ
عَلَى الْغُمُوْضِ فِي التَّرَاكِيْبِ وَالْغَرَابَةِ

اس امید پر کہ اللہ مجھے بھی بھلائی نصیب فرمادے
ناظرین کرام کی خدمت میں معذرت
پیش کرتا ہوں، اگر وہ اس مجموعۂ احادیث میں
کوئی لغزش پائیں یا طریقۂ بیان میں کوئی الجھا

وَمِنَ الْقِصَصِ الْمَشْهُوْرَةِ اَنَّ
سَيِّدَنَا يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَمَّا جِيْئَ بِهٖ فِيْ سُوْقِ مِصْرَ وَ
قَامَتِ الْمُنَادَاةُ وَتَقَدَّمَ عَلَيْهِ
كُلُّ ذُوْ مَالٍ بِمَالِهٖ هُنَالِكَ تَقَدَّمَتْ
عَلَيْهِ عَجُوْزَةٌ فَقِيْرَةٌ لَا تَمْلِكُ غَيْرَ
كُبَّةِ الْخُيُوْطِ فَلَا يَزَالُ اِسْمُهَا
يُذْكَرُ بَيْنَ الرَّاغِبِيْنَ لِاشْتِرَاءِ
يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَذٰلِكَ
تَمَنَّيْتُ اِنْتِظَامِيْ فِيْ نَظْمِ نَاعِتِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْسَلِكَ
فِيْ سِلْكِهِمْ رَجَاءَ الْحَشْرِ مَعَهُمْ
وَالْحَقُّ اَنَّ الْعَاجِزَ كَمَا
وَصَفَ الشَّيْخُ قُدْسِيُّ الشَّاعِرُ
الْفَارِسِيُّ نَفْسَهٗ :-

نَسَبْتُ نَفْسِيْ اِلَى كِلَابِكَ وَخَجِلْتُ
لِاَنَّ الْاِنْتِسَابَ اِلٰى كِلَابِكَ قَدْ قِلَّةُ جُرْاَةٍ

(وَيَقُوْلُ الشَّاعِرُ بَعْدَهٗ)

سَيِّدِيْ اَنْتَ حَبِيْبِيْ وَطَبِيْبُ قَلْبِيْ
قَدْ حَضَرَ عِنْدَ بَابِكَ قُدْسِيْ مُسْتَغِيْثًا يَسْئَلُ

ایک مشہور حکایت ہے، حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر کے بازار میں فروخت کرنے کی غرض سے لایا گیا اور ہر طرف سے بولیاں بولی جانے لگیں تو بہت مالداروں نے اپنی حیثیت کے لحاظ سے دام لگائے وہاں ایک بڑھیا بھی سامنے آئی جس کے پاس صرف ایک پیچک تھی، اس عورت کا نام آج تک حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں لیا جاتا ہے اسی طرح میری تمنا بھی جاگی تھی کہ کاش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت و مدح کرنے والوں کے زمرے میں میرا نام بھی آجائے اور میں بھی اسی شیرازے میں بندھ جاؤں اور انھیں کے ساتھ قیامت کے روز میری بھی پکار ہو۔

اور واقعہ تو یہ ہے کہ یہ گناہگار عاجز بکس شمار و قطار میں ہے، میرا تو حال وہی ہے جو حضرت قدسی (فارسی کے مشہور شاعر) اپنے بارے میں کہتے ہیں :۔

نسبت خود بہ سگت کردم و منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی
سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

كَمَا قِيْلَ

کہ کہا گیا ہے:۔

سُمِّيْتَ اِنْسَانًا لِاَنَّكَ نَاسِيٌ

اے انسان تجھے انسان اس لئے کہتے ہیں کہ تجھ میں نسیان ہو" (بھولنے کا مرض)

فَلَوْ وَقَفَ الْقُرَّاءُ عَلٰى خَطَاءٍ
فَارْجُوْا مِنْهُمْ اَنْ يُّسْبِلُوْا ذَيْلَ الْعَفْوِ
وَالْعَفْوُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَعْمُوْلٌ

لہٰذا اگر ناظرین کرام کوئی لغزش دیکھیں تو معاف فرمائیں۔ اہل کرم کا معمول و دستور ہے کہ وہ معاف کر دیا کرتے ہیں"۔

وَاَسْئَلُ الْعُلَمَاءَ الْكِرَامَ
اَنْ يُّخْبِرَ فِيْ بِمَوَاضِعِ الْخَطَاءِ
حَتّٰى اُمْكِنَ مِنَ التَّصْحِيْحِ
فِي النَّشْرَةِ الثَّانِيَةِ

علماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ میری لغزشوں سے مجھے بھی ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ دوسری اشاعت میں تصحیح کر دی جائے

وَحَقُّ السَّائِلِ يَعْرِفُهُ الْكِرَامُ

مانگنے والوں کا حق کیا ہے؟ اس کو اہل کرم ہی جانتے ہیں"۔

وَاَخْتِمُ هٰذِهِ السُّطُوْرَ
الْمُتَوَاضِعَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ
وَالسَّلَامِ عَلٰى اَشْرَفِ
الْخَلْقِ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مَنْ هُوَ
نَبِيٌّ وَّاٰدَمُ بَيْنَ
الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

ان بے ربط وحقیر سطروں کو درود و سلام پر ختم کرتا ہوں، درود و سلام اس ذات گرامی پر جو تمام مخلوقات میں اشرف ترین ذات ہے۔ سارے عالم کے لئے رحمت ہے، آخری نبی برحق ہے، اور جس کا وجود اس وقت بھی تھا جب حضرت آدم مٹی اور پانی کی

فِي التَّرَاكِيبِ وَالْغَرَابَةِ فِي
الْكَلِمَاتِ وَالْعِيِّ فِي الْكَلَامِ
وَعَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى الشَّرْحِ وَ
الْعَجْزِ عَلَى الْعَرْضِ وَرَجَائِي
مِنْهُمْ أَنْ تُسْبِلُوا ذَيْلَ الْعَفْوِ
وَالسَّمَاحَةِ عَلَى مَا يَمُجُّهُ
ذَوْقُهُمْ مِمَّا صَدَرَ مِنْ هٰذَا
الْعَاجِزِ الْجَانِي وَلَا بُدَّ أَنْ
تَبْذُلُوا كُلَّ عِنَايَتِهِمْ
إِلَى مَا يَحْوِيهِ الْكِتَابُ مِنْ شَمَائِلَ وَ
أَحَادِيثِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِذَا مِنْ
شَأْنِ الْعَاقِلِ أَنْ يَمِيلَ عَنِ
الْوَجْهِ الْجَمِيلِ لِمَا عَلَيْهِ مِنَ الْبُرْقُعِ
الْخَلَقِ وَلِذٰلِكَ الرَّجُلُ
النَّظِيفُ لَا تَطْرَحُ اللُّبَّ اللَّذِيذَ
الْحُلْوَ لِمَا عَلَيْهِ مِنْ مَرَارَةٍ
فِي الْقِشْرِ
وَلِمَا أَنَّهُ مِنَ الْمَعْلُومِ أَنَّ
الْإِنْسَانَ لَيَزِمَهُ النِّسْيَانُ وَالْغَفْلَةُ

محسوس ہو، یا الفاظ میں کوئی بھدا پن نظر
آئے یا اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے میں کمزوری
نظر آئے یا تفصیل و تشریح کرنے میں کوتاہی ہو
گئی ہو یا ترتیب میں میری خامی ظاہر ہو رہی
ہو تو ان تمام صورتوں میں وہ اپنے
دامن عفو میں وہ مجھے جگہ دیں، اور جہاں
جو بات ان کے ذوق کو ناگوار گزرے
وہاں وسعت قلبی سے کام لیتے ہوئے میری
لغزشوں کو معاف کریں اور ان کی نگاہ
مضامین کتاب پر ہونا چاہیے وہ شمائل و
احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
پڑھ کر اپنی آنکھیں روشن کریں، عقلمند کا
یہ شیوہ نہیں کہ کسی پھٹے، میلے، پرانے
برقعہ کو دیکھ کر اچھی صورت چھوڑ دیں،
اسی طرح کوئی سمجھدار آدمی ایسا نہیں
کر سکتا کہ کڑوے اور بدرنگ سے
چھلکوں کو دیکھ کر اچھے گودوں والے
پھل سے نفرت کرنے لگے
اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ انسان
بھول چوک اپنی سرشت میں رکھتا ہے جیسے

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا



الٰہی عبدک العاصی اتاک | مقرا بالذنوب وقد دعاک
فان ترحم وانت لذاک اہل | وان تغضب فمن یرحم سواک

ان الملوک اذا شابت عبیدہم | فی رقہم اعتقوہا عتق ابرار
وانت یا مالکی اولی بذا کرما | وقد شبت فی الرق فاعتقنی من النار

سلسلۂ ذکر حبیب — مطبوعات غریب

کتاب الحج

ناشر:- العبد المسکین اکرام الدین احمد (بی اے علیگ) پنشنر ڈپٹی کلکٹر
کان اللہ لہ ولابائہ ولاولادہ اجمعین

شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ سَيِّدِنَا وَ
سَنَدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبِ
الشَّمَائِلِ الطَّيِّبَةِ وَالْخِلَالِ
الْمَرْضِيَّةِ وَالْخَلْقِ الْجَمِيْلِ
وَالْخُلُقِ النَّبِيْلِ صَلٰوةً وَّسَلَامًا
دَائِمًا اَبَدًا سَرْمَدًا مَّادَامَتِ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَاهَبَّتِ الرِّيَاحُ
وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَمَنِ
اتَّبَعَهُمْ بِاِحْسَانٍ
اَجْمَعِيْنَ

منزل میں تھے، وہ جو گناہگاروں کے حامی و شفیع ہیں، ہمارے سہارا اور ہمارے سردار ہیں جن کا نام نامی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہے، جن کے عادات واطوار پاکیزہ، اخلاق و سیرت سارے عالم کے لئے نمونہ ہیں۔ جن کا سراپا دلکش اور سیرت دل آویز ہے۔ اللہ تعالے ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام بھیجے جب تک کہ آسمان وزمین قائم ہو، جب تک ہوا چلتی رہے اور آفتاب طلوع ہوتا رہے

ختم شد

فہرست مضامین کتاب الحج

مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ

ماہ جولائی سنہ ۱۹۵۳ء مطابق

ماہ ذیقعدہ

سنہ ۱۳۷۲ھ

عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ
غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝
فَالشُّكْرُ وَاجِبٌ عَلَيْنَا
كَمَا جَعَلَ الْبَيْتَ مَثَابَةً
لِلنَّاسِ وَاَمْنًا وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا وَسَنَدِنَا رَحْمَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَسِيْلَتِنَا فِي
الدَّارَيْنِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
عِتْرَتِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ
البالغ من الضعف ضعف منتهاه الاسير
ذنوبه ورهين خطاياه الراجي
رحمة ربه ومولاه اكرام الدين احمد
بن الحاج سكندر علي (نائب الحاكم
المديرية المتقاعد) عاملهما الله

بندوں پر یہ حق ہے کہ حج کیا جائے اس
گھر کا جو بھی راستہ چل کر پہنچنے کی وہاں
استطاعت رکھتا ہو اور جو شخص انکار کرے
تو اللہ بہت بے نیاز ہے سارے جہان سے
لہذا شکر واجب ہے ہم پر کیونکہ اس
پروردگار نے خانہ کعبہ کو لوگوں کو سیرابی
کی جگہ بنایا اور امن بخشا اور درود وسلام
ہمارے آقا مولیٰ اور ہمارے سہارا
سارے عالم کے لئے رحمت، تمام نبیوں کے
سردار، رب العالمین کے محبوب گناہگاروں
کے شفیع اور دونوں جہاں میں ہمارے سرمایۂ
وسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو اور ان کی
آل واصحاب اہل بیت اور اولیائے
امت پر ہو۔

اس کے بعد یہ ناتواں وکمزورترین
بندہ جو اپنے شامت اعمال اور سیاہ کاریوں کا
شکار ہے یعنی اکرام الدین احمد پنشنر
ڈپٹی کلکٹر ولد حاجی سکندر علی عرض کرتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں باپ بیٹوں کے
ساتھ فضل والطاف کا معاملہ فرماوے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ الواحد
الفرد الصمد الذی
اکرم علی عبادہ بفرض
حج بیتہ العتیق فیأتون
الیہ من کل فج
عمیق حیث قال فی کتابہ
الکریم اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ
وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ
مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ
فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ
اِبْرَاھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ
کَانَ اٰمِنًا وَ لِلّٰہِ

سب تعریفیں خدا کے لئے واحد و یکتا اور
بے نیاز مالک کی ہے جس نے اپنے بندوں کو
اپنے قدیم ترین گھر کا حج فرض کر کے بڑا
احسان کیا۔ چنانچہ اس کے بندے ہر چہار
جانب سے گہری وادیوں سے آتے ہیں جیسا
کہ اس نے اپنی مقدس ترین کتاب میں فرمایا
کہ بیشک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا اور
جو مکہ معظمہ میں ہے اور جس میں برکت دی گئی
اور جس کو دونوں جہاں کے لئے ہدایت کا
ذریعہ بنایا گیا اور جہاں روشن دلائل اور
نشانات ہیں مقام ابراہیم ہیں اور جو بھی اس
میں داخل ہوا اس کو امن ہے اور اللہ تعالیٰ کا

فغایتی من طبع ھذہ المجموعۃ واخواتہا ان یبعثنی اللہ مع الذین یکون الرسول صلی اللہ علیہ شافعًا لہم ویحشونی معہم۔

اللّٰہُمَّ ارْزُقنا کمال الاسلام وَاغْمُرْنِی فی محبۃ النبی نبی الرحمۃ والشفاعۃ صلی اللہ علیہ وسلم
امین

لہذا میرا مدعا اس رسالے اور اس طرح کے دوسرے رسالوں کی اشاعت سے اسی قدر ہے کہ اللہ مجھ عاجز کو بھی ان لوگوں میں اُٹھائے جن کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہوں گے اور میرا حشر بھی انھیں لوگوں کے ساتھ ہو۔

اے اللہ ہمیں کمال اسلام عطا فرما اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھر دے ان نبی کریم کی محبت سے جو رحمۃ للعالمین ہیں اور شفاعت فرمانے والے نبی ہیں، اور ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام پہنچے۔ آمین

بلطفه الخفي وكرمه الوفي فقد تولّيت طبع هذا الكتاب الموجز الذي وضعه سمو النواب الشيخ صديق حسن خان القنوجي في فضائل الحج والعمرة وزيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم فبدا لي ان اشفع هذه المجموعة ترجمة الاحاديث الى لغتنا الاردية ليعم النفع ولما فعل هذا الا حرصا في نفع المسلمين ورغبة في مرضات الله، فالله مولى سبحانه وتعالى جدير بان يتقبل مني هذا العمل وينظمني في سلك من قال فيهم النبي صلى الله عليه وسلم من حفظ على امتي اربعين حديثا في امر دينها بعثه الله فقيها وكنت له يوم القيمة شافعا وشهيدا

میں نے اس مختصر کتاب کی طباعت و اشاعت کا کام اپنے ذمہ لیا جس کو نواب صدیق حسن خاں قنوجی علیہ الرحمہ نے فضائل حج و عمرہ و زیارت مدینہ میں لکھا ہے، میرا خیال ہوا کہ اس مجموعہ کا اردو ترجمہ کر دوں تاکہ اس سے تمام مسلمان یکساں فائدہ اٹھا سکیں اور میں نے جو کچھ کیا ہے اس کی غرض و غایت صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچے اور میرا اللہ مجھ سے راضی ہو اور اللہ تعالیٰ تو مالک حقیقی ہے اُسکی شان یہ ہے کہ وہ قبول فرمائے اور اس سے امید ہے کہ مجھے اس لڑی میں پرو دے۔ جس لڑی میں بزرگان دین گندھے ہوئے ہیں جس کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے میری اُمت میں سے چالیس حدیثیں حفاظت کیں یا یاد کیں جن کا تعلق ان کے دین سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز دین کے سمجھ رکھنے والوں میں اُٹھاوے گا اور حساب کے دن میں اُس کا سفارشی بنوں گا اور میں ان کا گواہ ہوں گا۔

۲۔ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۚ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

(اور جب حج وعمرہ کرنا ہو تو اس) حج وعمرہ کو اللہ تعالیٰ کے واسطے پورا پورا ادا کیا کرو۔ پھر اگر (کسی دشمن یا مرض کے سبب) روک دئے جاؤ تو قربانی کا جانور جو کچھ میسر ہو (ذبح کرو) اور اپنے سروں کو اسوقت تک مت منڈواؤ جبتک کہ قربانی اپنے موقع پر نہ پہنچ جاوے (اور وہ موقع حرم ہے کہ کسی کے ہاتھ وہاں جانور بھیجدیا جاوے) البتہ اگر کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اسکے سر میں کچھ تکلیف ہو (جس نے پہلے ہی سر منڈوانے کی ضرورت پڑجائے) تو (وہ سر منڈا کر) فدیہ (یعنی اسکا شرعی کفارہ) دیدے (تین) روزے سے یا (چھ مسکین کو) خیرات دیدینے یا (ایک بکری) ذبح کردینے سے پھر جب امن کی حالت میں ہو (یا تو پہلے ہی سے کوئی خوف پیش نہ آیا ہو یا ہو کر جاتا رہا ہو) تو جو شخص عمرہ سے اسکو حج کے ساتھ ملاکر منتفع ہوا ہو (یعنی ایام حج میں عمرہ بھی کیا ہو) تو جو کچھ قربانی میسر ہو (ذبح) کرے (اور جس نے صرف عمرہ یا صرف حج کیا ہو اُس پر حج وغیرہ کے متعلق کوئی قربانی نہیں) پھر جس شخص کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کے متعلق اوامر الٰہی
قرآن شریف میں

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی :-

(۱) إِنَّ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ
اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا
وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ
عَلِيمٌ ۝

تحقیقاً صفا اور مروہ منجملہ یادگار (دین) خدا وندی ہیں سو جو شخص حج کرے بیت (اللہ) کا یا (اسکا) عمرہ کرے اس پر ذرا بھی گناہ نہیں ان دونوں کے درمیان آمد و رفت کرنے میں (جس کا نام سعی ہے) اور جو شخص خوشی سے کوئی امر خیر کرے حق تعالےٰ اسکی بڑی قدردانی کرتا ہے (اور جو اس خیر کرنے والے کی نیت خلوص) خوب جانتا ہے۔

اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ
كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ
مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ
ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ
النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.
فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا
فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَ
مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ . وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا
وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ

پھر جب تم لوگ عرفات سے واپس آنے لگو تو مشعر الحرام
کے پاس (مزدلفہ میں شب کو قیام کرکے) خدائے تعالیٰ
کی یاد کرو اور اسطرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے
(نہ یہ کہ اپنی رائے کو دخل دو) اور وہ حقیقت میں قبل
اسکے تم محض ہی ناواقف تھے پھر تم سب کو ضرور ہے
کہ اس جگہ ہو کر واپس آؤ جہاں اور لوگ جا کر وہاں سے
واپس آتے ہیں اور (احکام حج میں پرانی رسموں پر عمل
کرنیسے) خدائے تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو، یقیناً
اللہ تعالیٰ معاف کردے گا اور مہربانی فرمائیں گے
پھر جب تم اپنے اعمال حج پورے کر چکا کرو تو حق تعالیٰ
کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے آباؤ (اجداد) کا ذکر کیا
کرتے ہو بلکہ یہ ذکر اس سے بڑھ چڑھ کر ہو سو بعضے
آدمی (جو کہ کافر) ہیں ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے
ہمارے پروردگار ہم کو (جو کچھ دینا ہو) دنیا میں دیجئے
اور ایسے شخص کو آخرت میں (بوجہ انکار آخرت کے) کوئی
حصہ نہ ملے گا (اور بعضے آدمی (جو کہ مومن ہیں) ایسے
ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو دنیا میں
بھی بہتری عنایت کیجئے اور آخرت میں بھی بہتری
دیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچائیے ایسے لوگوں کو
دونوں جہان میں بڑا حصہ ملیگا بدولت ان کے

ذَالِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ
اَهْلُهٗ حَاضِرِي
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْا
اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ
الْعِقَابِ
(سورۂ بقر
رکوع ۲۴)

قربانی کا جانور میسر نہ ہو تو (اسکے ذمے) تین دن کے روزے ہیں (ایام) حج میں اور سات ہیں جبکہ حج سے تمہارے لوٹنے کا وقت آجاوے یہ پورے دس ہوئے یہ اس شخص کیلئے ہے جس کے اہل (وعیال) مسجد حرام (یعنی کعبہ) کے قریب میں نہ رہتے ہوں (یعنی قریب ہی کا وطن اُن کا نہ ہو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (کہ کسی امر میں خلاف نہ ہو جائے) اور جان لو کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ بیباکی اور مخالفت کرنے والوں کو) سزائے سخت دیتے ہیں۔

۳۔ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ
فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا
جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ
اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ
الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ
يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ لَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاِذَا

(زمانہ) حج چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں (شوال ذیقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی) سو جو شخص ان میں حج مقرر کرے تو پھر (اسکو) نہ کوئی فحش بات (جائز) ہے اور نہ کوئی بے حکمی (درست) ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع زیبا ہے اور جو نیک کام کروگے خدا تعالیٰ کو اسکی اطلاع ہوتی ہے اور (جب حج کو جانے لگو) خرچ ضرور لے لیا کرو کیونکہ سب سے بڑی بات (خرچ میں) گداگری سے بچا رہنا ہے اور اے ذی عقل لوگو مجھ سے ڈرتے رہو تم کو اسمیں ذرا بھی گناہ نہیں کہ (حج میں) معاش کی تلاش کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ . ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ . ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ . لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۚ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

قربانی) میں ان مخصوص چوپایوں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں (یعنی بسم اللہ اکبر کہیں) جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کئے ہیں سو ان قربانی کے جانوروں میں سے تم (کو) بھی (اجازت مع الاستحباب ہے کہ) کھایا کرو اور (مستحب ہے) کہ مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو پھر لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنے واجبات پورا کریں (اور تفصیل ایام معلومات میں) اس مامون گھر (یعنی خانہ کعبہ) کا طواف کریں، یہ بات تو ہو چکی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے محترم احکام کی وقعت کرے گا سو یہ (وقعت کرنا) اسکے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور ان مخصوص چوپایوں کو باستثناء (بعض بعض) کے جو تم کو پڑھ کر سنا دیئے گئے ہیں تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے تو تم لوگ گندگی سے یعنی بتوں سے (بالکل) کنارہ کش رہو اور جھوٹی بات سے کنارہ کش رہو اس طور سے کہ اللہ ہی کی طرف جھکے رہو (اور) اسکے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر پرندوں نے اسکی بوٹیاں نوچ لیں یا اسکو ہوا نے کسی دور دراز جگہ میں لیجا پٹکا یہ بات بھی ہو چکی (اور

مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ
فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى ، وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ
اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ .

(سورۂ بقر رکوع ۲۵)

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ
مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ
بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ
وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ
وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ
يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ
ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ
عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ
اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ
مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا
مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ

عمل کے اور اللہ تعالیٰ جلدی ہی حساب لینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو گنتی روز تک پھر جو شخص دو دن میں (مکہ واپس آنے میں) تعجیل کرے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو شخص دو دن میں تاخیر کرے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اس شخص کے واسطے جو (خدا سے) ڈرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور خوب یقین رکھو کہ تم سب کو خدا ہی کے پاس جمع ہونا ہے

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو خانہ کعبہ کی جگہ بتلا دی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا (یہ ان کے ماعبد والوں کو سنانا ہے) اور میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں کے اور (نماز میں) قیام و رکوع اور سجدہ کرنے والوں کیواسطے پاک رکھنا اور (ابراہیم سے یہ بھی کہا گیا کہ) لوگوں میں حج (کے فرض ہونے کا) اعلان کر دو لوگ تمہارے پاس (حج کو) چلے آویں گے پیادہ پا بھی اور دبلے اونٹوں پر بھی جو کہ دور دراز راستوں سے پہنچے ہونگے تاکہ اپنے (دینیاوی و دنیوی) فوائد کے لئے آموجود ہوں اور (اس لئے آویں گے) تاکہ ایام مقررہ (یعنی ایام

لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

سورۃ حج رکوع ۵

لیا کرو پس جب (کسی) کروٹ کے بل گر پڑیں اور ٹھنڈے ہو جائیں تو تم خود بھی کھاؤ اور بے سوال اور سوالی (محتاج) کو بھی کھانے کو دو (اور) ہم نے ان جانوروں کو اس طرح تمہارے زیر حکم کر دیا کہ تم (اس پر) اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اللہ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون لیکن اسکے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارے زیر حکم کر دیا تاکہ تم (اللہ کی راہ میں ان کو قربان کرکے) اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو اس طرح قربانی کرنے کی اجازت دی اور اے محمدؐ اخلاص والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

اربعون حدیثاً | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | چہل حدیث

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ قَالَ فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَفْضَلِ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ صَلٰوةً تَامَّةً وَسَلَامًا جَمِيْلًا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اپنی کتاب عزیز میں ارشاد فرمایا ہے۔ "اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ان لوگوں کے اوپر حج بیت اللہ فرض ہے جو اسکی طرف پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں" اور درود وسلام اُس ذات پر ہو جو تمام حج وغیرہ کرنیوالوں سے افضل ہے، درود تمام اور سلام جمیل ہو اور ان کے آل واصحاب اور اتباع کرنے والوں پر صبح وشام۔

فَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ
فَلَهٗٓ أَسْلِمُوْا ۚ وَ
بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ
إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ
عَلٰى مَآ أَصَابَهُمْ وَ
الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَ
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝
وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا
لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ
لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَإِذَا
وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا
فَكُلُوْا مِنْهَا وَ
أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ
الْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ
سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ

(قربانی کے جانوروں کے متعلق اور سنو کہ) جو شخص دین
خدا کے ان (مذکورہ) یادگاروں کا پورا لحاظ رکھیگا تو اس کا
یہ لحاظ رکھنا خدا تعالیٰ سے دل کیساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے
تم کو ان سے ایک معین وقت تک فائدہ حاصل کرنا جائز ہے
پھر (یعنی بعد ہدی بننے کے) اسکے ذبح حلال ہونیکا موقع
بیت عتیق کے قریب ہے اور (جتنے اہل شرائع گزرے ہیں ان
میں) ہم نے ہر امت کیلئے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا
کہ وہ ان مخصوص چوپاؤں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو
عطا فرمائے تھے سو (اس سے یہ بات نکل آئی کہ) تمہارا
معبود (حقیقی) ایک ہی خدا ہے تو تم ہمہ تن اسی کے ہو کر رہو
(یعنی موحد خالص رہو) اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ
(ایسے احکام الٰہیہ کے سامنے، گردن جھکا دینے والوں کو (جنت
وغیرہ کی) خوشخبری سنا دیجئے جو ایسے ہیں کہ جب (انکے سامنے)
اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جو ان
مصیبتوں پر کہ ان پر پڑتی ہیں صبر کرتے ہیں اور جو نماز کی پابندی
رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (بقدر حکم اور توفیق
کے) خرچ کرتے ہیں اور قربانی کے اونٹ اور گائے اور اسی
طرح بھیڑ اور بکری کو بھی) ہم نے (اللہ کے دین) کی یادگار
بنایا ہے ان جانوروں میں تمہارے (اور بھی) فائدے ہیں
سو تم ان پر کھڑے کر کے (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَرَی الْجِھَادَ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ اَفَلَا نُجَاھِدُ قَالَ لٰکِنَّ اَفْضَلُ الْجِھَادِ وَاَجْمَلُہٗ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُضُرِ قَالَتْ فَلَا اَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُ ھٰذَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اِلَّا قَوْلَہٗ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُضُرِ وَالنَّسَائِیُّ بِطُوْلِہٖ۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ جہاد کو افضل اعمال سمجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں بہترین جہاد حج مقبول ہے۔ پھر قیام کو لازم پکڑنا، فرمایا کہ میں نہ چھوڑوں گی حج کو جب کہ میں نے حضور سے سن لیا۔

(بخاری)

۲ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یُّلَبِّیْ اِلَّا لَبّٰی مَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی لبیک کہتے ہیں، اور اسی طرح زمین کے منتہا تک یہ سلسلہ چلتا ہے

۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّہُمَا یَنْفِیَانِ الذُّنُوْبَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یکے بعد دیگرے حج وعمرہ کرو بیں بے شک وہ دونوں

اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا

فی

فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَالْمَدِيْنَةِ

وَبَعْدُ فَهٰذِهٖ اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مِنْ جَمْعِ الْعَبْدِ الضَّعِيْفِ اَبِی الطَّيِّبِ صِدِّيْق بْنِ حَسَنِ الْحُسَيْنِیِّ الْقَنَّوْجِیِّ الْبُخَارِیِّ حَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی زُمْرَةِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ جَعَلَ لَهٗ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِيْنَ اَلَّفَهَا زَادًا لِّلْحُجَّاجِ وَالْمُعْتَمِرِيْنَ ، وَجَعَلَهَا وَسِيْلَةً لِنَجَاتِهٖ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَكَانَ ذٰلِكَ التَّدْوِيْنُ فِی سَنَةِ اَلْفٍ وَ مِائَتَيْنِ وَاَرْبَعٍ وَّ ثَمَانِيْنَ . وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَ هُوَ الْمُسْتَعَانُ الْمُعِيْنُ ۔

اور بعد حمد و نعت کے یہ چالیس احادیث عبد ضعیف ابو طیب صدیق بن حسن حسینی قنوجی بخاری کی جمع کردہ ہے اللہ تعالیٰ اس کا حشر صدیقین کی جماعت میں کرے اور بنا دے اس کے لئے زبان صدق پچھلے لوگوں میں تالیف کیا اس کو توشہ حاجی و عمرہ کرنے والوں کے لئے اور بنایا اس کو اپنی نجات کا ذریعہ اس روز کے لئے کہ لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور یہ مدون کرنا ۱۲۸۴ھ میں ہوا ، اور اللہ ہی کے لئے توفیق دینا ہے اور اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے ۔

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ الرَّاوِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو تلبیہ کہے (احرام باندھے) حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں یا اسکے لئے جنت واجب ہوگئی (راوی نے شک کیا ہے کہ کون سا فرمایا)

۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاِمْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اِلٰى قَوْلِهٖ مَعِيْ وَالنَّسَائِيُّ بِتَمَامِهٖ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاریہ عورت سے فرمایا جس کا نام ام سنان ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا فرمایا کہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے پس جب رمضان آئے تو عمرہ کر پس اس میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

۸ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ جَاءَتْ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ تَجَهَّزْتُ لِلْحَجِّ فَاعْتَرَضَ لِيْ فَقَالَ اعْتَمِرِيْ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ میں نے حج کے لئے تیاری کی تھی، پس ایک عذر مجھ کو پیش آگیا، آپ نے فرمایا

كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَادَ وَالذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں اس طرح جیسے بھٹی لوہے کی خرابی کو دور کر دیتی ہے، روایت کیا اس کو ترمذی نے ابن مسعودؓ سے اور زیادہ کیا سونے چاندی اور نہیں ہے حج مبرور کا ثواب مگر جنت۔

۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا أَبَا دَاؤُدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے درمیان کیلئے کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ہے

۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ قُلْتُ، الْمَقْصُوْدُ بِذٰلِكَ خَمْسُوْنَ طَوَافًا كَامِلًا دُوْنَ الْأَشْوَاطِ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے کعبہ کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ گناہ سے اس دن کے مانند ایسا صاف ہو گیا جس روز کہ اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوا تھا۔ میں نے کہا مقصود پچاس طواف سے کامل طواف ہے نہ کہ چکر۔

۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَادُ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چھوٹوں، بڑوں اور ضعیف اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔

۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا. أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهِلَالُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ. وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ قُلْتُ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا بِمَعْنَاهُ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ وَالْحَدِيْثُ إِذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَإِنْ كَانَ ضَعِيْفًا غَلَبَ عَلَى الظَّنِّ صِدْقُهُ۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اتنا توشہ زادِ راہ اور سواری رکھتا ہو کہ خدا کے گھر (کعبہ) تک ان کے ذریعہ پہونچ سکے اسکے باوجود حج نہ کرے تو اس پر کوئی ذمہ نہیں چاہے یہودی ہو کر مرے، چاہے نصرانی ہو کر مرے، اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا، اور لوگوں پر اللہ کے گھر کا حج کرنا ہے جو راستے کے لحاظ سے وہاں تک جانے کی طاقت رکھے۔

۱۳ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس

فِیْ رَمَضَانَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِیْهِ کَحَجَّةٍ
اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ

۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ اٰدَمِیٌّ عَمَلًا یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اِرَاقَةِ الدِّمَاءِ اِنَّهَا لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ فِی الْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِهَا نَفْسًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیْ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاِنَّ لِصَاحِبِ الْاُضْحِیَّةِ بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةً

۱۰ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیْ
قُلْتُ: اَلْعَجُّ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِیَةِ وَالثَّجُّ اِرَاقَةُ دِمَاءِ الْهَدْیِ وَالضَّحَایَا۔

۱۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

رمضان میں عمرہ کر کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوم النحر میں آدمی کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک نہیں ہے بے شک قربانی کا جانور آوے گا قیامت کے روز اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ، اور بے شک خون اللہ کے نزدیک پہنچ جاتا ہے زمین پر گرنے سے پہلے پس اچھا کرو اپنی قربانیوں کو۔ اور زیادہ کیا رزین نے کہ قربانی کرنیوالے کے لئے ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے

ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون حج افضل ہے آپ نے فرمایا تلبیہ پڑھنا اور قربانی کرنا میں نے کہا العج تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا، الثج ہدی اور قربانی کا خون بہانا

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ

شعب الایمان۔

۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَیْتِ مِثْلُ الصَّلٰوۃِ اِلَّا اَنَّکُمْ تَتَکَلَّمُوْنَ فِیْہِ فَمَنْ تَکَلَّمَ فِیْہِ فَلَا یَتَکَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَیْرٍ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَذَکَرَ التِّرْمِذِیُّ جَمَاعَۃً وَقَفُوْہُ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا طواف بیت اللہ کے ارد گرد مثل نماز کے ہے، مگر فرق یہ ہے کہ اس میں تم بات کرتے ہو پس بھلائی کے سوا کوئی بات نہ کرے

۲۲ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

اور انھیں سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حجر اسود جنت سے اُترا ہے دودھ سے زیادہ سفید ہے پس اسکو بنی آدم کی خطاؤں نے سیاہ کردیا

۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّۃِ طَمَسَ اللّٰہُ نُوْرَھُمَا وَلَوْ لَمْ یَطْمِسْ نُوْرَھُمَا لَاَضَاءَ تَا مَا

حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے سنا حضور صلعم کو فرماتے ہوئے کہ رکن اور مقام یہ دو یاقوت ہیں جنت کے یاقوت سے اللہ تعالی نے مٹا دیا ہے اسکے نور کو اور اگر دونوں کا نور نہ مٹا

شَرْطِ مُسْلِمٍ وَزَادَ ابْنُ حَبَّانَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِهٖ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْا، وَ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيْ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ، قُلْتُ الْوَفْدُ الَّذِيْنَ يَقْصُدُوْنَ الْاُمَرَاءَ لِزِيَارَةٍ اَوْ اِسْتِرْفَادٍ وَالْعُمَّارُ جَمْعُ عَامِرٍ بِمَعْنٰى مُعْتَمِرٍ مِنْ عَمَرَ بِمَعْنٰى اِعْتَمَرَ۔

کہ اگر دعا کریں تو قبول کرے اور اگر سوال کریں تو عطا کرے ہیں نے کہا، وفد کہتے ہیں جو امیروں کی زیارت کا قصد کرتے ہیں یا عطیہ حاصل کرنے کے لئے عمار عامر کی جمع بمعنی عمرہ کرنے والا۔

۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اپنے لئے دعائے مغفرت کی اس سے درخواست کرو کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو کر آیا ہے

۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِيْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيْ فِيْ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلعم نے ارشاد فرمایا جو شخص حج کے لئے نکلا یا عمرہ کے لئے یا جہاد کے لئے اور راستہ میں مرگیا، اس کے لئے اجر لکھا جاوے گا جہاد کرنے والے، و حج کرنے والے و عمرہ کرنے والے کا۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ
لِّلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ
بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ
كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا
وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهَا خَطِيْئَةً
وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

٢٦ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ
رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّیْ
لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ
وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ مَا قَبَّلْتُكَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٢٧ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ
بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِی الرُّكْنَ
الْيَمَانِیَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ

اسکو ہاتھ سے چھو لیا اسکے تمام گناہ معاف
کر دیئے جائیں گے اور یہ بھی سنا ہے کہ جس نے
بیت اللہ کے سات طواف شمار کر کے کئے
اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا
کیا جائے گا، یہ بھی سنا ہے کہ جو قدم اٹھاتا
ہے اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کے عوض
ایک گناہ مٹا کر نیکی لکھتا ہے۔

عابس بن ربیعہ سے روایت ہے
کہ دیکھا میں نے حضرت عمر کو حجر اسود
کا بوسہ دیتے ہوئے اور کہہ رہے تھے کہ
میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نفع دیسکتا ہے
اور نہ نقصان اور اگر میں نہ دیکھتا حضور کو بوسہ
دیتے ہوئے تو میں بوسہ نہ دیتا۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور
صلعم نے ارشاد فرمایا کہ رکن ایمانی کے
سپرد ٧٠ فرشتے ہیں جو شخص کہتا ہے
اللھم انی اسئلک العفو والعافیہ فی الدنیا
والآخرۃ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ
وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اے
اللہ میں تجھ سے معافی وعافیت دنیا اور

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ۔
۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ
وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ
عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ
يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ۔ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
وَحَسَّنَهٗ اَبُوْحَاتِمٍ قَالَ الْهَرَوِيُّ
عَلٰى هٰهُنَا بِمَعْنَى الْاَمْرِ لِاَنَّ اللَّامَ
لِلنَّفْعِ وَعَلٰى لِلضَّرَرِ يَعْنِيْ مَنِ اسْتَلَمَهٗ
عَنْ اِعْتِقَادٍ صَحِيْحٍ وَمَحَبَّةٍ وَاِعْزَازٍ
لَهٗ يَشْهَدُ لَهٗ بِخَيْرٍ وَمَنِ اسْتِخْفَافٍ
وَاسْتِهْزَاءٍ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِشَرٍّ وَيَكُوْنُ
لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خَصْمًا۔
۲۵ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ
زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ اَفْعَلُ فَاِنِّيْ

تو مشرق اور مغرب کا درمیان روشن
کر دیتا۔
اور انہیں سے مروی ہے کہ حضور صلعم نے
ارشاد فرمایا حجر اسود کے بارے میں قسم ہے
اللہ کی البتہ قیامت کے روز اٹھایا جاویگا
اسکی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا اور
زبان ہوگی جس سے بولے گا، گواہی دے گا
اس شخص کی جس نے اسکو حق طور سے چوما
ہوگا یعنی جس نے اسکو چوما ہوگا اعتقاد صحیح
اور محبت سے اور اسکی اعزاز کے لئے گواہی دیگا اسکی
بھلائی کا۔ اور جس نے چوما ہوگا استہزا
اور ہلکا سمجھتے ہوئے اس کی گواہی دیگا
برائی کی۔ اور اس کا دشمن ہوگا قیامت
کے روز۔
حضرت عبید ابن عمیر کہتے ہیں ابن
عمر رکن کے چھونے کے لئے لوگوں سے بہت
کوشش کرتے حتیٰ کہ میں نے حضور کے کسی
صحابہ کو اس قدر کوشش کرتے نہ دیکھا اور
یہ فرماتے کہ میرا یہ فعل تم مکروہ نہ سمجھو کیونکہ
میں نے نبی اکرم صلعم سے سنا ہے کہ جس نے

وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قریب ہو جاتی ہے اور پروردگار فرشتوں کے مقابلہ میں بندوں کو بطور فخر پیش کرتا اور فرماتا ہے کہ ان میرے بندوں کا کیا ارادہ ہے۔

٣٠ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَآءِ دُعَآءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھی دعا یوم عرفہ کی دعا ہے اور بہتر جو میں نے کہی اور میرے پہلے نبیوں نے کہی یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

وَعَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ كُرَيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ ابن کریز کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان کو عرفہ کے دن سے زیادہ ذلیل و حقیر کرنے والا نہیں ہے اور زیادہ غصہ دلانے والا کوئی دن نہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس روز وہ خدا کی رحمت اور گناہوں کی معافی کو دیکھتا ہے (البتہ)

قِنَا عَذَابَ النَّارِ ، قَالُوْا
اٰمِيْنَ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔

۲۸ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا
وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ
وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ
عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ
وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالَةِ خَاضَ فِي
الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ
بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔

۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ
اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ
عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ

آخرت میں چاہتا ہوں ، اے رب ہم کو
دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور بچا
دوزخ کے عذاب سے تو وہ آمین کہتے ہیں

انھیں سے روایت ہے کہ حضور کا
ارشاد ہے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا
سات بار اور نہ بات کرے مگر یہ کلمات
کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
مٹا دیئے جاتے ہیں اس کے دس گناہ
اور لکھائی جاتی ہیں دس نیکیاں اور
بلند کیے جاتے ہیں دس درجے اور جو طواف
کرے پس بات کرے حالانکہ اس حالت میں
غوطہ لگانے والا ہے رحمت میں اپنے پیر سے
پانی کے نیچے تہ تک پیر پہونچانے
والے کے ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن خدائے تعالیٰ
بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں فرماتا
عرفہ کے دن خدا کی رحمت بندوں سے

اَلضَّجُّ رَفْعُ الصَّوْتِ وَالْجَزْعُ
وَالتَّضَرُّعُ ، قَوْلُهٗ يُرْهَقُ اَیْ
يَتَّهَمُ بِسُوْءٍ يُنْسَبُ اِلٰى غِشْيَانِ
الْمَحَارِمِ

۳۳ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ
فَاُجِيْبَ اِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا
الْمَظَالِمَ فَاِنِّىْ اٰخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ
قَالَ اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ
مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ
عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ
اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاُجِيْبَ اِلٰى مَا سَاَلَ
قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ
اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ
اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ
فِيْهَا فَمَا الَّذِىْ اَضْحَكَكَ ، اَضْحَكَ
اللّٰهُ سِنَّكَ ، قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ

ضاجین اپنی آواز کو بلند کرنے والے تلبیہ
کے ساتھ (الضج) آواز کا بلند کرنا اور جزع
وگریہ وزاری کرنا (یرہق) یعنی برائی کیساتھ
متہم کئے جاتے ہیں اور منسوب کئے جاتے
ہیں حرام کرنے والے۔
حضرت عباس بن مرداس کہتے ہیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے روز
عصر کے وقت اپنی امت کے واسطے دعا
مانگی اللہ تعالیٰ کی جانب سے جواب دیا گیا
کہ میں نے ان کو بخش دیا (البتہ) ظالم سے
مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائے گا حضور نے
عرض کیا کہ اے رب اگر تو چاہے تو مظلوم
کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو اپنی رحمت
سے بخش دے لیکن نبی کریم صلعم کی یہ دعا
عرفہ کی شام کو قبول نہ ہوئی، پس جب
صبح ہوئی روز مزدلفہ میں پھر آپ نے دعا
فرمائی تو اسوقت اسکی قبولیت لی گئی اور
اسکی وجہ سے حضور ہنسے، پس حضرت ابوبکر
اور عمر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر
سے قربان ہوں آج آپ کیوں اس طرح

الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

ایک روز بدر کا بھی اس کے واسطے ایسا ہی تھا کیونکہ اس روز جبرئیل کو اس نے دیکھا کہ ملائکہ کو (جنگ) کے واسطے تیار کرتے ہیں۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَارَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرْهَقُ فُلَانًا وَفُلَانَةَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ، قَوْلُهُ ضَاجِّيْنَ اَيْ رَافِعِيْنَ اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ

حضرت جابر رض کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرما کر ملائکہ سے فخر کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ وہ اپنے بال پراگندہ کئے ہوئے خاک آلود حالت سے بلند آواز سے لبیک پکارتے ہوئے میری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور بہت دور دور رستوں سے (سفر اختیار کیا ہے) میں تم کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یقیناً ان کو بخش دیا۔ ملائکہ کہتے ہیں ہمارے رب فلاں مرد اور عورت گناہوں میں مشغول ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بھی بخش دیا حضور نے فرمایا عرفہ کے روز سے زیادہ کسی دن بندوں کی آزادی (آتش دوزخ سے) نہیں ہوئی

لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ
وَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَ
مُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَاحِدَةً رَوَاهُ
سْلِمٌ ۔

۳۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
الَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
لَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَ
حَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَ
وْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ رَوَاهُ
تِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
سَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا قُلْتُ
فِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَدِيِّ بْنِ
حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى
حَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ
رْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ
لَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا
رَجْتُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
بْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالنَّسَائِيُّ
سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے روز سر منڈوانے والوں کو تین بار دعا دی اور سر کتروانے والوں کو ایک دفعہ۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو خطاب کرکے فرمایا کہ کیسا ہی اچھا شہر اور محبوب ہے میرا اگر میری قوم نہ نکالتی مجھکو تو کسی غیر جگہ سکونت نہ اختیار کرتا۔

إِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِأُمَّتِيْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَيَدْعُوْهُ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ نَحْوَهٗ قَوْلُهٗ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ اَيْ حُقُوْقَ النَّاسِ قَوْلُهٗ يَدْعُوا الْوَيْلَ اَيْ يَقُوْلُ يَاوَيْلَاهُ يَاثُبُوْرَاهُ وَالْوَيْلُ حُلُوْلُ الشَّرِّ وَهِيَ كَلِمَةُ عَذَابٍ وَاسْمُ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ وَالثُّبُوْرُ الْهَلَاكُ وَالْمُرَادُ بِالْاُمَّةِ قَالُوْا هُمُ الْوَاقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ وَمَنْ هَاهُنَا قِيْلَ اِنَّ الْحَجَّ يُكَفِّرُ حُقُوْقَ الْعِبَادِ اَيْضًا، وَقِيْلَ هُوَ مَحْمُوْلٌ عَلَى الْمَظَالِمِ الَّتِيْ تَابَ عَنْهَا وَوَفَاءَ الْحُقُوْقَ۔

ہنس رہے ہیں اللہ آپ کو ہمیشہ ہنساتا رہے فرمایا جب ابلیس علیہ اللعنۃ اللہ کے دشمن نے جانا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کرلی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے اپنے سر پر مٹی ڈالنا شروع کی اور ہلاکت و ویل پکارنے لگا، پس اس کی جزع و فزع دیکھ کر ہنسی آگئی

(ما خلا المظالم) یعنی بندوں کے حقوق (ویل) بمعنی شر کا حلول ہونا اور وہ کلمہ عذاب کا ہے ایک وادی کا نام ہے جہنم میں (ثبور) معنی ہلاک ہونا، اور امت سے مراد وہ لوگ ہیں جو عرفہ میں ٹھہرے ہیں اور اسی سے کہا گیا کہ حج حقوق عباد کا بھی کفارہ ہو جاتا ہے، یا وہ مظالم جن سے توبہ کر چکا ہے اور حقوق کو پورا کر چکا ہے

---

۳۴ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ

حضرت یحییٰ بن حصین اپنی دادی سے (سن کر) بیان کرتے ہیں کہ حضور کریم

اللہُ اَعْلَمُ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ حَجَّۃِ
الْوَدَاعِ اَلَا وَاِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ
اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَبَدًا
وَلٰکِنْ سَتَکُوْنُ لَہٗ طَاعَۃٌ فِیْمَا
تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَسَیَرْضٰی
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ

۳۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ
لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا
اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ
خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ، لَا یَدَعُھَا
اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ
فِیْھَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ
اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَھْدِھَا اِلَّا کُنْتُ
لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ قُلْتُ قِیْلَ ھٰذَا
لِلْاَبْدَالِ فِیْ زَمَنِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان اس شہر (مکہ) میں اپنی عبادت سے ہمیشہ کے لئے ناامید ہو گیا ہے لیکن بعض اطاعت شیطان کیلئے تمہارے اعمال سے ایسی ہو گی کہ جس کو تم لوگ حقیر اور معمولی سمجھو گے مگر وہ معمولی اطاعت شیطان کی رضا ہو گی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا جو چیزیں مدینہ کے اطراف میں ہیں میں ان کو حرام کرتا ہوں نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ شکار ذبح کیا جائے اور فرمایا کہ مدینہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے اگر وہ جانتے نہ چھوڑتا اس کو کوئی اس سے اعراض کرکے مگر اللہ بدل دیتا اس میں اس شخص کو جو اس سے بہتر ہے اور جو صبر کریگا مصائب پر میں قیامت کے روز اس کے لئے شفیع ہوں گا (روایت کیا اس کو مسلم نے) میں نے کہا کہ کہا گیا ہے کہ یہ بدلنا حضور کے

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَوْلُهُ
الْحَزْوَرَةُ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ
وَسُكُونِ الزَّايِ الْمُعْجَمَةِ عَلَى
وَزْنِ قَسْوَرَةٍ هِيَ فِي الْأَصْلِ بِمَعْنَى
التَّلِّ الصَّغِيرِ سُمِّيَ بِذَلِكَ مَوْضِعٌ
بِمَكَّةَ لِأَنَّ هُنَاكَ تَلًّا صَغِيرًا
وَفِي الْعِقْدِ الثَّمِينِ الْحَزْوَرَةُ
كَانَتْ سُوقًا بِمَكَّةَ سَابِقًا وَقَدْ
أُدْخِلَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِيمَا
زِيدَ فِيهِ وَهُوَ مَحَلُّ الْمَنَارَةِ الْمَعْرُوفَةِ
الْآنَ بِبَابِ الْوَدَاعِ انْتَهَى. وَعَنْ
عَيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ
مَا عَظَّمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ
تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذَلِكَ هَلَكُوا
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ قُلْتُ وَقَدْ ضَيَّعَتِ
الْأُمَّةُ بَعْضَ تَعْظِيمِهَا مُنْذُ زَمَانٍ
كَثِيرٍ فَلِذَا تَرَاهُمْ قَدْ هَلَكُوا
وَقَلُّوا ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ

حزورہ:-
بروزن قسورہ اصل معنی چھوٹا ٹیلہ
مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں
چھوٹا ٹیلہ ہے اور عقد ثمین میں
ہے کہ مکہ میں بازار تھا اب مسجد
حرام میں داخل کر دیا گیا اور وہ
باب وداع کا منارہ وہاں ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب وقت
تک یہ امت حرم محترم کی پوری عظمت ادا کرتی
رہے گی، بھلائی اور خیر اس کے شامل حال
رہے گی اور جب کوتاہی کریں گے ہلاک ہونگے

حَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِهَا مِنْهَا
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَیِ الْمَدِیْنَةَ رَوَاهُ
مَالِكٌ مُرْسَلًا۔

۳۸۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَ
لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهٗ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَ
صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ قُلْتُ وَعَنْ مُجَاهِدٍ
قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُغْفَرُ
لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ
بَقِیَّةَ ذِی الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَصَفَرَ
وَعَشْرٍ مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ
عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ
حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُتَزَوِّجُ
وَالْمُكَاتَبُ وَالْغَازِیُّ وَالْحَاجُّ
اَخْرَجَهُ الشَّیْخُ مُحِبُّ الدِّیْنِ
الطَّبَرِیُّ

۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا تَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِّ
رِجْلًا وَلَا تَضَعُ یَدًا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ
لَهٗ حَسَنَةً وَمَحٰی عَنْهُ بِهَا سَیِّئَةً وَ

اس سے زیادہ کوئی جگہ محبوب نہیں یعنی مدینہ سے یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا (رواہ مالک مرسلاً)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ معاف کر دے حاجی کو اور اسکو جس کے لیے استغفار کرے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی میں نے کہا۔ اور مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا بخش دیا جاتا ہے حاجی کو اور جس کے لئے حاجی استغفار کرتا ہے بقیہ ذی الحجہ ومحرم وصفر و دس ربیع الاول کے مہینہ تک۔ روایت کیا اس کو ابن شیبہ نے اپنے مصنف میں۔ اور ابوامامہ سے اور واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا چار آدمیوں کی اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے نکاح کرنے والا۔ مکاتب۔ غازی۔ حاجی۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلعم کو کہتے ہوئے سنا کہ حاجی کا اونٹ پیر جو اٹھاتا ہے اور ہاتھ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک نیکی لکھتا ہے

وَسَلَّمَ وَ الظَّاهِرُ اَنَّهُ
مُطْلَقٌ شَامِلٌ لِجَمِيْعِ الْاَزْمَانِ
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ
فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ
بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔
۳۷۔ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ
ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ
اَشَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مُخْتَصَرًا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ

زمانہ میں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مطلق ہے اور ہر زمانہ
شامل ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے حضور صلعم نے ارشاد فرمایا جو
شخص کو مدینہ میں فوت ہونے کی طاقت
تو اس کو مدینہ میں مرنا چاہیئے کیونکہ قیامت
کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا جو اس میں
فوت ہوگا۔ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذ
نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے جس کی سن
غریب ہے
حضرت انس کہتے ہیں نبی اکرم صلعم نے
کے واسطے دعا فرمائی کہ اے خدا جو برکت تو
مکہ پر نازل فرمائی اس کی دگنی مدینہ پر ناز
فرما۔ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے
حضور صلعم نے فرمایا اے خدا ہمارے دل
مدینہ کو ایسا محبوب بنا دے جیسا مکہ ہے بلکہ
سے بھی زیادہ۔ اور جابر بن سمرہ سے ر
ہے کہ سنا میں نے حضور صلعم کو فرماتے ہوئے
اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے (
مسلم) اور یحییٰ بن سعید سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھ کو اپنی قبر کے وا

...ماحسنات الحرم قال كل
...سنة بمائة الف حسنة
(صححه الحاكم)

کیا مطلب ہے حضور نے فرمایا کہ ہر نیکی
ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے
(حاکم)

٣) عن عائشة مرفوعاً
...ن الملئكة لتصافح
...كبان الحاج وتعانق
...لمشاة
(اخرجه ابن الجوزی)

حضرت عائشہ صدیقہؓ حضورؐ سے نقل
فرماتی ہیں کہ فرشتے ان حاجیوں سے جو سوار
پر آتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں اور جو پیدل
چل کر آتے ہیں ان سے معانقہ کرتے ہیں۔
(ابن الجوزی)

٤) من حج حجة أدى
...رضه ومن حج
...انية داين ربه ومن
...ج ثلاث حجج حرم الله
...شعره وبشره على
...النار - (الشفا)

جس شخص نے پہلی مرتبہ حج کیا اس نے اپنا
فرض ادا کیا اور جس نے دوسرا حج کیا اس
نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ اپنا اجر طے کیا اور
جس نے تین حج کیے اس کے بال و کھال پر
اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ حرام فرمادی
(الشفا)

٥) ما من احد يدعوا
...لله تعالى عند الركن
...لاسود الا استجاب الله
...له - (الشفا)

کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو حجر اسود کے پاس
اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس کی دعا کو
اللہ قبول نہ فرمائے (یعنی ضرور دعا
قبول فرمائے گا) (الشفا)

...) من صلى خلف المقام
...ركعتين غفر له ما تقدم

جس شخص نے مقام ابراہیم کے پیچھے
دو رکعتیں ادا کیں تو اس کے اگلے پچھلے گناہ

رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً، رَوَاهُ الْبَيْهَقِي وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهٖ۔

اور ایک برائی مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

۴۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجَّلُوْا اِلَى الْحَجِّ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ مَا يَعْرِضُ لَهٗ، رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيُّ قُلْتُ وَهُنَا تَمَّ الْاَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا (اخرجه ابن الجوزی) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور صلعم نے ارشاد فرمایا حج کے لئے جلدی کرو کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ کیا پیش آئے گا۔ میں نے کہا یہاں چالیس حدیثیں پوری ہوگئیں اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے کہ جس کی نعمتوں سے نیکیاں پوری ہوتی ہیں اور اللہ کی رحمت و سلامتی ہو ہمارے سردار محمد صلعم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر

---

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاةً حُفَاةً وَيَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ وَيَقْضُوْنَ الْمَنَاسِكَ حُفَاةً مُشَاةً

(ابن ماجه)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حرم میں داخل ہوتے تو پاپیادہ اور برہنہ پا اور خانہ کعبہ کا طواف سارے ارکانِ حج پیدل ننگے پیر ہی ادا کرتے تھے۔

(ابن ماجہ)

(۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ اِلٰى مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى رَجَعَ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعُمِائَةِ حَسَنَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ قِيْلَ

حضورؐ سے نقل کیا گیا کہ جو شخص حج کے لئے پیدل جائے اور آئے، اس کے لئے ہر قدم پر حرم کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ کسی نے عرض کیا کہ حرم کی نیکیوں کا

مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ وَاَنَا فَمَا دَعَوْتُ
اللّٰهَ بِشَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْمُلْتَزَمِ مُنْذُ
سَمِعْتُ هٰذَا مِنَ الْحُمَيْدِيِّ اِلَّا
اُسْتُجِيْبَ لِيْ ، وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ
بْنُ الْحَسَنِ وَاَنَا فَمَا دَعَوْتُ اللّٰهَ
بِشَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْمُلْتَزَمِ مُنْذُ سَمِعْتُ
هٰذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيْسَ اِلَّا
اُسْتُجِيْبَ لِيْ، قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ
مَا اَذْكُرُ الْحَسَنَ بْنَ رَشِيْقٍ قَالَ
فِيْهِ شَيْئًا وَاَنَا فَمَا دَعَوْتُ اللّٰهَ
بِشَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْمُلْتَزَمِ مُنْذُ سَمِعْتُ
هٰذَا مِنَ الْحَسَنِ بْنِ رَشِيْقٍ اِلَّا
اُسْتُجِيْبَ لِيْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَاَنَا
اَرْجُوْ اَنْ يُسْتَجَابَ لِيْ مِنْ اَمْرِ
الْاٰخِرَةِ قَالَ الْعُذْرِيُّ وَاَنَا فَمَا
دَعَوْتُ اللّٰهَ بِشَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْمُلْتَزَمِ
مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ اَبِيْ اُسَامَةَ
اِلَّا اُسْتُجِيْبَ لِيْ، قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ
وَاَنَا فَقَدْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فِيْهِ بِاَشْيَاءَ
كَثِيْرَةٍ اُسْتُجِيْبَ لِيْ بَعْضُهَا وَاَنَا

سے جب میں نے یہ بات
سنی تو اُس وقت سے آج تک
کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ملتزم
شریف میں کوئی دعا مانگوں
اور مقبول نہ ہوئی ہو۔ حضرت
حمیدی فرماتے ہیں کہ میں نے
بھی جب سفیان کی بات سنی
تو اس وقت سے آج تک
ملتزم کی دعا کو مقبول بارگاہ
پایا۔ محمد ابن ادریس فرماتے
ہیں کہ حمیدی نے جب سے
یہ راز بتلایا اس وقت سے
ملتزم پر میری کوئی دعا
رائگاں نہیں گئی۔ ابوالحسن
محمد ابن حسن فرماتے ہیں کہ محمد ابن
ادریس کا مقولہ سننے کے بعد سے
آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ
ملتزم پر کوئی دعا مانگی ہو اور
قبولیت میں دیر لگی ہو۔ ابو اسامہ
فرماتے ہیں کہ میں نے حسن ابن

مِنْ ذَنبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ
وَحُشِرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مِنَ الْاٰمِنِيْنَ (الشفا)
(۷) مَا دَعَا اَحَدٌ بِشَيْءٍ فِي
هٰذَا الْمُلْتَزَمِ اِلَّا
اُسْتُجِيْبَ لَهٗ (الشفا)

بخش دیئے گئے اور قیامت کے دن ان
لوگوں کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا جو امن میں
رہیں گے۔ (الشفا)
اس "ملتزم" پر جب کسی نے کچھ مانگا ہے
اللہ تعالیٰ نے ضرور اس کو دیا ہے۔
(الشفا)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَنَا فَمَا دَعَوْتُ
اللّٰهَ بِشَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْمُلْتَزَمِ مُنْذُ
سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اُسْتُجِيْبَ لِيْ
وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَ اَنَا فَمَا
دَعَوْتُ اللّٰهَ تعالٰى بِشَيْءٍ فِيْ هٰذَا
الْمُلْتَزَمِ مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ اِلَّا اُسْتُجِيْبَ لِيْ، وَقَالَ سُفْيَانُ
وَاَنَا فَمَا دَعَوْتُ اللّٰهَ بِشَيْءٍ فِيْ هٰذَا
الْمُلْتَزَمِ مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ عَمْرٍو
اِلَّا اُسْتُجِيْبَ لِيْ، قَالَ الْحُمَيْدِيُّ وَاَنَا
فَمَا دَعَوْتُ اللّٰهَ بِشَيْءٍ فِيْ هٰذَا
الْمُلْتَزَمِ مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ
سُفْيَانَ اِلَّا اُسْتُجِيْبَ لِيْ، وَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا کہ جب سے میں نے
رسول اللہ صلعم سے سنا کہ ملتزم
پر دعائیں قبول ہوتی ہیں اسی وقت
سے اب تک جب کبھی دعا کی تو
اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی
عمرو بن دینار فرماتے ہیں
کہ حضرت ابن عباس سے
جب میں نے یہ بات سنی
اس وقت سے میں نے جب
کبھی جو دعا بھی ملتزم پر
مانگی وہ بارگاہ ایزدی میں
مقبول ہوئی حضرت سفیان
فرماتے ہیں کہ عمرو بن دینار

تَفَضُّلاً عَنْ أَنْ أَذْكُرَ
تَجَارِبِي فَأَقْتَصِرُ
عَلَى أَنْ أَشْهَدَ أَنَّ
رَبِّيْ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝
مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ
لَمْ يَخِبْ مِنِّي مِنَ
الْإِجَابَةِ فَقَدْ
دَعَوْتُ بِدَعَوَاتٍ
فَأُوْتِيْتُ سُؤْلِيْ وَ
حَقَّقَ اللهُ رَجَائِيْ وَ
كَيْفَ لَا يَكُوْنُ هٰذَا
وَهُوَ رَبِّيْ وَأَنَا
عَبْدُهٗ مَهْمَا أَكُنْ
مِنَ الْخَاطِئِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى رَحِيْمٌ بِعِبَادِهٖ
أَجْمَعِيْنَ وَيَسْمَعُ وَيُجِيْبُ
دَعَوَاتِ عِبَادِهٖ فَلَا يَحْرِمُ
الْمُذْنِبَ وَلَوْ حُرِمَ الْمُذْنِبُ
فَإِلٰى مَنْ يَسْتَجِيْرُ وَبِمَنْ
يَسْتَغِيْثُ؟ إِنَّ رَبِّيْ

نہیں رکھا اور جب بھی مانگا تو دامن مراد کو
بھرا پایا اور میری امیدیں بر آئیں اور یہ
کیوں نہ ہو؟ وہ میرا مالک اور رب ہے
میں اس کا غلام اور بندہ ہوں، خواہ جتنا
بھی گناہ گار ہوں، خواہ جس قدر بھی خطاکار
ہوں مگر ہوں کس کا، وہ ارحم الراحمین
اپنے تمام بندوں پر رحم فرماتا ہے اور
ہر ایک کی سنتا اور قبول فرماتا ہے، تو
آخر میرے ایسا گنہ گار و سیہ کار کس کے
دامن میں پناہ لے اور کس کو اپنی فریاد
سنائے، بیشک میرا مالک جو کرنا چاہتا ہے
اس کو بڑے لطف و کرم سے کرتا ہے
وہ بہترین کارساز اور بہترین مددگار ہے۔
اس نے ہمیں آقا و مولیٰ رحمۃ للعالمین
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی
بنایا اور اس کا حق دیا کہ یہ شعر پڑھ
سکوں (ترجمہ شعر) جس بات کا مجھے
مشرف عطا کیا اور اتراتا ہوں کہ ثریا پر
اپنے قدم جماؤں وہ یہ ہے کہ تو نے اے
اللہ "میرے بندے" کہہ کر مخاطب کیا اور

أَرْجُوا مِنْ سِعَةِ فَضْلِهِ أَنْ يَسْتَجِيبَ لِي بَقِيَّتَهَا

رفیق سے سنا تھا کہ ملتزم کی دعا رائگاں نہیں جاتی اس وقت سے میرا تجربہ بھی یہی ہے کہ جب کبھی دعا مانگی در اجابت کھل گیا حضرت عذری فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت ابواسامہ کی بات سنی اس وقت سے ملتزم پر دعا کرنا اور اس کا ثمرہ عاجل پانا میرا دستور ہے۔ ابو علی فرماتے ہیں کہ ملتزم شریف پر میں نے بھی بہت سی دعائیں کیں جس میں بہت سی دعائیں مقبول ہو گئیں اور بقیہ کے لئے یقین ہے کہ حق تعالیٰ اسکے قبولیت کا اثر بھی جلد ظاہر فرما دیں گے۔

يَقُولُ الْعَاجِزُ الْمُفْتَقِرُ إِلَى رَحْمَةِ رَبِّهِ الصَّمَدِ الْحَاجِ إِكْرَامُ الدِّيْنِ أَحْمَدُ وَمِمَّا يُنَاسِبُ هٰذَا الْمَقَامَ أَنْ أَذْكُرَ بَعْضَ تَجَارِبِي وَمَا عَرَضَ لِي أَنْ دَعَوْتُ رَبِّي عِنْدَ الْمُلْتَزَمِ فَأَجَابَ اللهُ دُعَائِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي بهٗ عائِهٖ شَقِيًّا، وَلٰكِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَذْكُرَ نَفْسِي الْحَقِيْرَةَ وَارا فِي لَا أَسْتَحِقُّ الذِّكْرَ

یہ ناچیز اکرام الدین احمد جو اپنے پروردگار بے نیاز کی رحمت کا سخت ترین محتاج ہے عرض کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں یہ بیان کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ اس عاجز بندے نے بھی اللہ تعالیٰ سے ملتزم کے پاس کچھ دعائیں مانگی تھیں جس کو حق تعالیٰ جل شانہ نے اپنے لطف وکرم اور فضل واحسان سے قبول فرمایا اور میں اپنے پروردگار کے آگے ہاتھ پھیلا کر محروم نہیں رہا لیکن اپنے تجربات کو تفصیلاً بیان کرنے سے شرم آتی ہے کہ یہ گناہ گار کس شمار وقطار میں ہے کہ اپنا ذکر بھی کرے، لہذا مختصراً یہ عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نوازشوں سے محروم

وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ
بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ
يَدَيْكَ اَرْجُوْا رَحْمَتَكَ
وَاَخْشٰى عَذَابَكَ
يَاقَدِيْمَ الْاِحْسَانِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ
وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ
اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ
وَتُنَوِّرَلِيْ فِيْ قَبْرِيْ
وَتَغْفِرَلِيْ ذَنْبِيْ وَ
اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ

خائف اور لرزاں ہوں، اے ہمیشہ سے احسان
فرمانے والے، اے اللہ (بیشک) میں آپ سے
التجا کرتا ہوں کہ جو ذکر (یا آپ کی حمد وثنا) کروں
اُسے قبول فرما کر بلندی پر اُٹھائیے اور میرے
گناہوں کے بوجھ کو ہلکا فرما دیجئے اور میرے
کاموں میں اصلاح فرمائیے اور میرے قلب کو (نور
معرفت) کے ذریعہ پاک وصاف فرما دیجئے
اور میری قبر کو میرے لئے منور (اور روشن)
فرما دیجئے اور میرے گناہوں کی مغفرت
فرما دیجئے۔ اے اللہ میں آپ سے
جنت (الفردوس) میں
اعلیٰ
درجات کا طالب ہوں

لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاءُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
فَقَدْ جَعَلَنِيْ مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِنَا
رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ
يَتَشَدَّدُنَّ هٰذِهِ الْاَبْيَاتِ
وَمِمَّا زَادَنِيْ شَرَفًا وَتِيْهًا
وَكِدْتُ بِاَخْمَصِيْ اَطَأُ الثُّرَيَّا
دُخُوْلِيْ تَحْتَ قَوْلِكَ يَا عِبَادِيْ
وَاَنْ صَيَّرْتَ اَحْمَدَ لِيْ نَبِيًّا

یہ کہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو میرا نبی بنایا۔ اسی مفہوم کا ایک فارسی شعر
ترجمہ میں لکھ دینا نامناسب نہ ہوگا۔

آدمیت دادہ بعدم مسلماں کردہ
اے خدا قرباں شوم احسان احساں کردہ
یارب تو کریمی و رسولِ تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ
رِقَابَ اٰبَاءِنَا وَاُمَّهَاتِنَا
وَاَخَوَاتِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ
النَّارِ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَ
الْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ
اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا
فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ
اَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

اے اللہ! اے (اس) قدیمی گھر (خانہ کعبہ) کے مالک ہماری گردنوں کو اور ہماری ماؤں اور بھائیوں اور ہماری اولاد کی گردنوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی مرحمت فرمائیے، اے صاحب جود و کرم اور اے صاحب فضل و عطا اے (اپنے بندوں پر احسان (فرمانے والے) اے اللہ ہمارے تمام کاموں کو انجام بخیر فرمائیے اور ہمیں دنیا اور آخرت کی رسوائی سے بچائیے۔ اے اللہ! میں آپ کا ایک بندہ ہوں اور آپ ہی کا بندہ زادہ اور آپ کے مقدس گھر کے زیر سایہ کھڑا ہوا آپ کے گھر کی چوکھٹ سے لپٹ کر گریہ وزاری کر رہا ہوں اور آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں اور آپ کے عذاب دوزخ سے

رعنا جوئی میں تیرے صرف ہوں اوقات سب ان کے
جھکیں تیری حضوری میں ہمیشہ ان کی پیشانی

دعا اب خاص ہے میری یہ نورالدین کے حق میں
کہ اس کو حفظ ہو جائے کلام پاک ربّانی

یہ حافظ بھی ہو اور قاری بھی ہو قرآن کا تیرے
پڑھے تجوید سے ترتیل سے آیات قرآنی

اسے عالم بنا دے اور توفیق عمل بھی دے
یہ محشر میں بنے نوشہ میرا اے ذات سبحانی

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝ (قرآن کریم سورۂ اسرائیل)

خداوندا مرے ماں باپ کی مغفرت کر دے
بحق شافع روز جزا محبوب سبحانی

مرے ماں باپ کی اور سب مسلمانوں کی بخشش کر
الٰہی جمع ہوں جب حشر میں انبوہ انسانی

مرے ماں باپ نے بچپن میں مجھ کو جیسے پالا ہے
اسی صورت سے ان پہ رحم ہو اے شان رحمانی

مجھے بھی بخش دے اور ساتھ میں ماں باپ کو میرے
مرے پروردگار اے منبع احسان یزدانی

دعا کی شکل میں ہوں ہاتھ پھیلائے ہوں کہتا ہوں
تو کر دے ان کو مغفور اللہ اے رب سبحانی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابٌ لَا شَکَّ فِیْهِنَّ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ ۔

(رواہ الترمذی ابو داؤد ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں ان میں کوئی شک نہیں۔ والد کی دعا۔ مسافر کی دعا مظلوم کی دعا۔

(ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

خداوندا میری اولاد کو بھی اپنی رحمت سے
نمازی تو بنا دے اور عطا کر ذوق قرآنی

مرے بچوں میں نیکی کی صلاحیت عطا فرما
مطیع و دائر اسلام ہوں اے فضلِ رحمانی

نمازی کر دے مجھ کو اور میری ذرّیت کو بھی
دعا مقبول کر میری ز راہِ لطفِ ربّانی

ہمہ ساعت انھیں فضل و کرم درکار ہے تیرا
میں تجھ سے مانگتا ہوں ان کے طالع کی درخشانی

بھلا ہوتا رہے رحمت سے تیرے دین و دنیا میں
پھلیں پھولیں کرم سے تیرے یہ اے فضلِ ربانی

سوا تیرے نہ ہوں یہ غیر کے محتاج یا ربی
عطا کر اپنی رحمت سے تو ان کو جاہ سلطانی

وصلے اللہ علے نورِ کز وشد نور ہا پیدا
زمیں در حُبِ او ساکن فلک در عشق او شیدا
ز سرِ سینہ اش جامی اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ برخواں
ز معراجش چہ می پُرسی کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی

اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔	اے اللہ عطا فرما حضور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور پہنچا مقام محمود میں جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو آپ کی شفاعت عطا فرما، بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا،
رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔	میرے پروردگار مجھے بخش اور میری توبہ قبول فرما بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ	الٰہی تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا	خدایا میری تقصیر، میری نادانی، میری اپنے کام میں زیادتی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ

جو کی اکرام میں نے فکر سال غم میں رو رو کر
تو اللہ غفور آیا نظر اعلان قرآنی

بشارت دی کلام حق نے یوں تاریخ کی
ہے طبتم فادخلوہا خالدین آیات قرآنی

حصول مغفرت تجھ سے نزول رحمت تجھ سے
یقیناً ایک غفار اے غفار لاثانی

میں اب ان کے لئے یارب ہوں تجھ سے رحم کا طالب
دعا مقبول فرمالے میری اے ذات ربانی

نزول رحمت مخصوص ہو ارواح پر ان کے
قبور ان کے ترے انوار سے ہوجائیں نورانی

سکوں سے حشر تک سوتے رہیں وہ اپنی مرقد میں
ہوائیں تیرے رحمت کی کریں گہوارہ جنبانی

شہیدوں میں اور صدیقین کے زمرہ میں تو ان کو
اٹھانا سرخرو کل حشر میں اے فضل ربانی

وہ کل روز قیامت حشر میں آئیں تو یوں آئیں
تبسم ہو لبوں پر زیب سر ہو تاج نورانی

دعا بھائی بھتیجوں بیبیوں کے حق میں کرتا ہوں
ترا فضل و کرم ان پر رہے اے فضل رحمانی

مسلمانوں کے حق میں بھی دعائے مغفرت سن لے
قیامت تک نہ ہو ان کو کوئی ادنیٰ پریشانی

قُلُوبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ	دلوں کو فرمانبرداری پر پھیر دے۔
يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِيْنِكَ	اے دلوں کے پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَهْلِیْ وَمِنْ نَفْسِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔	اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سائل ہوں اور اس کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرے اور اس عمل کا جو مجھے تیری محبت کو پہنچا دے اے اللہ اپنی محبت کو مجھے اپنے گھر والوں سے اپنی جان سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دے۔
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّیْ۔	اے اللہ مجھ پر ایسا رحم کر کہ ہمیشہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے گنا ہوں سے بچتا رہوں اور ایسی چیز کے پیچھے نہ پڑوں جو میرے مطلب کی نہ ہو اور مجھے بصیرت عطا فرما ان چیزوں کی جو تجھے مجھ سے خوش کریں۔

اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ — جانتا ہے معاف کر۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ — الٰہی میرے اگلے پچھلے، کھلے چھپے اور جن گناہوں کو تو زیادہ جانتا ہے معاف فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ — اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ہی ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرتا اپنی طرف سے مغفرت فرما تو بڑی مغفرت اور رحم والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطِیْئَتِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔ — الٰہی مجھ سے سچ مچ اور ہنسی سے غلطی سے اور ارادةً جو تقصیر ہوئی ہو معاف فرما اور یہ سب مجھ سے ہوا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ — اے اللہ ہماری مدد فرما اپنی یاد اپنے شکر اور اچھی بندگی اور اطاعت پر

اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ — الٰہی دلوں کے پھیرنے والے ہمارے

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو نہ پکڑ اگر ہم بھول جاویں یا چوک جاویں اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بوجھ جیسے تونے ان لوگوں پر رکھا جو ہم سے پہلے تھے اور مت اُٹھوا ہم سے وہ جس کی ہمیں طاقت نہیں اور معاف کر ہمیں اور بخش اور رحم کر ہم پر تو ہمارا سہارا ہے ہماری مدد کر نہ ماننے والوں پر

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

اے ہمارے پروردگار ہمیں دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہم کو بچا جہنم کے عذاب سے ۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اے ہمارے پروردگار نہ ٹیڑھے کر ہمارے دل اس کے بعد کہ تونے ہمیں ہدایت دی اور عطا کر ہم کو اپنے پاس سے رحمت ، بیشک تو بہت دینے والا ہے ۔

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا

اے ہمارے پروردگار ہم نے سُنا ایک پکارنے والے کو ایمان کے لئے

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ۔	اے اللہ ہمیں ایمان محبوب بنا دے اور اس کو ہمارے دلوں میں اچھا رکھ اور ہمیں انکار گناہ اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دے اور ہم کو نیک چلن بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا	اے اللہ میرے دل میں روشنی عطا کر، میرے کان میں روشنی عطا کر، میری آنکھ میں میرے سامنے میرے پیچھے میرے نیچے روشنی کر اور میرے لئے روشنی بڑھا۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ	اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میرے اخلاق بھی اچھے کر۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ	اے اللہ میں تجھ سے نیکیوں کے عمل کی اور بری باتوں کے چھوڑ دینے کی اور غریب و بیچارہ لوگوں سے محبت کی دعا کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ۔	اے اللہ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور آرام و سلامتی اپنے دین میں اور دنیا اور اور گھر والوں اور مال میں

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَهٗ وَلَا حَوَائِجَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؏	اے اللہ ہمارا ہر گناہ بخش دے ہر فکر دور فرما دے ہر قرض ادا کروا دے اور دنیا اور آخرت کی ضرورت پوری کر دے سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ	اے اللہ ہمارا انجام اچھا کر تمام کاموں میں اور ہم کو دنیا اور آخرت کی ذلت سے بچا۔

اِلٰهِیْ عَبْدُكَ الْعَاصِیْ اَتَاكَ	مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ قَدْ دَعَاكَ
فَاِنْ تَرْحَمْ فَلِذَا اَنْتَ اَهْل	وان تغضب فمن یرحم سواك

بزرگا بزرگی دہا یکسم	تو لی یاوری بخش و یاری کرم
نیاوردم از خانہ چیزے نخست	تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست
عقوبت مکن عذر خواہ آدمم	بدرگاہ تو روسیاہ آدمم
سیاہ مرا ہم تو گردان سفید	نگردانم از درگہت ناامید

بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔	پکارتا ہے تو ہم ایمان لے آئے پس ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر اور ہماری برائیاں مٹا دے اور ہم کو اٹھا نیکوں کے ساتھ ۔
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ ۔	اے پروردگار مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا پابند رکھ، اے ہمارے پروردگار اور میری دعا قبول فرما ۔
رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ	اے ہمارے پروردگار بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن حساب ہو ۔
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۔	اے ہمارے پروردگار ہماری بیویوں اور اولاد سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی کر اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ۔
رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا	اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں درستی کر ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابُ الحج

اَدِّبُوا النَّفْسَ اَيُّهَا الْاَصْحَابُ طُرُقُ الْعِشْقِ كُلُّهَا اٰدَابُ

از خدا جوئیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب

سفرِ حج سے متعلق آداب میں یہ ضروری ہے کہ جانے سے پہلے استخارہ کرلے اور اپنے توبہ کی تجدید کرلے اور وصیت کرکے جائے اور جس راہ میں قدم بڑھارہا ہے اس کی عظمت پیشِ نظر رہے، زادِ راہ جس قدر زیادہ ممکن ہو لیلے اور اس میں کسی کو ساجھی دار نہ بنائے اور گھر والوں کو، بھائی بندوں کو اچھی طرح رخصت کرے اور دوگانہ ادا کرے، دعا کرے اور کچھ صدقہ کرکے گھر سے نکلے۔

منها ما يتعلق بسفرها من الاستخارة وتجديد التوبة والوصية و ارضاء من يتوجه ارضاءه و اطابة النفقة والتوسعة في الزاد وعدم المشاركة فيه وتوديع الاهل والاخوان والمنزل بركعتين والدعاء عقبهما و التصدق بشيء عند الخروج منه۔

مرا چون نظر بر من انداختی — مزن مقرعه چونکه بنواختی
سری را که بر سر نهادی کلاه — میندازد از پای بر خاک راه
نظامی دران بارگاه رفیع — نیاورد جز مصطفی را شفیع

کریما برزق تو پرورده ایم — بانعام و لطف تو خو کرده ایم
گدا چون کرم بیند و لطف و ناز — نگردد ز دنبال بخشنده باز
خدایا بعزت که خوارم مکن — بذل گنه شرمسارم مکن
مرا شرمساری ز روی تو بس — وگر شرمسارم مکن پیش کس
خدایا بذات خداوندیت — باوصاف بیمثل و مانندیت
بلبیک حجاج بیت الحرام — بمدفون یثرب علیه السلام
به تکبیر مردان شمشیر زن — که مرد وغا را شمارند زن
بطاعات پیران آراسته — بصدق جوانان نوخاسته
به پیران پشت از عبادت دوتا — ز شرم گنه دیده بر پشت پا
که چشمم ز روی سعادت مبند — زبانم بوقت شهادت مبند
فقیرم بجرم گناهم مگیر — غنی را ترحم بود بر فقیر

من نگویم که طاعتم بپذیر — قلم عفو بر گناهم کش
بضاعت نیاوردم الّا امید — خدایا ز عفوم مکن ناامید

اِنَّ المُلُوکَ اِذَا شَابَت عَبِیدُهم — فی رقهم اعتقوها عتق ابرار
وَانت یامَالِکی اَولی بذا کرمًا — وقد شبتُ فی الرقّ فاعتقنی من النّار

(۱) لا يجاوز احد الميقات الا محرما	(۱) بغیر احرام باندھے ہوئے کوئی میقات سے آگے نہ بڑھے
(۲) لان وجوب الاحرام لتعظيم هذه البقعة الشريفة فيستوى فيه الحاج والمعتمر وغيرهما (ہدایہ)	(۲) اس مقدس مقام کی عظمت نے احرام واجب کر دیا ہے، حج کرنے والا، عمرہ ادا کرنے والا اور ان دونوں کے سوا سب اس حکم میں برابر ہیں (ہدایہ)
(۳) فان قدم الاحرام على هذه المواقيت جاز (ہدایہ)	(۳) میقات میں داخل ہونے سے پیشتر احرام باندھنا جائز ہے (ہدایہ)
(۴) روى عن ابن عمر انه احرم من بيت المقدس وعمران بن حصين من البصرة وعن ابن عباس رضى الله عنهما انه احرم من الشام وابن مسعود من القادسية (فتح القدير)	(۴) حضرت ابن عمر نے بیت المقدس سے اور عمران بن حصین نے بصرہ سے، اور ابن عباس نے شام سے اور ابن مسعود نے قادسیہ سے احرام باندھا۔ رضی اللہ عنہم (فتح القدیر)
(۵) (الف) والمواقيت التى لا يجوز ان يجاوزها الانسان الا محرما خمسة لاهل المدينة ذو الحليفة ولاهل العراق ذات عرق ولاهل الشام جحفة ولاهل نجد قرن ولاهل اليمن يلملم (ہدایہ)	(۵) (الف) مواقیت جن سے بغیر احرام باندھے ہوئے کسی کو آگے بڑھنا جائز نہیں ہے وہ پانچ ہیں۔ اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ اور اہل عراق کے لئے ذات عرق اور اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کے لئے یلملم۔ (ہدایہ)
(ب) لكل واحد من هذه	(ب) یہ پانچ مقامات احرام باندھنے کی جگہ

وان يقول اذا خرج من بيته . بسم الله آمنت بالله حسبي الله توكلت على الله ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم اللهم اليك خرجت وانت اخرجتني اللهم سلمني وسلم مني وردني سالماً في ديني كما اخرجتني اللهم اني اعوذ بك ان اضل او اضل او اذل او اذل او اظلم او اظلم او اجهل او يجهل علي عز جارك وجل ثناءك وتبارك اسمك ولا اله غيرك اللهم اني اسئلك بحق السائلين عليك وبحق ممشاي هذا اليك

اور یہ کہ جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے (دعا کا ترجمہ یہ ہے) کہ اللہ کے نام سے اپنا سفر شروع کرتا ہوں، اس پر میں ایمان لایا اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اور نہ کسی کی طاقت ہے اور نہ کسی کا ڈر ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے جو بلندی و عظمت والا ہے۔ اے اللہ ہم تیری راہ میں نکلے ہیں اور تو نے ہی مجھ کو گھر سے نکالا ہے، اے اللہ ہم کو محفوظ و سلامت رکھ اور سلامتی کے ساتھ گھر واپس لے آ۔ اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں کہ ہم خود گمراہ ہوں یا کسی کو گمراہ کریں یا خود پھسلیں یا کسی کو لغزش میں مبتلا کریں یا ہم کسی پر ظلم کریں یا مجھ پر کوئی ظلم و زیادتی کرے یا میں جہالت و نادانی کی بات کروں یا مجھ سے کوئی جہالت و نادانی کی بات کرے، اے اللہ تیرا سہارا مضبوط سہارا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ میں تجھ سے مانگنے والوں کے صدقہ میں مانگتا ہوں اور اس طفیل میں سوال کرتا ہوں کہ تیری راہ میں چل رہا ہوں

(١٠) من كان داخل المواقيت او في نفس المواقيت فوقته الحل معلوم اذا كان داخل المواقيت الذي هو الحل اما اذا كان ساكنا في ارض الحرم فميقاته كميقات اهل مكة وهو الحرم في الحج والحل في العمرة (فتح القدير)

(١٠) جو میقات کے اندر یا عین میقات کے رہنے والے ہیں ان کے احرام باندھنے کی جگہ اگر وہ حل میں ہیں تو حل ہی ہے لیکن اگر حرم کے رہنے والے ہیں تو اُن کا میقات مثل میقات اہل مکہ ہے اور وہ حج کے لیے حرم، عمرہ کے لئے حل ہے۔ (فتح القدیر)

(١١) فمن كان دونهن فمهله من اهله وكذاك وكذاك حتى اهل مكة يهلون منها (بخاری ومسلم)

(١١) جو میقات کے اندر رہتا ہے اُس کے احرام باندھنے کی جگہ وہی ہے جہاں وہ رہتا ہے اور ایسا ہی اور ایسا ہی یہاں تک کہ اہل مکہ احرام مکہ ہی سے باندھیں گے (صحیحین)

(١٢) فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج (رواه مسلم عن جابر بن عبد الله)

(١٢) جب آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی ہو تو منیٰ کی طرف روانہ ہوں اور حج کا احرام باندھیں (مسلم)

(١٣) عن عائشة قالت بعث معي عبد الرحمن بن ابي بكر وامرني ان اعتمر مكان عمرتي من التنعيم متفق عليه

(١٣) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ میرے حقیقی بھائی عبدالرحمن کو روانہ فرمایا اور مجھے ارشاد ہوا کہ تنعیم پہنچ کر میں عمرہ کے لئے احرام باندھوں اور مکہ معظمہ آکر عمرہ اپنا ادا کروں (بخاری ومسلم)

المواقیت وقّت لأهلها ولمن مرّ بها من غیر أهلها۔ (عالمگیری)

اہل مدینہ، عراق، شام، نجد اور یمن کے ہیں اسی طرح وہ جو ان مقامات یعنی مدینہ، عراق وغیرہ کے باشندہ تو نہیں مگر انھیں میقات سے گزر رہے ہیں (عالمگیری)

(۶) ومن حج فی البحر فوقته اذا حاذی موضعاً من البر ولا یتجاوزه الا محرما (عالمگیری)

(۶) جو سفر حج بحری راستے سے طے کر رہا ہو اُس کا میقات محاذ ہے اس مقام کا جو خشکی پر میقات ہے جب وہاں پہنچے تو بغیر احرام آگے نہ بڑھے (عالمگیری)

(۷) فان لم یکن بحیث یحاذی فعلی مرحلتین الیٰ مکّة (عالمگیری)

(۷) لیکن اگر کسی میقات کا محاذ بھی نہ ہو تو پھر وہاں پہنچکر احرام باندھے جہاں سے مکہ دو منزل ہو۔ (عالمگیری)

(۸) وقت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لاهل المدینة ذا الحلیفة ولاهل الشام الجحفة (صحیحین)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ اور اہل شام کا جحفہ میقات مقرر فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

(۹) عن جابرؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال مهل اهل المدینة من ذی الحلیفة والطریق الآخر الجحفة ومهل اهل العراق من ذات عرق ومهل اهل نجد قرن ومهل اهل الیمن یلملم (مسلم شریف)

(۹) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے لیکن اگر اہل مدینہ شام کی راہ سے آئیں تو ان کا میقات جحفہ ہے اور اہل عراق کا ذات عرق، اہل نجد کا قرن اور اہل یمن کا یلملم ہے (مسلم شریف)

وسلم من المدينة بعد ما ترجل وادهن ولبس رداء وازاره هو و اصحابه (بخاری)

علیہ وسلم روانہ ہوئے تو بالوں میں کنگھی فرمائی تیل ڈالا ۔ اور ایک تہہ بند باندھا اور ایک چادر اوڑھی، یہی آپ کا اور آپ کے اصحاب کا لباس تھا (بخاری)

(۵) طیب بدنه ان کان عنده لا ثوبه (رد المختار)

(۵) اگر خوشبو پاس ہو تو بدن پر ملے، کپڑے میں نہ لگائے ۔ (رد المختار)

(۶) عن عائشة كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يحرم بطيب فيه مسك ۔

(صحيحين)

(۶) حضرت عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں کہ احرام باندھنے سے قبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھی جس میں مشک کی آمیزش ہوتی ۔

(بخاری ومسلم)

۲۰ والجديد والغسيل في هذا المقصود سواء غير ان الجديد افضل لقوله صلى الله عليه وسلم لابي ذر رضي الله عنه تزين لعبادة ربك (مبسوط)

(۲۰) نئے اور دھلے احرام کے لئے دونوں برابر ہیں بجز اس کے کہ نیا افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذرؓ سے فرمایا کہ اپنے رب کی عبادت کے لئے آراستگی اختیار کر ۔

(مبسوط)

(۲۱) ثم يصلي ركعتين ويقرأ فيهما بما شاء وان قرأ في الركعة الاولى بفاتحة و

(۲۱) پھر دو رکعتیں پڑھے اور جو چاہے قرآن کی سورہ اس میں تلاوت کرے اور اگر تبرکاً پہلی میں بعد فاتحہ قُل یٰاَیُّہَا الکافرون اور

(۱) ویستحب کمال التنظیف من قص الاظفار والشارب وحلق الابطین والعانة والراس لمن اعتاده من الرجال والافتراق والازالة الشعث والوسخ عنه وعن بدنه بغسله بالخطمی والاشنان ونحوھما (عالمگیری)

(۱) کمال نظافت کے خیال سے ناخن اور مونچھ کترنا، بغل اور زیر ناف کے بال مونڈنا مستحب ہی، اگر عادی سر منڈانے کا ہے تو سر بھی منڈائے ورنہ کنگھی کرکے بالوں کو سلجھائے تاکہ بالوں میں سے میل کچیل نکل جائے اور انکی الجھن دور ہو، خطمی اور اشنان مل کر بدن سے بھی میل دور کرے (عالمگیری)

(۲) واذا اراد الاحرام اغتسل اوتوضأ والغسل افضل ولبس ثوبین جدیدین اوغسلین ازاراً ورداءً ومس طیباً وصلی رکعتین وقال اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبله منی ثم یلبی عقیب صلوٰۃ (قدوری)

(۲) احرام کا جب ارادہ ہو تو نہائے یا وضو کرے اور نہانا افضل ہے اور نئے یا دُھلے کپڑے پہنے جن میں سے ایک تہہ بند اور دوسرا چادر ہو، خوشبو ملے دو رکعتیں پڑھے اور حج کی نیت کرکے نماز کے بعد لبیک پکارے (قدوری)

(۳) عن زید بن ثابت رضی اللہ عنھما انه رأی النبی صلی اللہ علیه وسلم تجرد لاھلاله واغتسل (رواہ الترمذی والدارمی)

(۳) ترمذی و دارمی میں زید بن ثابت سے یہ روایت مروی ہی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے ارادہ احرام کا فرمایا تو جسم مقدس سے کپڑے اُتارے اور غسل فرمایا۔

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنھما انطلق النبی صلی اللہ علیه

(۴) ابن عباس سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ سے بغرض ادائے حج جب نبی صلی اللہ

لأنه یخفض صوته
إذا صلى علیه (عالمگیری)

درود بھیجے اور دعا مانگے مگر درود بھیجنے
میں آواز آہستہ ہو (عالمگیری)

(۲۶) ویکثر التلبیة ما استطاع
فی ادبار المکتوبات وکلما
لقی رکبا او علا شرفا او
هبط وادیا وبالأسحار
وحین استیقظ من منامه
او استعطف راحلته و
عند کل رکوب ونزول (عالمگیری)

(۲۶) حتی الامکان لبیک کی کثرت کرے فرض
نمازوں کے بعد قافلہ سے ملتے وقت،
بلندی پر چڑھتے ہوئے پستی میں اُترتے
ہوئے، صبح کے وقت خواب سے بیدار
ہوکر جب سواری مڑے، سوار ہوتے
ہوئے اس سے اُترتے ہوئے۔
(عالمگیری)

(۲۷) اما النساء فیباح لهن لبس
المخیط بل اولى لان علیها
التستر بابلغ الوجوه وتغطی
راسها وشعر راسها من
العورة فکشفها حرام ولا
تخمر وجهها وتخمر الوجه
حرام علیها (ارکان اربعہ)

(۲۷) عورتوں کے لئے سِلا ہوا کپڑا پہننا جائز
بلکہ بہتر ہے اس لئے کہ پردہ پوشی سلے
کپڑے میں بہت اچھی ہوتی ہے اور
اسے سر بھی ڈھانکنا ہوگا، اس لئے کہ
عورت کا سر اور اس کے سر کا بال بھی عورت
ہے اُسکا کھولنا حرام ہے منہ اپنا چھپائیگی اسلئے کہ منھ
ڈوپٹے سے چھپانا اسپر حرام ہے (ارکان اربعہ)

(۲۸) والمرأة لا تکشف راسها
لانه عورة وتکشف وجهها
لقوله علیه السلام احرام
المرأة فی وجهها ولو سدلت

(۲۸) عورت اپنا سر نہ کھولے گی اور منھ کھلا
رکھیگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ عورت کو چہرہ کھلا رکھنا ہے اور کوئی کپڑا
چہرے سے ہٹا ہوا لٹکا لے تو یہ جائز ہے

قل یاایها الکافرون وفی
الثانیة قل هو الله احد
تبرکاً بفعله رسول الله
صلی الله علیه وسلم
فهو افضل (عالمگیری)

دوسری میں بعد فاتحہ قل ہو اللہ پڑھے
کہ ان دونوں سورتوں کا ان دو رکعتوں
میں پڑھنا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے تو یہ افضل ہے۔
(عالمگیری)

(۲۲) ویستحب فی التلبیة کلها
رفع الصوت من غیر
ان یبلغ الجهد فی ذلك
(عالمگیری)

(۲۲) ہر وقت تلبیہ بلند آواز سے کہنا
مستحب ہے، مگر نہ گلا پھاڑ کر۔
(عالمگیری)

(۲۳) فقال یارسول الله ای
الحج افضل قال العجّ و
الثجّ (ابن ماجه وشرح السنه)

(۲۳) کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا
حج افضل ہو آپ نے فرمایا جسمیں لبیک کی صدا بلند
آواز سے پکاریں اور قربانیاں کریں (ابن ماجہ شرح سنہ)

(۲۴) قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اتانی جبرئیل
فامرنی ان آمُرَ اصحابی
ان یرفعوا اصواتهم
بالاهلال والتلبیة
(مالک والترمذی وابوداود والنسائی)

(۲۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے
پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ میں اپنے
اصحاب کو حکم دوں کہ وہ اپنی آواز
لبیک کہنے میں بلند کریں۔
(مالک، ترمذی، ابوداؤد ونسائی)

(۲۵) ثم اذا لبّی صلّی علی النبی
المعلم للخیرات ودعا بما شاء

(۲۵) لبیک کہنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
جنھوں نے ہر طرح کی نیکیاں ہمیں سکھائیں

لزم الدم والافضل صدقة (رد المحتار)

ورنہ صدقہ (رد المحتار)

(۳۱) والبدن كله كعضو واحد ان اتحد المجلس والا فلكل طيب كفارة (رد المحتار)

(۳۱) سارا بدن بمنزلہ ایک عضو کے ہے اگر اتحاد مجلس ہو ورنہ ہر عضو پر خوشبو ملنے کا ایک کفارہ ہوگا۔ (رد المحتار)

(۳۲) ذات خضب رأسه بحناء يجب الدم وهذا اذا كان مائعا وان كان ملبدا فعليه دمان دم للتطيب ودم لتغطية الرأس (عالمگیری)

(۳۲) مہندی کا مرد نے سر میں خضاب کیا قربانی واجب ہوئی، یہ اس تقدیر پر کہ مہندی پتلی ہو اور اگر گاڑھی تھوپی تو دو قربانی ایک خوشبو استعمال کرنے سے دوسری سر ڈھانکنے سے (عالمگیری)

(۳۳) اما المرأة فلا تمنع من تغطية رأسها فلو خضبت يدها وجب الدم۔ (عالمگیری)

(۳۳) لیکن عورت اس کے لئے سر ڈھانکنا ممنوع نہیں ایک قربانی اس پر واجب ہوئی اور اگر ہاتھوں میں مہندی لگائی جب بھی ایک قربانی سر اور ہاتھ دونوں میں صرف استعمال طیب کا جرم پایا گیا اس لئے ایک قربانی واجب ہوئی (رد المحتار)

(۳۴) ولو كان الطيب في اعضاء متفرقة يجمع ذالك كله فان بلغ عضوا كاملا فعليه دم والا فصدقة (عالمگیری)

(۳۴) اگر متفرق اعضا پر خوشبو لگائی تو ان کا مجموعہ اگر ایک پورے عضو کے برابر ہوگا تو قربانی ورنہ صدقہ۔ (عالمگیری)

(۳۵) وان اكل عين الطيب

(۳۵) اگر خالص خوشبو بغیر آمیزش طعام بہت سی

شيئا على وجهها جافتة عنه جاز ولا ترفع صوتها بالتلبية لما فيه من الفتنة (هدايه)

لبیک کہنے میں آواز بلند نہ کرے، رفع صوت میں عورت کے لئے فتنہ ہے۔

(ہدایہ)

(۲۹) عن ابن عمر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى النساء في احرامهن عن القفازين والنقاب وما مس الورس والزعفران من الثياب الخ

(ابو داؤد)

(۲۹) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو منع فرمایا ہے کہ حالت احرام میں وہ قفاز پہنیں یا اپنے چہروں کو نقاب سے چھپائیں یا ایسا کپڑا پہنیں جو زعفران یا ورس میں رنگا گیا ہو (ابوداؤد) (قفاز ہاتھوں کی پوشش ہے اور بعضوں کے نزدیک دستانے کی ایک قسم ہے)

(۳۰) عن عائشة قالت كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم محرمات فاذا جاوزوا بنا سدلت احدانا جلبابها من راسها على وجهها فاذا جاوزنا كشفناه (ابو داؤد)

(۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم یعنی ازواج مطہرات احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، سوار مسافر جب ہم میں سے کسی کے مقابل سے گزرتے تو ہم سر کے اوپر سے چادر سرکا کر چہرے کی آڑ کر لیتے تھے، جب وہ آگے بڑھ جاتے تو پھر ہم چہرہ کھول دیتے تھے

(ابو داؤد)

(۳۱) ان طيب بالقليل عضوا كاملا او بالكثير ربع عضو

(۳۱) تھوڑی خوشبو پورے عضو پر لگائی یا بہت خوشبو چوتھائی عضو پر تو قربانی واجب ہوئی

(۳۹) ولا يلزمه شئ بشم الريحان والطيب والثمار الطيبة مع كراهة شمه (عالمگیری)

(۳۹) خوشبو، پھول اور پھل سونگھنے سے کچھ کفارہ تو لازم نہیں آتا لیکن مکروہ ہے۔
(عالمگیری)

(۴۰) (الف) ستر رأسه اولبس مخيطا يوما كاملا اوليلة كاملة (يجب الدم) وفي الاقل صدقة والزائد على اليوم كاليوم (درمختار)

(۴۰) (الف) سارا دن یا ساری رات سر چھپایا یا سلا کپڑا پہنا قربانی واجب ہوئی اور کم میں صدقہ (ایک دن سے زیادہ ایک دن ہی میں شمار ہے)
(درمختار)

(ب) وفي الاقل صدقة اي نصف صاع من بر وشمل الاقل الساعة الواحدة ومادونها (رد المختار)

(ب) کم میں صدقہ ہے یعنی نصف صاع چار پہر سے کم سب کو شامل ہے خواہ گھنٹہ بھر ہو یا آدھ گھنٹہ یا تین پہر۔
(ردالمحتار)

(ج) ولو لبس المحرم المخيط اياما فان لم ينزعه ليلا ونهارا يكفيه دم واحد بالاجماع (عالمگیری)

(ج) محرم نے شبانہ یوم چند دنوں تک سلا کپڑا پہنا تو اس پر اجماع ہے کہ ایک ہی قربانی اس پر واجب ہوئی۔
(عالمگیری)

(۴۱) وان نزعه ليلا واعاده نهارا ولو جمع مالم يلبس مالم يعزم على الترك للبسه عند النزاع فان

(۴۱) محرم پورا جوڑا یعنی قمیص پاجامہ عمامہ دن کو پہنتا ہے رات کو اتارتا ہے لیکن اتارتے وقت ترک کا عزم نہیں کرتا تو یہ ایک ہی جرم ہے اور اگر عزم

غیر مخلوط بالطعام فعلیه الدم
اذا کان کثیرا (عالمگیری) کثیرهو
ما یلتزق بالکثرفیه فعلیه الدم (رد المحتار)

(٣٦) ولو کان الطیب فی
طعام طبخ وتغیر فلا شئ
علی المحرم فی اکله سواء
کان یوجد ریحته اولا
وان خلطه بما یوکل بلا
طبخ فان کان مغلوبا فلا
شئ علیه غیر انه وجدت
معه الرائحة کره وان کان
غالبا وجب الجزاء (عالمگیری)

(٣٧) ولو خلطه بما یشرب
فان کان غالبا فدم
والا فصدقة الا ان
یشرب مرارا فیجب دما
(رد المحتار وعالمگیری) اللفظ الثانی

(٣٨) اکتحل بکحل مطیب مرة
او مرتین فعلیه صدقة وان کان
مرارا کثیرا فعلیه دم (عالمگیری)

کھائی قربانی واجب ہوگی۔ بہت اس مقدار کو
کہیں گے کہ منہ کے اکثر حصہ میں لپٹ جائے
(عالمگیری ورد المحتار)

(٣٦) ماکولات میں خوشبو ڈال کر پکایا اور محرم نے
کھایا تو کچھ کفارہ نہیں لیکن اگر وہ ماکول
پکا کر نہیں کھایا جاتا ہے تو یہ دیکھیں گے
کہ غالب حصہ کس کا ہے، اگر
خوشبو کا حصہ غالب ہے تو قربانی
واجب ہوئی اور اگر ماکول
غالب ہے تو بر تقدیر بقائے
خوشبو مکروہ
(عالمگیری)

(٣٧) مشروبات میں خوشبو ملائی اگر مقدار
خوشبو غالب ہے قربانی واجب ہوئی
ورنہ صدقہ لیکن اگر بار بار پیا تو قربانی
واجب۔
(رد المحتار وعالمگیری)

(٣٨) خوشبو دار سرمہ ایک یا دو مرتبہ آنکھوں
میں لگایا تو صدقہ اور اگر بار بار بہت لگایا
تو قربانی (عالمگیری)

الوجه کالکل ولا باس بتغطیة اذنیه وقفاه ووضع یدیه علی انفه بلا ثوب (در مختار)

ہاں کان اور گردن چھپانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے، یوں ہی اگر ناک بغیر کپڑے کے چھپائے

(در مختار)

(۴۶) لو حمل المحرم شیئا علی راسه فان کان شیئا من جنس ما لا یغطی به الراس کالطست والاجانة ونحوها فلا شئ علیه وان کان من جنس ما یغطی به الراس من الثیاب فعلیه الجزاء (عالمگیری)

(۴۶) محرم ایسی چیز سر پر اٹھائے جو سر پر نہیں پہنی جاتی جیسے طشت اور تغار تو کچھ کفارہ نہیں اور اگر وہ ایسی چیز ہے جس سے سر چھپایا جاتا ہے تو جزا سر چھپانے کی واجب ہے۔

(عالمگیری)

(۴۷) لو حمل المحرم علی راسه شیئا یلبسه الناس یکون لابسا وان کان لا یلبسه الناس کالاجانة فلا (خانیه)

(۴۷) اگر محرم نے سر پر ایسی چیز اٹھائی جسے انسان پہنتے ہیں تو وہ پہننے میں شمار ہوگی اور اگر لوگ نہیں پہنتے ہیں جیسے تغار تو کچھ کفارہ نہیں (خانیہ)

مکروہات

(۴۸) (الف) ویکره له ان یعصب راسه فان

(۴۸) (الف) سر پر پٹی باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اگر آٹھ پہر پٹی بندھی

عزم عليه اي الترك ثم لبس تعدد الجزاء (در مختار)

ترک کا کیا اور پھر پہنا تو جزا بھی متعدد ہو گی۔ (در مختار)

(۴۲) ولو تيقن زوال الضرورة فاستمر كفر اخرى (در مختار)

(۴۲) ضرورت کے زوال کا یقین ہو گیا لیکن کپڑا پھر بھی نہیں اُتارا تو اب دوسرا کفارہ اور ادا کرے۔ (در مختار)

(۴۳) ولو اضطر الى قميص فلبس قميصين او اضطر الى قلنسوة فلبسها مع عمامة لزمه دم واثم (در مختار)

(۴۳) اگر ایک قمیص پہننے پر مجبور ہوا اور دو قمیصیں پہنیں یا ٹوپی کی حاجت تھی اُسکے ساتھ عمامہ بھی باندھ لیا تو قربانی دیگا اور بے ضرورت پہننے کا گناہ بھی ہوا (در مختار)

(۴۴) وان لبس على موضعين مختلفين موضع الضرورة وغير الضرورة كما اذا اضطر الى لبس العمامة فلبسها مع القميص مثلاً او لبس قميصا للضرورة وخفين لغيرها فعليه كفارتان كفارة الضرورة يتخير فيها وكفارة الاختيار لا يتخير فيها۔ (رد المحتار)

(۴۴) اگر دو مختلف جگہوں پر پہنا ایک مقام ضرورت اور دوسرا فضول مثلاً حاجت عمامہ کی تھی اور کرتا بھی پہن لیا، حاجت ضرورت کرتے کی تھی اور موزے بھی پہن لئے تو اُس پر دو کفارہ ہیں ایک تو ضرورت کا کفارہ جس میں صدقہ اور صوم کے ساتھ عوض کا اختیار ہے اور دوسرا (جرم اختیاری کا کفارہ جس میں عوض کا اختیار نہیں۔

(رد المحتار)

(۴۵) وتغطية ربع الراس او

(۴۵) چوتھائی سر یا منھ کا چھپانا کُل کا چھپانا ہے

(۵۲) واذ حلق ربع راسه اولحیته فصاعدا فعلیه دم وان کان اقل من الربع فصدقه (عالمگیری)

(۵۲) چوتھائی یا اس سے زیادہ سر یا داڑھی مونڈی قربانی واجب ہوئی اور اس سے کم میں صدقہ۔

(عالمگیری)

(۵۳) اصلع وشعرہ اقل من الربع فصدقة فی حلقه وان بلغ الربع فعلیه دم۔ (عالمگیری)

(۵۳) چندلا ہے اور بال چوتھائی سر کی مقدار سے کم ہیں انھیں مونڈا یا صدقہ دے اور اگر چوتھائی کے برابر ہے تو قربانی۔ (عالمگیری)

(۵۴) وان حلق الرقبه کلها اوحلق عانته او ابطیه اونتفهما او احدهما فعلیه دم (عالمگیری)

(۵۴) ساری گردن مونڈائی یا موئے زیر ناف یا دونوں بغل کو مونڈا یا نوچ ڈالا یا ایک بغل کو مونڈا قربانی واجب ہوئی۔

(عالمگیری)

(۵۵) وان حلق من احدی الابطین اکثرها یجب علیه الصدقه (عالمگیری)

(۵۵) ایک بغل کا اکثر حصہ مونڈا صدقہ واجب ہوا۔

(عالمگیری)

(۵۶) اذا حلق راسه واخذ لحیته وابطیه وکل بدنه فان فعل ذالک فی مقام واحد فعلیه دم واحد وان فعل کل شیٔ من ذالک

(۵۶) سر داڑھی دونوں بغل اور جسم کے سارے بال مونڈائے لیکن ایک ہی نشست اور ایک ہی مقام پر تو ایک قربانی واجب ہوئی اور اگر مختلف مقام پر کیا تو ہر عضو پر

فعل یوماً الی اللیل فعلیه صدقة الا ان ما غطی به جزء یسیر من راسه فتکفیه الصدقة (مبسوط)

رہی تو ایک صدقہ ہاں اگر سر کا تھوڑا سا حصہ پٹی سے باندھا تھا تو کچھ خیرات کرنا کافی ہے۔

(مبسوط)

(۴۹) (ب) وان عصب شیئاً من جسده من علة او غیر علة فلا شئ علیه ولکن یکرہ له ان یفعل ذالك من غیر علة (مبسوط)

(۴۹) (ب) بے ضرورت بدن کا کوئی حصہ پٹی سے باندھنا مکروہ ہے، اگرچہ کچھ کفارہ لازم نہیں آتا اور ضرورت سے باندھنے کی اجازت ہے۔

(مبسوط)

(۵۰) ویتوشح المحرم بالثیاب ولا یعقد علی عتقه وکذالك قالوا اذا یتزر فلا ینبغی له ان یعقد ازارہ علی نفسه بحبل او غیرہ وکذلك یکرہ له ان یخل ردائه بخلال (مبسوط)

(۵۰) احرام کی چادر کاندھے پر آویزاں رہے اگدی پر گرہ دینا یا تہبند میں گرہ ڈالنا یا اُسے ڈوری وغیرہ سے باندھنا یا چادر کو کانٹے سے اٹکا دینا یہ سب مکروہ ہے۔

(مبسوط)

(۵۱) وان دخل تحت ستر الکعبة حتی غطاہ فان کان الستر یصیب راسه ووجهه کرهت له وان کان لا یصیب راسه ووجهه فلا باس به (مبسوط)

(۵۱) خانۂ کعبہ کے پردے میں داخل ہوا تو اگر سر اور منھ پر پردہ پڑا تو مکروہ ہے ورنہ کچھ مضائقہ نہیں۔ (مبسوط)

صاع من حنطة الا اذا بلغت قیمة الطعام و ما ینتقص منه ماشاء (عالمگیری)

قربانی کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کرلے۔
(عالمگیری)

جزئیات

(۶۱) ان قبل اولمس بشہوۃ فعلیہ دم۔ (قدوری)

(۶۱) شہوت کے ساتھ بوسہ اور مساس قربانی کو واجب کرتا ہے (قدوری

۶۲) وان جامع قبل الوقوف بعرفة فسد حجہ وعلیہ شاۃ و یمضی فی الحج کما یمضی من لم یفسدہ (قدوری)

(۶۲) قبل وقوف عرفہ مجامعت کی حج فاسد ہوگیا اور بکری کی قربانی کرنا واجب ہوا اور مناسک حج اُسی طرح پورے کرنے ہوں گے جیسا کہ وہ کرتا ہے جس کا حج فاسد نہیں ہوا۔ (قدوری)

۶۳) جامع امرأتہ قبل الوقوف بعرفة وھما محرمان فسد حجتھما وعلی کل واحد منھما الدم و یجزی الشاۃ فی ذٰلک وعلیھما قضاء الحجة من قابل (عالمگیری)

(۶۳) قبل وقوف عرفہ بی بی سے ہمبستر ہوا اور دونوں حالت احرام میں تھے دونوں کا حج فاسد ہوگیا اور ہر ایک پر قربانی واجب ہوئی، ایک بکری بھی اس میں قربانی کردینا جائز ہے اور آئندہ سال اس حج کی قضا ادا کرنا دونوں پر واجب ہوا۔ (عالمگیری)

۶۴) ومن جامع بعد الوقوف بعرفة لم یفسد حجہ وعلیہ

(۶۴) وقوف عرفہ کے بعد ہم بستر ہوا تو حج فاسد نہ ہوا، قضا لازم نہ آئی لیکن کفارہ میں

في مقام فعليه في كل شئ
من ذلك دم (عالمگیری)

ایک قربانی
(عالمگیری)

(۵۷) وان نتف من رأسه
او من انفه او لحيته
شعرات ففي كل شعرة
كف من الطعام (عالمگیری)

(۵۷) اگر ڈاڑھی سر یا ناک کے دو
تین بال نوچ لئے تو ہر بال کے
عوض ایک مٹھی اناج۔
(عالمگیری)

(۵۸) لو قلم خمسة اظافير
من الاعضاء الاربعة
المتفرقة تجب الصدقة
لكل ظفر نصف صاع (عالمگیری)

(۵۸) اگر چاروں ہاتھ پاؤں میں سے
پانچ ناخن متفرق طور پر تراشے تو ہر ناخن
کے عوض ایک صدقہ واجب ہوا۔
(عالمگیری)

(۵۸) اذا قلم اظافير يديه
ورجليه في مجلس واحد
يكفيه دم واحد (عالمگیری)

(۵۸) ایک ہی مجلس میں چاروں ہاتھ پاؤں
کے ناخن کتروائے ایک قربانی واجب
ہوئی۔ (عالمگیری)

(۵۹) انكسر ظفر المحرم وتعلق
فاخذه فلا شئ عليه

(۵۹) ناخن ٹوٹ کر لٹک گیا محرم نے جدا
کر دیا کچھ کفارہ نہیں (عالمگیری)

(۶۰) كذلك لو قلم من كل
عضو من الاعضاء الاربعة
اظافير تجب عليه الصدقة
وان كان جملتها ستة
عشر ففي كل ظفر نصف

(۶۰) چاروں ہاتھ پاؤں میں سے بعض بعض
انگلیوں کے ناخن کتروائے تو ہر ناخن
کے عوض ایک صدقہ، اگر مجموعی تعداد
ناخنوں کی سولہ ۱۶ ہو جائے لیکن
اگر آٹھ صاع گیہوں کی قیمت ایک

(۶۹) ولا یضرہ لیلا دخلها او نهارا لما روی النسائی انه علیه السلام دخلها لیلا ونهارا دخلها فی حجه نهارا ولیلا فی عمرته (فتح القدیر)

(۶۹) کچھ ضرر نہیں دن کو داخل ہو یا رات میں نسائی میں ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی علیہ السلام دن کو داخل ہوئے اور عمرہ ادا کرنے جب تشریف لائے تھے تو رات کو داخل ہوئے

(فتح القدیر)

(۷۰) ان ابن عمر کان لایقدم مکة الا بات بذی طوی حتی یصبح یغتسل ویصلی فیدخل مکة نهارا ویذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یفعل ذالك (بخاری ومسلم)

(۷۰) ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ شب ذی طوی میں بسر کرتے جب صبح ہوتی نہاتے اور نماز پڑھتے پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح تھا۔

(بخاری ومسلم)

(۷۱) واذا عاین البیت کبر وهلل ثلاثا ویدعوا بما بدا له وعن عطاء انه علیه السلام کان یقول اذا لقی البیت اعوذ برب البیت الخ ویرفع یدیه ومن اهم الادعیة طلب الجنة بلا حساب

(۷۱) جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو تین مرتبہ تکبیر و تہلیل کہے پھر جو چاہے دعا کرے، عطا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی:- اعوذ برب البیت الخ (دیکھو نمبر ۲) اور بہت بڑی دعا جنت کا بلا حساب مانگنا ہے، بیشک رویت کعبہ کے وقت دعا

بدنة وان جامع بعد
الحلق فعليه شاة
(قدوری)

(٦٥) قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تزال
هذه الامة بخير ما عظموا
هذه الحرمة حق تعظيمها
فاذا ضيعوا ذلك هلكوا (ابن ماجہ)

(٦٦) عن ابن عباس قال قال
رسول الله عليه وسلم لا يعضد
شوكة ولا ينفر صيده ولا
يختلى خلاه (بخاری ومسلم)

(٦٧) عن ابی سعيد الخدری
عن النبی صلى الله عليه
وسلم قال يقتل المحرم
السبع العادی (ترمذی)

(٦٧) ويستحب ان يغتسل لدخول
مكة ويستحب للحائض والنفساء
كما فی غسل الاحرام (فتح القدیر)

(٦٨) واستحب ان يدخلها نهاراً

گائے یا اونٹ قربانی کرنا واجب ہے
اور بعد حلق قبل طواف فرض ہمبستر ہوا
تو بکری کی قربانی کافی ہے (قدوری)

(٦٥) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
وقت تک کہ حرم محترم کی پوری پوری عظمت یہ
امت ادا کرتی رہیگی بھلائی اور خیر اسکے شامل حال
رہے گی جب تعظیم حرم کی سعادت کھو دیگی تو پھر
یہ امت تباہ ہوجائے گی (ابن ماجہ)

(٦٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ نہ تو حرم کا کانٹا کاٹا جائے نہ یہاں سے
صید بھڑکایا جائے اور نہ تر گھاس حرم
کی اکھاڑی جائے (بخاری ومسلم)

(٦٧) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ درندے جو دشمن انسان ہیں محرم کو
اُن کے قتل کی اجازت ہے۔
(ترمذی)

(٦٧) مستحب ہے کہ نہا کر مکہ معظمہ میں داخل ہو
حیض ونفاس والی عورت کے لئے بھی یہ غسل ویسا ہی مستحب
ہے جیسا کہ احرام کا غسل (فتح القدیر)

(٦٨) مستحب یہ ہے کہ دن کو داخل ہو۔ (عالمگیری)

مستوطين على الجدار قائمتين والملتصق بالجدار (در مختار)

اور نیچے کرکے دیوار کعبہ پر پھیلا دے اور دیوار سے لپٹ جائے۔ (در مختار)

(٧٦) عن عمرو بن شعيب قال طفت مع عبد الله (بن عمرو بن العاص) حتى استلم الحجر وقام بين الركن والباب فوضع صدره ووجهه وذراعيه وكفيه هكذا وبسطهما بسطا ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله (فتح القدير)

(٧٦) عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے ساتھ طواف کیا طواف ختم کرکے بعد انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ پھر اپنا سینہ و منھ اور دونوں ہاتھ اور کف دست انھوں نے اس طرح رکھے یعنی ایک کو باب کعبہ کی طرف پھیلایا اور دوسرے ہاتھ کو حجر اسود کی طرف، پھر عبد اللہ نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ (فتح القدیر)

(٧٧) فاذا دخل مكة ابتدأ بالمسجد ثم ابتدأ بالحجر الاسود فاستقبله وكبر وهلل لما روى ان النبي عليه السلام دخل المسجد فابتدأ بالحجر فاستقبله و

(٧٧) جب مکہ میں آئے تو ابتدا حاضری کی مسجد الحرام سے کرے۔ یہاں پہنچکر حجر اسود کے پاس آئے اور اس کی طرف رخ کرکے تکبیر و تہلیل کہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مروی ہے کہ مسجد الحرام میں پہنچکر سب سے پہلے حجر کے پاس آپ تشریف لائے اور اسکی طرف رخ کرکے

فان الدعاء مستجاب عند رؤية البيت (فتح القدیر)	مقبول ہوتی ہے (فتح القدیر)
(۲) اسند البیهقی الی سعید بن المسیب قال سمعت عمر کلمة مابقی احد من الناس سمعها غیری سمعته یقول اذا رای البیت اللّٰهم انت السلام الخ (فتح القدیر)	(۲) بیہقی میں سعید ابن المسیب سے یہ مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ۔ زیارت بیت اللہ کے وقت عمر رضی اللہ عنہ جو کلمات فرمایا کرتے تھے اس کا سننے والا اب صرف ایک میں ہی باقی رہ گیا ہوں وہ جب بیت اللہ کو دیکھتے تو کہتے اللّٰهم انت السلام الخ دیکھو نمبر ۳) (فتح القدیر)
(۳) واسند الشافعی عن ابن جریج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای البیت رفع یدیه وقال اللّٰهم زد هذا البیت الخ (فتح القدیر)	(۳) امام شافعی ابن جریج سے روایت فرماتے ہیں بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کو دیکھتے تو دونوں مقدس ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا فرماتے اللّٰهم زد ہذا البیت ... (فتح القدیر)
(۴) فی شعب الایمان عن ابن عباس عن علیہ السلام قال ما بین الرکن و الباب ملتزم۔	(۴) شعب الایمان میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان جو حصہ دیوار ہے وہی ملتزم ہے
(۵) ویضع یدیه علی راسه	(۵) ملتزم سے یوں لپٹے کہ دونوں ہاتھ سر سے

في افتتاح الصلوٰة (هداية)

میں کف دست قبلہ رُخ ہوتے ہیں (ہدایہ)

(٨٢) واستلام الحجر للطواف بمنزلة التكبير للصلوٰة فيبدأ به طوافه (مبسوط)

(٨٢) طواف کے لئے حجر اسود کا بوسہ دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ نماز کے لئے تکبیر تو پھر طواف کو حجر اسود کے بوسہ سے شروع کریں۔ (مبسوط)

(٨٣) وصفة الاستلام ان يضع كفيه على الحجر ويضع فمه بين كفيه ويقبله ويكرره مع التقبيل ثلاثا۔ (رد المحتار)

(٨٣) استلام کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیاں حجر پر رکھ کر منہ بیچ میں دونوں ہاتھوں کے رکھے اور بوسہ دے اور تین مرتبہ اسی طرح کرے (رد المحتار)

(٨٤) ثم هذا التقبيل لا يكون له صوت (فتح القدير)

(٨٤) بوسہ دینے میں آواز نہ ہونا چاہیئے۔ (فتح القدیر)

(٨٥) واستلمه ان استطاع من غير ان يؤذي مسلما لان الاستلام سنة والتحرز عن اذى المسلم واجب (هدايه)

(٨٥) حجر اسود کو بوسہ دے اگر بغیر اذیت پہنچائے کسی مسلمان کے ممکن ہو اس لئے کہ استلام سنت ہے اور مسلمان کی اذیت رسانی سے بچنا واجب ہے (ہدایۃ)

(٨٦) وان امكنه ان يمس الحجر بشيء في يده كالعرجون وغيره ثم قبل ذالك فعله۔ (هدايه)

(٨٦) اگر بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو تو کسی خمیدہ لکڑی سے حجر اسود کو چھو کر اسی لکڑی کو چوم لے (ہدایۃ)

وكبر وهلل (هداية)

تکبیر و تہلیل فرمائی۔ (ہدایہ)

(۷۸) عن عائشة رضی اللّٰه عنها انه عليه السلام اول شئ بدء به حين قدم مكة انه توضاء ثم طاف بالبيت (فتح القدير)

(۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ معظمہ پہنچکر سب سے پہلا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ آپ نے وضو فرمایا پھر طواف بیت اللہ شروع کیا۔ (فتح القدیر)

(۷۹) عن عطاء مرسلاً لما دخل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مكة لم يلو على شئ ولم يعرج ولا بلغنا انه دخل بيتا ولا لها بشئ حتى دخل المسجد فبداء بالبيت (فتح القدير)

(۷۹) حضرت عطا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے تو نہ کسی چیز کی طرف مائل ہوئے نہ کسی کام میں مشغول ہوئے، نہ کسی گھر میں تشریف لے گئے یہاں تک کہ مسجد الحرام میں تشریف لائے اور طواف بیت اللہ شروع کر دیا۔ (فتح القدیر)

(۸۰) ويرفع يديه لقوله عليه السلام لا ترفع الايدى الا فى سبع مواطن وذكر من جملتها استلام الحجر (هداية)

(۸۰) حجر اسود کے پاس دونوں ہاتھ اٹھانا چاہیئے اس لئے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھایا جائے لیکن سات جگہوں میں اور منجملہ اُن کے استلام حجر اسود ہے۔ (ہدایہ)

(۸۱) ويكون باطنهما فى هذا الرفع الى الحجر كهيئتهما

(۸۱) ہاتھ اٹھانے میں کف دست حجر اسود کی طرف ہو جیسا کہ نماز کے افتتاح

بالبيت على بعير كلما
اتى على الركن اشار
اليه بشئ فى يده و
كبر (بخاری)

بیت اللہ کا ادا فرمایا جب حجر اسود کے
پاس تشریف لاتے تو کسی چیز سے جو دست
مبارک میں تھی اس کی طرف اشارہ فرماتے
اور تکبیر کہتے (بخاری)

(۹۱) عن الزبير بن عربى
قال سأل رجل ابن عمر عن
استلام الحجر فقال رأيت
رسول الله صلى الله
عليه وسلم يستلمه و
يقبله (بخاری)

(۹۱) زبیر ابن عربی کہتے ہیں کہ کسی نے استلام
حجر کے متعلق ابن عمر سے سوال کیا تو ابن عمر
نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا ہے کہ آپ نے حجر اسود کو ہاتھ سے
بھی چھوا ہے اور منھ سے بھی چوما ہے
(بخاری)

(۹۲) عن عائس بن ربيعه
قال رأيت عمر يقبل
الحجر و يقول انى لا اعلم
انك حجر ما تنفع ولا تضر
ولولا رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم
يقبل ما قبلتك (بخاری ومسلم)

(۹۲) عائس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ
دیا اور فرمایا کہ میں خوب جانتا ہوں تو ایک
پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر پہنچا
سکتا ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تجھ پر بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا
ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا (بخاری ومسلم)

(۹۳) ان النبى صلى الله
عليه وسلم قبل الحجر ووضع
شفتيه عليه وبكى طويلا

(۹۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ
دیا اور لب مبارک اس پر رکھ کر دیر تک
گریہ فرماتے رہے، پھر جو نظر اٹھائی تو

(۸۷) وان عجز عنهما اے الاستلام والامساس استقبله مشيرا اليه بباطن كفيه اى بان يرفع يديه حذاء اذنيه ويجعل باطنهما نحو الحجر مشيرا بهما اليه وظاهرهما نحو وجهه ثم يقبل كفيه اى بعد الاشارة (ردالمحتار)

(۸۷) اگر استلام اور مساس دونوں سے عاجز ہو تو پھر حجر کی طرف رخ کرکے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اس طرح کہ کف دست حجر اسود کی طرف ہو اور پشت دست اپنے رُخ کی جانب اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ حجر اسود کی طرف کرکے اپنے ہاتھوں کو چوم لے۔ (ردالمحتار)

(۸۸) عن جابر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة اتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه۔ (مسلم)

(۸۸) حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر استلام ادا فرمایا پھر اپنے داہنے ہاتھ کی سمت چلنا شروع فرمایا (مسلم)

(۸۹) عن ابی الطفيل قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف بالبيت ويستلم الركن بمحجن معه ويقبل المحجن (رواه مسلم)

(۸۹) ابوالطفیل کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف بیت اللہ ادا کرتے ہوئے دیکھا، حجر اسود کا استلام ایک خمیدہ لکڑی آپ کے ساتھ تھی اُس سے کرتے اور اُس لکڑی کو چوم لیتے (مسلم)

(۹۰) عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف

(۹۰) حضرت ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار طواف

والحجر في شدة ولا رخاء
منذ رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يستلمهما (بخاري ومسلم)

(۹۸) عن ابي هريرة ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال
وكل به سبعون ملكا
يعني الركن اليماني فمن
قال اللهم اني اسئلك
العفو والعافية في الدنيا
والاخرة ربنا اتنا في
الدنيا حسنة وفي الاخرة
حسنة وقنا عذاب النار
قالوا امين (رواه ابن ماجه)

(۹۹) وفي رواية سبعون
ملكا۔ (كما في فتح القدير وغيره)

(۱۰۰) في الدارقطني عن ابن عمر
كان عليه السلام يقبل الركن
اليماني ويضع يده
عليه (فتح القدير)

(۱۰۱) ان بين الركن اليماني و

چھوٹا نہ سہولت میں جب سے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کا استلام
کرتے ہوئے دیکھا۔ (بخاری ومسلم)

(۹۸) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہاں
پہنچکر یہ دعا مانگتا ہے کہ الٰہی میں تجھ سے
خطاؤں کی معافی اور عافیت جسمانی و روحانی
دنیا اور آخرۃ میں مانگتا ہوں اے ہمارے
رب ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرۃ میں بھلائی
عطا فرما اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے
تو وہ ستر فرشتے اُس کی دعا پر آمین کہتے ہیں
(ابن ماجہ)

(۹۹) اور ایک روایت میں ستر ہزار
فرشتے۔

(۱۰۰) دارقطنی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی کو
بوسہ دیتے تھے اور دست مبارک سے
اُسے چھوتے بھی تھے۔ (فتح القدیر)

(۱۰۱) بیشک رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیانی

ثم نظر فاذا هو بعمر رضی الله عنه فقال یا عمر ههنا تسکب العبرات (ابن ماجه)

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو موجود پایا تو ان سے آپ نے فرمایا عمر آنسو بہانے کی یہ جگہ ہے۔ (ابن ماجہ)

(۹۵) المراد بالاستلام ههنا لمسه بکفیه او بیمینه دون یساره ولا نیابة عنه بالاشارة عند العجز عن لمسه۔ (رد المحتار)

(۹۵) استلام رکن یمانی سے مراد دونوں کف دست سے اس کا مس کرنا ہے یا داہنے کف دست سے صرف بائیں کف دست سے نہ چھوئے جب کہ چھونے سے عاجز ہو تو استلام کا قائم مقام اشارہ یہاں نہیں ہوگا (رد المحتار)

(۹۶) عن عبید بن عمیر ان ابن عمر کان یزاحم علی الرکنین زحاما ما رأیت احدا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یزاحم علیه قال انی افعل لانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان مسحهما کفارة للخطایا (رواه الترمذی)

(۹۶) عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جس طرح ساعی اور کوشاں رکن یمانی اور رکن اسود پر پایا کسی اور صحابی کو اس حد تک کوشش کرتے ہوئے نہ دیکھا، وہ یہ کہتے تھے کہ میں یہ جدوجہد اس لئے کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام گناہوں کو مٹاتا ہے (ترمذی)

(۹۷) عن ابن عمر قال ما ترکنا استلام هذین الرکنین الیمانی

(۹۷) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام نہ سختی میں

(۱۰۴) وینبغی ان یضطبع قبل الشروع فی الطواف (فتح القدیر)

(۱۰۴) طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کرلینا چاہیئے ۔ (فتح القدیر)

اضطباع کی تعریف

(۱۰۵) والاضطباع ان یجعل ردائه تحت ابطه الایمن ویلقیه علی کتفه الایسر وهو سنة (هدایه)

(۱۰۵) اضطباع اسے کہتے ہیں کہ مرد اپنی چادر کا داہنا آنچل بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لے، طواف میں اضطباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے (هدایه)

استقبال حجر اور اُس کا طریقہ

(۱۰۶) یقف مستقبل البیت بجانب الحجر الاسود مما یلی الرکن الیمانی بحیث یصیر جمیع الحجر عن یمینه ویکون منکبه الایمن عند طرف الحجر فینوی الطواف ثم یمشی مارًا الی یمینه حتی یحاذی الحجر فیقف بحیاله ویستقبله ویقول بسم اللہ الخ

(۱۰۶) رو بکعبہ حجر اسود کے داہنے طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اقدس کے قریب یوں کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے سیدھے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے، پھر اپنی داہنی سمت چلے یہاں تک کہ حجر اسود کے مقابل ہو جائے اب ٹھہر کر رُخ اپنا حجر کی جانب کرے اور بسم اللہ الخ کہے (ردالمحتار)

طواف بیرون حطیم کرنا چاہیئے

(۱۰۷) ثم اخذ عن یمینه مما یلی الباب و یجعل الطواف من وراء الحطیم فان الحطیم من

(۱۰۷) پھر اپنے داہنے سمت درِ کعبہ کی طرف بڑھے اور طواف بیرون حطیم کرے بیشک حطیم بیت اللہ کا ایک جزو ہے

الركن الاسود سبعين الف ملك لايفارقونه هم هنالك منذ خلق الله سبحانه البيت (اخبار المكة الازرقی)

حصہ پر ستر ہزار فرشتے اسی دن سے مقرر ہیں جب سے حق سبحانہ نے بیت اللہ کو خلق فرمایا اور وہ فرشتے اُس جگہ کو کبھی نہیں چھوڑتے (اخبار مکہ)

(۱۰۲) اما احد الاطوفة فی الحج فهو طواف التحيه ويسمى القدوم وطواف اللقاء و ذالك عند ابتداء وصوله الى البيت وهو سنة عندنا والثانی طواف الزيارة وهو ركن الحج والثالث طواف الصدر وهو واجب عندنا على من يودع البيت (مبسوط)

(۱۰۲) حج کے طوافوں میں سے ایک تو طواف تحیۃ ہے (یعنی حاضری دربار کا سلام ونیاز) اور اسی کا طواف قدوم اور طواف لقا بھی نام ہے۔ ہم احناف کے مذہب میں یہ طواف سنت ہے۔ دوسرا طواف طواف الزیارۃ ہے اور یہ حج کا رکن ہے تیسرا طواف طواف الصدر ہے اور یہ طواف حنفی مذہب میں اُن لوگوں پر جو بیت اللہ سے رخصت ہوتے ہیں واجب ہے (مبسوط)

(۱۰۳) وليس على اهل مكة طواف القدوم فی حقهم وطواف الصدر واجب عندنا الا على اهل مكة لانهم لا يصدرون ولا يودعون (هدايه)

(۱۰۳) اہل مکہ کے لئے نہ طواف قدوم ہے نہ طواف وداع پہلا تو یوں نہیں کہ اُن کے حق میں کہیں سے چل کر آنا ہی نہیں پایا جاتا! پھر حاضری دربار کا طواف کیسا اور دوسرا یوں نہیں کہ وہ تو سکنائے مکہ میں نہ بیت اللہ سے رخصت ہوتے ہیں نہ اُس سے نکل کر کہیں جاتے ہیں۔ (ہدایہ)

طوافِ رمل میں قربِ کعبہ افضل ہے	
(۱۱۰) والرمل بالقرب من البیت افضل فان لم یقدر فھو بالبعد من البیت افضل من الطواف بلا رمل مع القرب منه (فتح القدیر)	(۱۱۰) رمل میں قرب بیت اللہ افضل ہے لیکن قرب میں اگر رمل نا ممکن ہو تو پھر دوری افضل ہے۔ رمل کے ساتھ طواف کعبہ سے دور افضل ہے اُس طواف سے جو قرب میں بلا رمل ہو۔ (فتح القدیر)
(۱۱۱) وینبغی ان یکون قریبا من البیت فی طوافه اذا لم یوذی احدا (فتح القدیر)	(۱۱۱) طواف میں بھی قرب کعبہ افضل ہے بشرطیکہ اذیت کسی کو نہ پہنچے (فتح القدیر)
(۱۱۲) فان زاحمه الناس فی الرمل قام فاذا وجد مسلکا رمل (عالمگیری)	(۱۱۲) اگر آدمیوں کا ہجوم ہو تو ٹھہر جائے پھر جب رمل کا موقع ملے اور راہ پائے تو رمل شروع کر دے (عالمگیری)
استلام حجر ہر طواف کو خاتمہ طواف پر	
(۱۱۳) ویستلم الحجر کلما مر ان استطاع ویختم الطواف باستلام الحجر (ہدایہ)	(۱۱۳) حجر اسود کا استلام ہر پھیرے میں حتی الامکان کرنا ہی چاہیئے اور جب طواف کے سات پھیرے پورے ہو جائیں تو ختم طواف پر پھر استلام کرے (ہدایہ)
بعد طواف مقام ابراہیم پر دو رکعت واجب	
(۱۱۴) ثم یاتی المقام فیصلی عندہ رکعتین او حیث تیسر من المسجد ہی قا[illegible] جملہ	(۱۱۴) ختم طواف پر حجر اسود کا بوسہ دے کر مقام ابراہیم پر حاضر ہو دو رکعتیں نماز ادا کرے یہ نماز حنفی مذہب میں واجب ہے لیکن اگر مقام ابراہیم پر ادا کرنا متعذر ہو تو مسجد الحرام میں جہاں جگہ پائے ادا کرے (ہدایہ)

البیت فلھذا یجعل الطواف
من ورائه (ھدایه)

رمل کی تعریف (۱۰۸) ویرمل
فی الثلث الاول من
الاشواط والرمل ان
یھز فی مشیه الکتفین
کالمبارز یتبختر بین
الصفین (ھدایه)
فی رمل اسراع مع
من تقارب الخطا دون
الوثوب والعدو
(ھدایه وفتح القدیر)

دعا آہستہ کرے (۱۰۹) الجھر
یکون فی التلبیة اما الادعیة
والاذکار فبالخفیة اولی
وفی السراج ویجتھد فی
الدعاء والسنة ان یخفی
صوته لقوله تعالیٰ اُدْعُوْا
رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً
(رد المحتار)

اس لئے طواف اس کے باہر کرنا چاہئیے
(ہدایہ)

(۱۰۸) تین پہلے پھیروں میں مرد رمل کرے
مونڈھے ہلاتا جلد جلد چھوٹے
چھوٹے قدم رکھتا ہوا چلے
جیسا کہ قوی بہادر کی رفتار
میدان قتال میں
بمقابلہ کفار ہوتی ہے
نہ کودتا اور
دوڑتا ہوا
چلے
(ہدایہ وفتح القدیر)

(۱۰۹) لبیک باآواز بلند کہنا چاہئیے۔
لیکن دعا اور اذکار انھیں آہستہ
کہنا بہتر ہے اور سراج میں ہے کہ دعا مانگنے
میں خوب کوشش کرے اور سنت یہ ہے
کہ آواز آہستہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے کہ اپنے رب کو پکارو تضرع و
زاری کے ساتھ دھیمی اور آہستہ آواز سے۔
(رد المحتار)

ركعتين فجعل المقام بينه وبين البيت وفي رواية انه قرأ في الركعتين قل هو الله احد و قل يايها الكفرون (رواه مسلم)

دو رکعت نماز پڑھی، پہلی رکعت میں قل یا یہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ، نماز کے وقت مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ میں آپ نے لے لیا تھا۔ (رواہ مسلم)

(۱۱۹) ان الطهارة في الطواف واجبة وان طواف المحدث معتد به عندنا ولكن الافضل ان يعيده وان لم يعده فعليه دم (مبسوط)

(۱۱۹) بے شک طواف میں طہارت واجب ہے اگر کسی نے بلا وضو طواف کیا تو یہ طواف تو شمار ہوگا لیکن اس کا اعادہ بہتر ہے اگر اس نے اعادہ نہ کیا تو دم اُس پر واجب ہوا (دم سے مراد بکری یا بھیڑ کی قربانی اور بدنہ سے اونٹ یا گائے) (مبسوط)

(۱۲۰) ستر العورة واجبات الطواف اذا طاف عريانا فانه يؤمر بالاعادة وان لم يعد فعليه دم (مبسوط) كشف ربع العضو فاكثر يجب الدم (درمختار)

(۱۲۰) طواف میں ستر عورت واجب ہے اگر کسی نے برہنہ طواف کیا تو حاکم شریعت یا عالم شریعت اُسے اعادہ کا حکم دیگا، اگر اعادہ نہ کیا تو دم دینا واجب ہوا یعنی قربانی، چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ کا کھلا رہنا دم واجب کرتا ہے۔ (مبسوط و درمختار)

(۱۲۱) لو طاف بالبيت منكوسا بان استلم الحجر ثم اخذ على يسار الكعبة عليه الاعادة مادام بمكة فان

(۱۲۱) اگر کسی نے اُلٹا طواف کیا بایں طور کہ استلام کے بعد داہنے طرف نہ بڑھ کر بائیں طرف چلا تو جب تک مکہ میں ہو اعادہ واجب ہے لیکن اگر وطن لوٹ کر آگیا اور

(١١٥) ان المرور بين يدي المصلي بحضرة الكعبة يجوز (رد المحتار)

(١١٥) کعبہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔ (رد المحتار)

(١١٦) عن يعلى بن امية قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت مضطبعًا (رواه الترمذي ابوداؤد ابن ماجه)

(١١٦) یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف اضطباع کے ساتھ فرمایا۔

(ترمذی وغیرہ)

(١١٧) عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبيت ثلاثا وجعلوا اردیتهم تحت اباطهم ثم قذفوها على عواتقهم اليسرى (رواه ابوداؤد)

(١١٧) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا، جب بیت اللہ پہونچے تو تین طواف میں رمل کیا اور اپنی چادر کو داہنے بغل سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیا تھا

(ابوداؤد)

(١١٨) عن جابر بن عبد الله قال اذا اتينا البيت معه استلم الركن فطاف سبعا فرمل ثلثا ومشى اربعًا ثم تقدم الى مقام ابراهيم فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مُصلّى فصلّى

(١١٨) حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ نے حجر کا استلام ادا فرمایا، پھر سات طواف کئے تین رمل کے ساتھ اور چار معمولی رفتار سے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور آیۂ کریمہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى کی تلاوت فرمائی اور

الحطیم قضی ماترك منه ان کان بمکة وان کان رجع الی اھله فعلیه دم ثم الافضل عندنا ان یعید الطواف من الاصل

جو باقی رہ گیا ہے طواف پورا کرے اور اگر گھر لوٹ آیا تو قربانی کرے پھر افضل تو یہ تھا کہ نئے سرے طواف کا اعادہ کرتا صرف متروک حصہ کا طواف کرنا مفضول ہے۔ (مبسوط)

(۱۲۶) واتمام السبعة واجبة (رد المحتار) لوترك الاقل من اشواط الطوف فعلیه اعادة المتروك وان لم یعد فعلیه دم (مبسوط)

(۱۲۶) پورے سات پھیرے کرنا واجب ہے اگر اکثر ادا ہوا اور کم پھیرا رہ گیا تو رکن ادا ہوگیا اور واجب ترک ہوا تو متروک کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کرسکا تو قربانی واجب ہوئی (مبسوط رد المحتار)

(۱۲۷) وان کان جنبا فعلیه بدنة کذا روی عن ابن عباس لان الجنابة اغلظ من الحدث فیجب جبر نقصانھا بالبدنة اظھارا للتفاوت (ھدایة)

(۱۲۷) حالت جنابت میں طواف کیا بدنہ واجب ہوا یعنی اونٹ یا گائے اس لئے کہ جنابت حدث سے زیادہ غلیظ تر ہے تو اس نقصان کا جبر بدنہ سے ہوگا تاکہ حدث وجنابت کے کفارہ کا فرق ظاہر ہو (ہدایہ)

(۱۲۸) ولو طاف للزیارة وفی ثوبه نجاسة کان مسیئا ولا یلزمه شیئ (مبسوط)

(۱۲۸) اگر طواف زیارت اس حال میں ادا کیا کہ کپڑا نجاست آلودہ تھا تو شخص خطاکار ہے اگرچہ کچھ کفارہ اس پر لازم نہیں (مبسوط)

رجع الی اهله قبل
الاعادة فعلیه دم (مبسوط)

(۱۲۲) وان طاف راکبا او محمولا فان کان لعذر من مرض او کبر لم یلزمه شئ وان کان بغیر عذر اعادہ مادام بمکة فان رجع الی اهله فعلیه الدم (مبسوط)

(۱۲۳) ولو طاف زحفا لعذر اجزئه ولا شئ علیه و بلا عذر علیه الاعادة او الدم (فتح القدیر)

(۱۲۴) وان جعل الله علیه ان یطوف زحفا فعلیه ان یطوف ماشیا وان طاف کذالک زحفا فعلیه الاعادة مادام بمکة وان رجع الی اهله فعلیه دم (مبسوط)

(۱۲۵) واذا طاف الطواف الواجب فی الحج والعمرة فی جوف

اعادہ نہ کر سکا تو پھر دم واجب ہے قربانی کرے۔ (مبسوط)

(۱۲۲) اگر سواری پر یا کسی کے گود اور کندھے پر طواف کیا تو اگر یہ فعل کسی بیماری یا انتہائی پیری کے سبب سے تھا تو اُس پر کچھ کفارہ نہیں ورنہ اگر بغیر عذر تھا تو اسے اعادہ کرنا چاہیئے جب تک مکہ میں ہو ہاں اگر وطن لوٹ کر آگیا تو پھر قربانی کرے۔ (مبسوط)

(۱۲۳) اگر کسی نے معذوری کے سبب سے گھسٹ کر طواف کیا تو اُس پر کچھ کفارہ نہیں لیکن اگر بغیر عذر ایسا کیا تو اعادہ کرے ورنہ دم یعنی قربانی واجب ہوگی (فتح القدیر)

(۱۲۴) اگر کسی نے یہ منت مانی کہ طواف گھسٹ کر کروں گا تو اُسے چاہیئے کہ طواف کھڑے ہو کر قدموں پر چل کر ادا کرے اگر ایسا نہیں کیا تو جب تک مکہ میں ہو اعادہ واجب ہے اگر وطن لوٹ کر آگیا تو کفارہ میں قربانی کرے۔ (مبسوط)

(۱۲۵) حج یا عمرہ کا طواف حطیم میں ہو کر ادا کیا تو جب تک مکہ میں ہو اُس قدر حصہ کا

(۱۳۵) ویکرہ ان یجمع بین اسبوعین من الطواف قبل ان یصلّی
(مبسوط)

(۱۳۵) ایک طواف کے سات پھیرے کر کے قبل اس کے کہ دو رکعت طواف ادا کرے دوسرے طواف کا پھیرا شروع کر دینا مکروہ ہے۔ (مبسوط)

(۱۳۶) وترك الرمل فی طواف الحج لا یوجب علیه شیئًا غیر انه مسیٔ، وکذالك استلام الحجر۔ (مبسوط

(۱۳۶) رمل یا استلام حجر چھوڑ دینا خطاکاری ہے، اگرچہ ان کے ترک سے کفارہ واجب نہیں آتا۔
(مبسوط)

(۱۳۷) ویکرہ له ان یرفع صوته بقراءة القرآن (مبسوط

(۱۳۷) بلند آواز سے طواف میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔ (مبسوط)

(۱۳۸) والمستحب عندنا فی الاذکار والدعاء الخفیه (مبسوط)

(۱۳۸) ذکر اور دعا میں خفی آواز حنفی مذہب میں مستحب ہے۔

(۱۳۹) والسنة ان یخفی صوته بالدعاء کذا فی الجوهرة النیرة

(۱۳۹) سنت یہ ہے کہ دعا آہستہ آواز سے ہو (جوہرہ نیرہ)

(۱۴۰) ثم یعود الی الحجر فیستلمه والاصل ان کل طواف بعده سعی یعود الی الحجر لان الطواف لما کان یفتتح بالاستلام فکذا السعی یفتتح به (ہدایہ)

(۱۴۰) پھر حجر کے پاس واپس آکر اس کا استلام کرے اور قاعدہ یہ ہے کہ ہر طواف کے بعد سعی ہو اس میں حجر کے پاس آکر استلام کرنا ہو جیسا کہ طواف اس سے شروع کیا جاتا ہے سعی بھی اس کے استلام سے شروع کی جاتی ہے۔ (ہدایہ)

(١٢٩) ويكره ان ينشد الشعر فی طواف او یتحدث او یبیع او یشتری (مبسوط)

(١٢٩) طواف میں غزل سرائی و شعر خوانی یا فضول بات چیت، یا بیچنا اور خرید نا سب مکروہ ہے۔ (مبسوط)

(١٣٠) واما کراهة الکلام فالمراد فضول له الا ما یحتاج الیه بقدر الحاجة (فتح)

(١٣٠) فضول بات چیت طواف میں مکروہ ہے ورنہ جس کلام کی ضرورت آجائے تو بقدر حاجت بولنا جائز ہے۔ (فتح القدیر)

(١٣١) ولا باس بان یفتی فی الطواف (فتح القدیر)

(١٣١) طواف میں اگر عالم نے فتوے دیا تو مضائقہ نہیں۔ (فتح القدیر)

(١٣٢) الشعر ان یعری عن حمد وثناء فیکره والا فلا (فتح القدیر)

(١٣٢) شعر اگر حمد و نعت سے خالی ہو تو اس کا پڑھنا مکروہ ہے ورنہ نہیں (فتح القدیر)

(١٣٣) کراهة الاکل فی الطواف مصرح فی اللباب وعد الشرب من المباحات (رد المحتار)

(١٣٣) طواف میں کھانا مکروہ اور پانی پینا مباح ہے۔

(رد المحتار)

(١٣٤) وعد [illegible] وهاته تفریقه [illegible] مل بین اشواطه [illegible] (رد المحتار) ولو خرج منه او من السعی الی جنازة او مکتوبة او تجدید وضوء ثم عاد بنی (در مختار)

(١٣٤) طواف کے پھیروں میں تفرقہ کثیر مکروہ ہے، لیکن اگر وضو جاتا رہے یا فرض نماز کی جماعت قائم ہو یا جنازہ کی نماز تیار ہو تو طواف چھوڑ دے اور ان سے فارغ ہو کر جہاں سے چھوٹا تھا وہیں سے شروع کر دے۔

(رد المحتار و در مختار)

بخلاف طريقة اهل السنة والجماعة (ردالمحتار)

خلاف ہے۔

(ردالمحتار)

(۱۴۶) ثم ينحط نحو المروة ويمشي على هينة فاذا بلغ بطن الوادي سعى بين الميلين الاخضرين سعيا ثم يمشي على هينة حتى ياتي المروة ويصعد عليها ويفعل كلما فعل على الصفا وهذا شوط واحد (ہدایہ)

(۱۴۶) پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف سکون و وقار کے ساتھ روانہ ہو۔ جب مسعیٰ میں پہنچے دوڑنا شروع کرے مسعیٰ جب طے ہو جائے تو پھر سکون کی رفتار سے چل کر مروہ آئے اور اس پر چڑھے اور اسی طرح دعا، صلوۃ اور ذکر میں مشغول ہو جیسا کہ صفا پر مشغول رہا تھا یہ ایک پھیرا ہوا۔

(ہدایہ)

(۱۴۷) ويستحب ان يكون السعي بين الميلين فوق الرمل دون العدو۔ (ردالمحتار)

(۱۴۷) مستحب ہے کہ میلین میں دوڑنے کا انداز لپکنے سے زیادہ اور سرپٹ بھاگنے سے کم ہو۔ (ردالمحتار)

(۱۴۸) فيطوف سبعة اشواط يبدأ بالصفا ويختم بالمروة ويسعى في بطن الوادي في كل شوط (ہدایہ)

(۱۴۸) سات پھیرے کرے شروع صفا سے اور ختم مروہ پر کرے، ہر پھیرے میں جب بطن وادی یعنی مسعی میں پہونچے تو دوڑے

(ہدایہ)

(۱۴۹) واذا فرغ من السعي يدخل المسجد ويصلي ركعتين (عالمگیری ردالمحتار)

(۱۴۹) جب سعی سے فارغ ہو تو مسجد الحرام میں حاضر ہو اور دو رکعت پڑھے۔

(عالمگیری)

(١٤١) السعی واجب ولیس برکن عندنا (سائر الکتب الفقہ والحفظ)

(١٤١) سعی حنفی مذہب میں واجب ہے۔ (جملہ کتب فقہ)

(١٤٢) ثم یخرج من الصفا فیصعد علیه ویستقبل البیت ویکبر ویهلل ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ویرفع یدیه ویدعو الله لحاجته (ہدایہ)

(١٤٢) پھر باب الصفا سے نکل کر صفا آئے اُس پر چڑھے، بیت اللہ کی طرف رُخ کرکے تکبیر و تہلیل اور درود میں مشغول ہو اور ہاتھ اُٹھا کر حاجت برآری کی دعا مانگے (ہدایہ)

(١٤٣) ویطیل المقام علیه قدر ما یقرأ سورة من المفصل (رد المحتار)

(١٤٣) صفا پر اتنا قیام کرے جتنی دیر میں ایک سورہ مفصل میں سے پڑھی جاسکے۔ (رد المحتار)

(١٤٤) ورفع یدیه حذاء منکبیه (رد المحتار)

(١٤٤) دعا میں ہاتھ اتنا اُٹھائے کہ مونڈھے سے مقابل ہو جائے۔ (رد المحتار)

(١٤٥) من وقف علی اول درجة من درجاتها الموجودة امکنه ان یری البیت فلا یحتاج الی الصعود وما یفعله بعض اهل البدعة والجهلاء من الصعود حتی یلتصقوا بالجدار

(١٤٥) صفا کی سوجودہ سیڑھیوں میں سے جو پہلی سیڑھی پر کھڑا ہو تو بیت اللہ کی زیارت اُسے ہو جائے گی اس سے زیادہ صعود کی حاجت نہیں ہے یہ کہ بعض اہل بدعت جاہل چڑھتے چلے جاتے ہیں کہ دیوار سے جاکر مل جاتے ہیں تو ان کا یہ فعل طریقۂ اہل سنت وجماعت کے

لا اله الا الله وحده انجز
وعده ونصر عبده وهزم
الاحزاب وحده ثم دعا
بعد ذلك قال مثل
هذا ثلث مرات ثم نزل
مشى الى المروة حتى انصبت
قدماه فى بطن الوادى ثم سعى
حتى اذا صعدتا مشى حتى اتى
المروة ففعل على المروة كما
فعل على الصفا (رواه مسلم)

اور دعا مذکورہ پڑھنے کے بعد صفا سے
اترے اور سکون و اطمینان کے ساتھ
مروہ کو چلے، جب بطن وادی کے نشیب
میں پہونچے تو دوڑنا شروع کیا یہاں
تک کہ وادی ختم ہوئی اور بلندی پر
قدم مبارک پہونچ گئے تو معمولی رفتار
سے چلنے لگے جب مروہ پہنچے تو یہاں
بھی ویسا ہی عمل مبارک ہوا
جیسا کہ صفا پر ہوا تھا۔
(مسلم)

(۱۵۲) روى المطلب بن ابى
وداعة قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم حين
فرغ من سعيه جاء حتى اذا
حاذى الركن فصلى ركعتين
فى حاشية المطاف وليس
بينه وبين الطائفين
احد (رواه احمد وابن ماجه)

(۱۵۲) مطلب بن ابی وداعہ کہتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ جب سعی سے فارغ ہوئے تو
مسجد الحرام تشریف لائے اور حجر اسود
کے سامنے دو رکعتیں کنارہ مطاف
کے ادا فرمائیں اور آپ کے اور طواف
کرنے والوں کے مابین کوئی بھی حائل
نہ تھا۔ (احمد و ابن ماجہ)

(۱۵۳) وعنه قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم

(۱۵۳) انھیں سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن اسود کے

(۱۵۰) عن ابن عمر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا و صلّی خلف المقام رکعتین وطاف بین الصفا والمروۃ سبعًا (بخاری شریف)

(۱۵۰) ابن عمر کہتے ہیں کہ جب مکہ معظمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سات پھیرے طواف کے ادا فرمائے اور دو رکعت مقام ابراہیم پر بعد طواف آپ نے پڑھی اور سات پھیرے صفا اور مروہ کے کئے۔

(بخاری شریف)

(۱۵۱) عن جابر قال ثم رجع الی الرکن فاستلمہ ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنی من الصفا قرأ انّ الصفا و المروۃ من شعائر اللہ ابدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رای البیت فاستقبل القبلۃ فوحد اللہ وکبرہ وقال لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہٗ الملک ولہ الحمد وھو علی کلّ شیءٍ قدیرٌ

(۱۵۱) جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر دوگانہ طواف کے بعد نبی علیہ السلام نے حجر اسود کے پاس تشریف لا کر اُسے بوسہ دیا اور دروازہ سے نکل کر صفا کی طرف روانہ ہوئے جب کہ وہ صفا کے قریب پہونچے تو آیۂ کریمہ انّ الصّفا الخ کی تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا کہ جس سے میرے رب نے شروع کیا ہے میں بھی سعی اُسی سے شروع کرتا ہوں، چنانچہ صفا سے آپ نے ابتدا فرمائی اُس پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آگیا پھر قبلہ رخ ہو کر خدا کی توحید و تکبیر فرمائی اور لا الٰہ الا اللہ آخر تک پڑھ کر دعا فرمائی۔ تین مرتبہ

عليه وان كان بغير عذر فعليه الدم فى الاكثر و الصدقة فى الاقل (مبسوط)

اور اگر بغیر عذر تھا تو اُس پر قربانی واجب ہوئی۔ ہاں اگر تین یا دو یا ایک پھیرا سوار ہو کر کیا ہے تو صدقہ دے (مبسوط)۔

١٥٩) وشرط السعي ان يكون بعد الطواف حتى لو سعى ثم طاف اعاد السعى (عالمگیری)

(١٥٩) سعی کی شرط یہ ہے کہ طواف کے بعد ہو، یہاں تک کہ اگر سعی کی اور طواف اس کے بعد کیا تو اُسے سعی کا اعادہ کرنا چاہیئے (عالمگیری)

١٦٠) والاصل ان كل عبادة تودى لا فى المسجد من احكام المناسك فالطهارة ليس من شرطها كالسعي والوقوف بعرفة والمزدلفة ورمي الجمار وكل عبادة فى المسجد فالطهارة شرطها وعلى هذا الاصل يجوز سعى الجنب والحائض ۔

(عالمگیری و رد المحتار واللفظ للاول)

(١٦٠) مناسک حج کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر مسجد الحرام میں اُس کا ادا کرنا نہیں ہے تو پھر طہارت شرط نہیں ہے جیسے سعی اور عرفات و مزدلفہ کا وقوف اور رمی جمار اور وہ عبادات جو مسجد الحرام میں ادا کیجائیگی اس میں طہارت شرط ہے اسی کلیہ کی بنا پر سعی جنب اور حائض کی جائز ہے۔

(عالمگیری و ردالمحتار)

١٦١) ويكره ترك الصعود على الصفا والمروة و الصعود بقدر ما يصير البيت

(١٦١) صفا اور مروہ پر نہ چڑھنا مکروہ ہے صعود اتنا کہ بیت اللہ نگاہوں کے سامنے ہو جائے ایک ایسی سنت ہے جس کا اتباع

يصلي حذو الركن الاسود والرجال والنساء يمرون بين يديه ما بينهم و بينه سترة۔ (فتح القدير)	مقابل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، مرد اور عورتیں آپ کے سامنے سے آتے جاتے تھے اور آپ کے اور آنے جانے والوں کے درمیان کوئی چیز بطور سترہ نہ تھی۔ (فتح القدیر)
(۱۵۴) وان ترك السعي فيما بين الصفا والمروة رأسا في حج او عمرة فعليه دم (مبسوط)	(۱۵۴) اگر کسی نے حج یا عمرہ میں قطعاً سعی کی ہی نہیں تو اس پر دم واجب ہے۔ (مبسوط)
(۱۵۵) ومن ترك السعي بين الصفا والمروة فعليه دم وحجه تام (عالمگيري)	(۱۵۵) صفا اور مروہ کی سعی کسی نے چھوڑ دی تو اس پر دم واجب ہے اور حج اس کا پورا ہوگیا۔ (عالمگیری)
(۱۵۶) وكذالك لو ترك منها اربعة اشواط فهو كترك الكل في انه يجب عليه الدم به (مبسوط)	(۱۵۶) اگر کسی نے چار پھیرے چھوڑ دئے تو یہ بمنزلہ کل چھوڑنے کے ہے۔ قربانی اس پر واجب ہے۔ (مبسوط)
(۱۵۷) وان ترك ثلاثة اشواط اطعم لكل شوط مسكينا (عالمگيري)	(۱۵۷) اگر تین پھیرے چھوٹ گئے تو ہر پھیرے کے عوض میں ایک مسکین کا کھانا یعنی پونے دو سیر گیہوں (عالمگیری)
(۱۵۸) وكذالك ان فعله راكبا فان كان لعذر فلا شئ	(۱۵۸) اگر سوار ہو کر سعی کی تو اس کا سوار ہو اگر عذر کے سبب سے تھا تو اس پر کچھ جرمانہ نہیں

فيما المناسك التي يحتاج اليها يوم عرفة والخروج الى منىٰ او جميع ما يحتاج اليه الحاج (رد المحتار)

اس میں وہ تمام مسائل ہوں گے جن کی حاجت حج کرنے والوں کو ہے مثلاً منیٰ کی روانگی عرفات کا وقوف وغیرہ۔

(رد المحتار)

(١٦٧) ثم يروح الى منىٰ يوم التروية بعد صلوٰة الفجر وطلوع الشمس (عالمگیری)

(١٦٧) آٹھویں تاریخ بعد طلوع آفتاب مکہ معظمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوگا۔

(عالمگیری)

(١٦٨) ويلبي عند الخروج الى منىٰ ويدعو بما شاء (فتح القدير)

(١٦٨) لبیک پکارتے ہوئے دعائیں مانگتے ہوئے منیٰ کی طرف بڑھے (فتح القدیر)

(١٦٩) ويستحب ان ينزل عند مسجد الخيف (فتح القدير)

(١٦٩) مسجد خیف کے پاس ٹھہرنا مستحب ہے۔ (فتح القدیر)

(١٧٠) ويستحب ان يصلي الظهر يوم التروية بمنىٰ ويقيم بها الى صبيحة عرفة ويصلي الفجر بها لوقتها المختار واذا طلعت الشمس يوم عرفة خرج الى عرفات (رد المحتار)

(١٧٠) مستحب یہ ہے کہ منیٰ ایسے وقت پہنچے کہ نماز ظہر وہاں پہنچ کر ادا کرے عرفہ کی صبح تک وہیں مقیم رہے، نویں کی صبح کو فجر کی نماز وقت مختار پر پڑھے، عرفہ کے روز جب آفتاب طلوع ہو جائے میدان عرفات کو روانہ ہو۔

(رد المحتار)

(١٧١) واما ما يفعله الناس في هذا الزمان من خروجهم

(١٧١) اس زمانے میں بعض لوگ آٹھویں تاریخ عرفات پہنچ جاتے ہیں اور منی میں گس

بمرأى العين منهم فهو
سنة متبعة يكره تركها

کرنا ہی چاہیئے، مقدار مسنون سے کم چڑھنا
بھی مکروہ ہے (مبسوط)

(١٦٢) واذا سعى معكوسا بان
بدأ بالمروة فمن اصحابنا
من قال يعتد به ولكن
يكره والصحيح انه لا يعتد
بالشوط الاول (عالمگیری)

(١٦٢) اگر الٹی سعی کی بایں طور کہ مروہ سے
شروع کیا بعض کہتے ہیں شمار تو اُسے
کریں گے لیکن مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ
پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائیگا۔
(عالمگیری)

(١٦٣) وان بدأ بالمروة وختم
بالصفا حتى فرغ اعاد
شوطا واحدا (مبسوط)

(١٦٣) اگر مروہ سے شروع کیا اور ختم صفا پر
کیا۔ یہاں تک کہ سعی سے فراغت ہوگئی
تو ایک پھیرا اور کرنا ہوگا (مبسوط)

(١٦٤) وعد من مكروهات
السعي تفريقه۔ (رد المحتار)

(١٦٤) سعی کے کچھ پھیرے کئے اور ٹھہر گئے
پھر پھیرا شروع کیا یہ مکروہ ہے (رد المحتار)

(١٦٥) السعي في بطن الوادي
والمشي فيما سوى ذالك
ادب او سنة فتركه
لا يوجب الا الاساءة (مبسوط)

(١٦٥) بطن وادی یعنی مسعیٰ میں دوڑنا اور اسکے
ماسوا میں معمولی رفتار سے چلنا ادب یا
سنت ہے اس کے ترک پر کفارہ نہیں
مگر خطاکاری ہے۔ (مبسوط)

(١٦٦) خطب الامام سابع
ذي الحجة بعد الزوال بعد
صلاة الظهر خطبة واحدة
بلا جلسة في وسطها وعلم

(١٦٦) ساتویں تاریخ بعد زوال نماز ظہر پڑھ کر
امام ایک خطبہ پڑھے گا، بیچ میں خطبہ کے
جلسہ نہ کرے گا جیسا کہ جمعہ میں ہوتا ہے
اس لئے کہ اُسے دوسرا خطبہ پڑھنا نہیں ہے

(۱۷۵) عن جابر قال فلما کان یوم الترویة توجهوا الی منیٰ فاهلوا بالحج ورکب النبی صلی اللہ علیه وسلم فصلی بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مکث قلیلا حتی طلعت الشمس (رواہ مسلم)

(۱۷۵) حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب آٹھویں ذی الحجہ کی ہوئی تو جن اصحاب نے بعد عمرہ احرام کھول دیا تھا آج انھوں نے بھی حج کا احرام باندھا اور سب کے سب ہمرکابی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منیٰ روانہ ہوئے۔ منیٰ پہونچکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب، عشا اور فجر کی منیٰ ہی میں پڑھی، پھر اتنا اور ٹھہرے کہ آفتاب طلوع ہوگیا۔ (مسلم)

(۱۷۶) عن ابن عمر انه علیه السلام صلی الفجر یوم الترویة بمکة فلما طلعت الشمس راح الی منیٰ (فتح القدیر)

(۱۷۶) ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر آٹھویں تاریخ کو مکہ معظمہ ہی میں ادا فرمائی اور بعد طلوع آفتاب منیٰ کی طرف روانہ ہوئے (فتح القدیر)

(۱۷۷) عن ابن عباس علیه السلام یدعو بعرفة یداہ الی صدرہ کالمستطعم المسکین

(۱۷۷) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے ہوئے دیکھا جیسا کہ ایک بھوکا روٹی کے ٹکڑے کا طلبگار مسکین اپنا ہاتھ کسی بڑے جواد و کریم کے سامنے پھیلا دیتا ہے۔

(۱۷۸) دعا لامته عشیة

(۱۷۸) عرفہ کی شام کو مغفرت امت کی دعا

ارض عرفات فی الیوم الثامن خطأ مخالف للسنة ویفوت هم بسببه سنن کثیرة منها الصلوٰة بمنیٰ والمبیت بها الخ (رد المحتار)	دن کا قیام چھوڑ دیتے ہیں یہ فعل مخالف سنت نبی علیہ السلام ہے۔ ایسا کرنے سے بہت سی سنتیں اُن سے فوت ہو جاتی ہیں۔ مثلاً منیٰ کی نماز میں وہاں کی شب گزاری وغیرہ (رد المحتار)
(۱۷۲) ولو وافق یوم الترویة یوم الجمعة له ان یخرج الیٰ منیٰ قبل الزوال لعدم وجوب الجمعة علیه فی ذالك الوقت (عالمگیری)	(۱۷۲) اگر ایسا اتفاق ہو کہ آٹھویں جمعہ کے روز ہو تو بھی قبل زوال اُسے منیٰ روانہ ہو جانا چاہیئے، آج ایسے وقت میں جمعہ واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری)
(۱۷۳) ولو صلی الظهر یوم الترویة بمکة ثم خرج منها و بات بمنیٰ لا باس به (عالمگیری)	(۱۷۳) اگر آٹھویں تاریخ ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی اور راب منیٰ روانہ ہوا۔ شب وہاں بسر کی تو اس میں مضائقہ نہیں۔ (عالمگیری)
(۱۷۴) ولو بات بمکة وصلی بها الفجر یوم عرفة ثم توجه الی عرفات ویمر بمنیٰ اجزأه ولکن اساء بترك الاقتداء برسول الله صلی الله علیه وسلم (عالمگیری)	(۱۷۴) نویں کی شب مکہ ہی میں بسر کی اور عرفہ کے روز صبح کی نماز پڑھ کر عرفات کو روانہ ہوا اور منیٰ سے گزرتا گیا تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن خطاکاری ہو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کی اتباع ترک ہوئی۔ (عالمگیری)

فی هذا الموقف لامته

(هدایه)

(۱۸۵) ثم لجواز الجمع اعنی تقدیم العصر علی وقتها اداءها فی وقت الظهر شرائط منها ان یکون الامام هو الامام الاعظم او نائبه ومنها الجماعة فمن صلی الظهر وحده فی رحله صلی العصر فی وقتها (عالمگیری)

(۱۸۶) ویقف بقرب جبل الرحمة عند الصخرات الکبار السود المفروشة وهذا مظنة موقفه صلی الله علیه وسلم (رد المحتار)

(۱۸۷) عن جابر قال فاجاز رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اتی عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتی اذا

امت کے لئے دعا میں بہت ہی مبالغہ فرمایا تھا (ہدایہ)

(۱۸۵) آج عصر کی نماز قبل از وقت ادا کرنے کے لئے چند شرطیں ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ نماز کا امام یا تو امیر المومنین ہو یا اُس کا نائب اور ایک یہ بھی شرط ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔ پس جس نے قیام گاہ پر نماز پڑھی اُسے عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھنی ہوگی۔

(عالمگیری)

(۱۸۶) امام جبل رحمت کے قریب ان سیاہ چٹانوں کے پاس کھڑا ہو جو وہاں پر بچھی ہوئی ہیں اس لئے کہ گمان غالب یہ ہے کہ موقف میں اسی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا تھا (رد المحتار)

(۱۸۷) نویں تاریخ منیٰ سے روانہ ہوئے مزدلفہ کو طے کرتے ہوئے عرفات میں پہونچے یہاں قبہ قیام گاہ کے لئے نصب ہو چکا تھا آپ اس میں تشریف فرما ہوئے جب آفتاب ڈھلا تو اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیا آپکا

بالمغفرة فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجيب الى ماسأل۔

فرمائی مزدلفہ میں جب صبح ہوئی تو اسی کا اعادہ فرمایا، پھر جو کچھ مانگا وہ سب عطا ہوا۔

(۱۷۹) فاذا قرب من عرفات ووقع بصره على جبل الرحمة قال سبحان الله والحمد لله، لا اله الا الله والله اكبر ثم يلبي الى ان يدخل عرفات (فتح القدير)

(۱۷۹) جب عرفات سے نزدیک ہو اور نظر جبل رحمت پر پڑے تو سبحان اللہ آخر تک کہے اور پھر تلبیہ کہے یہی کہتا ہوا داخل عرفات ہو

(فتح القدیر)

(۱۸۰) لا ينزل على الطريق كيلا يضيق على المارة ولا يتاذى هو بهم۔ (كتب الفقه)

(۱۸۰) عرفات میں راستہ پر نہ اترے تاکہ گزرنے والوں کو تنگی نہ ہونے پائے اور خود بھی آنے جانے والوں سے اذیت نہ پائے (کتب فقہ)

(۱۸۱) وان يكون حاضر القلب فارغا عن الامور الشاغلة عن الدعاء (عالمگیری)

(۱۸۱) دل مطمئن ہو اور ایسے امور جو اطمینان قلب میں حارج ہوں اُن سے فارغ ہو چکا ہو

(عالمگیری)

(۱۸۲) اما سنة الاغتسال وتعجيل الوقوف عقيبها (عالمگیری)

(۱۸۲) غسل کرنا اور بعد نماز موقف پہنچنے میں جلدی کرنا مسنون ہے (عالمگیری)

(۱۸۳) كلما كان الى الامام اقرب فهو افضل (فتح القدير)

(۱۸۳) امام سے جس قدر نزدیک ہو وہی افضل ہے۔ (فتح القدیر)

(۱۸۴) ويجتهد في الدعاء فانه عليه السلام اجتهد في الدعا

(۱۸۴) دعا میں کوشش کرے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں موقف میں اپنی

وردہ النووی بانہ لا اصل لہ لانہ لم یرو فیہ خبر صحیح ولا ضعیف (رد المحتار)

بیان کرنا تھا حالانکہ روایت صحیح تو کجا کہیں کوئی روایت ضعیف بھی نہیں پائی جاتی ہے (رد المحتار)

(۱۸۹) لو دفع قبل الغروب فان جاوز حد عرفۃ لزمہ دم (رد المحتار)

(۱۸۹) اگر غروب آفتاب سے پہلے روانہ ہوا اور حدود عرفات سے نکل گیا تو دم لازم ہوا۔ (رد المحتار)

(۱۹۰) ولو مکث بعد ما افاض الامام کثیرا بلا عذر اساء (رد المحتار)

(۱۹۰) بعد روانگی امام بلا عذر شرعی دیر تک ٹھیرا رہنا بری بات ہے۔ (رد المحتار)

(۱۹۱) ولو ابطأ الامام ولم یفض حتی ظھر اللیل افاضوا لانہ اخطأ السنۃ (رد المحتار)

(۱۹۱) اگر امام نے بعد غروب اس قدر تاخیر کی کہ رات شروع ہوگئی تو بغیر انتظار امام روانہ ہوجانا چاہیئے اسلیئے کہ اس کا فعل خلاف سنت ہے (رد المحتار)

(۱۹۲) واذا غربت الشمس افاض الامام والناس معہ علی ھیئتھم حتی یاتوا المزدلفۃ (قدوری)

(۱۹۲) جب آفتاب ڈوب جائیگا امام روانہ ہوگا اور حجاج کا قافلہ اس کے ساتھ ہوگا راستہ سکون و وقار کے ساتھ طے کریں یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچ جائیں (قدوری)

(۱۹۳) فلو مکث قلیلا بعد غروب الشمس واضافۃ

(۱۹۳) اگر روانگی امام کے بعد ہجوم کی کثرت سے بچنے کے لئے کچھ ٹھیر جائے تو

زاغت الشمس امر بالقصوی
فرحلت له فاتی بطن الوادی
فخطب الناس وقال ان
دماء کم الخ ثم اذن بلالؓ
ثم اقام فصلی الظهر
ثم اقام فصلی العصر و
لم یصل بینهما شیئا ثم
رکب حتی اتی الموقف فجعل بطن
ناقته القصوی الی الصخرات وجعل
جبل المشاة بین یدیه واستقبل
القبلة فلم یزل واقفا حتی غربت
الشمس وذهبت الصفرة قلیلا
حتی غاب القرص (رواه المسلم)

(۱۰۸) واما صعوده (ای
جبل الرحمة) کما یفعله العوام
فلم یذکر احد ممن یعتد
به فیه فضیلة بل حکمه
حکم سائر اراضی عرفات
وادعی الطبری والماوردی
انه مستحب

ناقہ قصوا پر کجاوا کسا گیا۔ آپ وادی نمرہ میں
تشریف لائے اور خطبہ فرمایا، پھر بلالؓ نے
اذان کہی اور تکبیر اقامت ہوئی اور آپنے
عصر کی نماز پڑھی، ان دونوں فرضوں کے
بیچ میں کوئی نماز سنت نہیں پڑھی گئی پھر
آپ سوار ہوکر موقف تشریف لائے
ناقہ کا پیٹ بڑی چٹانوں کی طرف تھا
اور آپ کے سامنے جبل مشاہ تھا (یعنی
ایک سلسلہ درازریت کا) اور آپ قبلہ رو
ہوکر مشغول تسبیح وتہلیل و دعا ہوئے
یہاں تک کہ آفتاب کی زردی فنا
ہوگئی قرص خورشید غروب ہوگیا۔

(مسلم)

(۱۰۸) جبل رحمت پر چڑھنے کی فضیلت کسی
نے اپنی تصنیف میں ذکر نہیں کی ہے
یہ عوام کا معمول ہے اس کا وہی حکم ہے
جو ساری زمین عرفات کا ہے۔ طبری
وماوردی نے مستحب کہا ہے لیکن
امام نووی نے ان دونوں کا رد کیا ہے
مستحب ہونے کے لئے کسی دلیل کا

لحديث اسامة اخرجه البخاري ومسلم۔	اشارہ ہے کہ آج مغرب میں تاخیر کرنا واجب ہے۔ (ہدایہ)
(۱۹۸) والنزول الیٰ قرب الجبل یقال له قزح افضل	(۱۹۸) قزح پہاڑ کے قریب اُترنا افضل ہے (قاضی خاں)
(۱۹۹) ویتحرز فی النزول عن الطریق کیلا یضر بالمارة فینزل عن یمینه و یساره (ہدایہ)	(۱۹۹) راستے سے ہٹ کر داہنے یا بائیں قیام کرے تاکہ آنے جانے والوں کو دقت نہ ہو۔ (ہدایہ)
(۲۰۰) وینبغی ان یحی هذه اللیلة بالصلوة والقرأة والذکر والدعاء (تبیین الحقائق)	(۲۰۰) اس رات کو جاگ کر صبح کر دینا بہت ہی مناسب ہے۔ قرآن پڑھے، خدا کو یاد کرے، دعا مانگے، روئے، درود پڑھے نفل نمازیں ادا کرے۔ (تبیین الحقائق)
(۲۰۱) فاذا طلع الفجر یصلی بغلس ثم وقف و وقف معه الناس فدعا ثم هذا الوقوف واجب عندنا ولیس بركن (هدایه)	(۲۰۱) طلوع فجر ہوتے ہی امام نماز فجر کی قوم کے ساتھ پڑھے گا اس وقت اندھیرا ہوگا نماز سے فارغ ہوکر امام اور قوم دعا کیلئے وقوف کریں گے اور یہ وقوف حنفی مذہب میں واجب ہے رکن حج نہیں ہے۔ (ہدایہ)
(۲۰۲) عن ابن عباس انه دفع مع النبی صلی الله علیه وسلم یوم عرفة فسمع النبی صلی الله علیه وسلم	(۲۰۲) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ عرفات سے مزدلفہ کی طرف آتے ہوئے نبی صلی اللہ نے اپنے پیچھے ڈانٹ ڈپٹ اور اونٹوں کے مارنے کی آواز سنی تو آپ نے کوڑے سے

(ہدایہ)

الامام لخوف الزحام فلا باس به (قدوری)

مضائقہ نہیں (قدوری)

(۱۹۴) ویصلی الامام بالناس المغرب والعشاء باذان واقامة واحدة ولا یتطوع بینهما (قدوری)

(۱۹۴) امام قوم کے ساتھ مغرب وعشاء پڑھے گا ایک اذان ہوگی اور ایک ہی تکبیر دونوں فرضوں کے بیچ میں سنت و نفل نہ پڑھیں گے (قدوری)

(۱۹۵) ولا یشترط الجماعة لهذا الجمع عند ابی حنیفة ومن صلی المغرب فی الطریق لم تجزه وعلیه اعادتها۔ (ہدایہ)

(۱۹۵) مزدلفہ میں دونوں نماز جمع کرنے کے لئے امام کے ساتھ باجماعت ادا کرنا شرط نہیں ہو جس نے مغرب راستہ میں پڑھا تو یہ پڑھنا جائز نہیں، اعادہ اسپر ضرور ہے۔ (ہدایہ)

(۱۹۶) ولو صلی المغرب بعد غروب الشمس قبل ان یاتی المزدلفة فعلیه ان یعیدها (اذا اتی المزدلفة (عالمگیری)

(۱۹۶) اگر مغرب کی نماز بعد غروب آفتاب مزدلفہ آنے سے قبل جہاں کہیں بھی کسی نے پڑھ لی تو مزدلفہ آکر مغرب کا ادا کرنا لازم ہے۔ (عالمگیری)

(۱۹۷) لانه علیه السلام قال لاسامة فی طریق المزدلفة الصلوة امامك معناه وقت الصلوة وهذا اشارة الی ان التاخیر واجب (ہدایہ)

(۱۹۷) اسامہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات سے آتے ہوئے جب کہ یہ عرض کیا کہ نماز مغرب یا رسول اللہ؟ تو آپ نے فرمایا کہ نماز آگے ہے یعنی وقت نماز کا آگے پہنچکر آئے گا۔ اس میں اس کا

له الصبح باذان واقامة
ثم ركب القصواء حتى
اتى المشعر الحرام فاستقبل
القبلة فدعاه وكبره
وهلله ووحده فلم
يزل واقفا حتى اسفر
جدا فدفع قبل ان تطلع
الشمس واردف الفضل
ابن عباس حتى اتى بطن
محسر فحرك قليلا
(رواه مسلم)

نماز فجر ادا فرمائی جب کہ آپ ہی کو معلوم
ہوا کہ فجر طلوع ہوگئی پھر قصوا ناقہ پر
سوار ہو کر مشعر الحرام کے پاس
تشریف لائے۔ یعنی جبل قزح) اور
قبلہ رو ہو کر دعا، تکبیر، تہلیل
اور خدا کی توحید میں مشغول ہوئے
اور اس وقت تک آپ کا وقوف ہوا
کہ صبح اچھی طرح روشن ہوگئی، پھر قبل طلوع
آفتاب روانہ ہوئے اور فضل بن عباس کو
اپنے ناقہ پر ساتھ سوار کیا جب وادی محسر میں
پہنچے تو اونٹ کو کچھ تیز تر کر دیا (مسلم)

(٢٠٦) قال النبي صلى الله
عليه وسلم عرفات كلها
موقف وارتفعوا عن بطن
عرنة والمزدلفة كلها
موقف وارتفعوا عن
وادي المحسر۔
(رواه الطبراني والحاكم عن ابن عباس
على شرط مسلم ورواه ابن ماجه عن جابر بن
عبدالله)

(٢٠٦) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ سارا میدان عرفات موقف ہے لیکن
وادی عرنہ سے اٹھ جاؤ۔ وہاں
نہ ٹھہرو۔ مزدلفہ کا سارا میدان موقف
ہے لیکن وادی محسر سے اٹھ جاؤ
وہاں نہ ٹھہرو یہ دونوں
موقف نہیں ہیں
(ابن ماجہ
وغیرہ)

وراءه زجرا شديدا و
ضربا للابل فاشار بسوطه
اليهم وقال يايها الناس
عليكم بالسكينة فان
البر ليس بالايضاع (رواه البخاري)

اشارہ ان کی طرف فرما کر ارشاد فرمایا کہ
اے لوگو! سکون و وقار اختیار کرو نیکی
اونٹوں کے تیز دوڑانے میں
نہیں ہے
(بخاری)

(٢٠٣) عن هشام بن عروة
عن ابيه قال سئل اسامة
بن زيد كيف كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم
يسير في حجة الوداع حين
دفع قال كان يسير العنق
فاذا وجد فجوة نص
(رواه البخاري ومسلم)

(٢٠٣) اسامہ سے سوال کیا گیا کہ حجۃ
الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سواری کا انداز رفتار کیا تھا
اسامہ نے کہا آہستہ سے کچھ تیز قدم
کشادہ رکھتے ہوئے لیکن جب
راستہ کشادہ ہوتا تو پھر
تیز تر
(بخاری و مسلم)

(٢٠٤) عن ابن عمر قال جمع النبي
صلى الله عليه وسلم المغرب
والعشاء بجمع كل واحدة
منهما باقامة ولم يسبح
بينهما (رواه البخاري)

(٢٠٤) ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مغرب وعشا مزدلفہ میں جمع
فرمائی ایک ہی تکبیر کے ساتھ اور ان دونوں
فرضوں کے بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی
گئی۔ (بخاری)

(٢٠٥) عن جابر قال حتى طلع
الفجر فصلى الفجر حين تبين

(٢٠٥) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب مزدلفہ
میں فجر طلوع ہوئی تو آپ نے اس وقت

ان ورد فی التمتع فالقران مثله۔ (هدایه)

سات روزے گھر آکر رکھے اگرچہ قرآن کریم میں یہ حکم متمتع کے لئے نازل ہوا ہے لیکن اس مسئلہ میں قارن بھی اُسی کے مانند ہے (ہدایہ)

(۲۱۰) الافضل ان یصوم قبل یوم التروية بیوم ویوم التروية ویوم عرفة (هدایه)

(۲۱۰) افضل یہ ہے کہ تین روزے جو حج سے قبل رکھے گا انھیں ساتویں آٹھویں اور نویں کو رکھے۔ (ہدایہ)

(۲۱۱) وان فاته الصوم (ای فی ایام الثلثة المذکورة) حتی اتی یوم النحر لم یجزه الا الدم (هدایه)

(۲۱۱) اگر نویں تک تین روزے پورے نہیں کئے تو پھر اس کا وقت فوت ہو گیا اب قربانی کے سوا اور کچھ جائز نہ ہوگا (ہدایہ)

(۲۱۲) انما یجب الترتیب الثلاثة الرمی ثم الذبح ثم الحلق لکن المفرد لاذبح علیه فیجب علیه الترتیب بین الرمی و الحلق فقط (رد المحتار)

(۲۱۲) قارن و متمتع کو رمی ذبح اور حلق تینوں میں ترتیب رکھنا واجب ہے لیکن مفرد کے لئے صرف رمی اور حلق میں ترتیب واجب ہے (رد المحتار)

(۲۱۳) لکنه لو تطوع بذبح الهدی فهو حسن یذبح بعد الرمی قبل الحلق (مبسوط)

(۲۱۳) لیکن اگر اپنی خوشدلی سے وہ ذبح کرنا چاہے تو خوب ہے۔ رمی کے بعد ذبح پھر حلق اس کے لئے مستحسن ہوگا (مبسوط)

(۲۰۷) يبدأ اذا وافى منى برمي الجمرة العقبة ثم بالذبح ان كان قارنا او متمتعا ثم بالحلق لان النبي صلى الله عليه وسلم قال اول نسكنا في هذا اليوم ان نرمي ثم نذبح ثم نحلق (مبسوط)

(۲۰۷) منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرۂ عقبہ پر کنکریاں پھینکے اس کے بعد اگر قارن یا متمتع ہے تو ذبح کرے پھر سر منڈائے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج کے دن ہماری عبادت یہ ہے کہ ہم رمی کریں پھر ذبح کریں پھر حلق (مبسوط)

(۲۰۸) فيجب تقديم الرمي على الحلق للمفرد وغيره وتقديم الرمي على الذبح والذبح على الحلق لغير المفرد (رد المحتار)

(۲۰۸) حلق سے پہلے رمی کرنا تو مفرد اور غیر مفرد (یعنی قارن و متمتع) ہر ایک کے لئے واجب ہے۔ لیکن رمی کو ذبح پر اور ذبح کو حلق پر مقدم رکھنا قارن و متمتع پر ہی واجب ہے (رد المحتار)

(۲۰۹) واذا رمى الجمرة يوم النحر ذبح شاةً او بقرةً او بدنة او سبع بدنة فاذا لم يكن له ما يذبح صام ثلثة ايام في الحج آخرها يوم عرفه وسبعة ايام اذا رجع فالنصر

(۲۰۹) قارن و متمتع دسویں تاریخ بعد رمی جمرہ بکری یا گائے یا اونٹ ذبح کرے یا گائے اور اونٹ کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے لیکن اگر قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا تو حج کے مہینوں میں بعد احرام تین روزے نویں ذی الحجہ تک جب چاہے رکھ لے اور

الا قرع (درمختار)

(۲۱۸) ویستحب قص شاربه
واظفاره بعد حلق راسه
(عالمگیری)

(۲۱۹) ویستحب دفن شعره
واظفاره (عالمگیری)

(۲۲۰) فان حلق فی ایام النحر
فی غیر الحرم فعلیه دم (ہدایہ)

(۲۲۱) من اخر الحلق حتی
مضت ایام النحر فعلیه
دم لان الحلق یتوقت
بالزمان والمکان عند
ابی حنیفه (ھدایہ)

(۲۲۲) کذا فی تاخیر الرمی
وفی تقدیم نسک علی نسک
کالحلق قبل الرمی ونحر
القارن والحلق قبل
الذبح (ھدایہ)

(۲۲۳) ویجب دمان عند ابی
حنیفه بتقدیم القارن و

کہ سر پر استرا پھروا لے (درمختار)

(۲۱۸) سر منڈانے کے بعد ناخن کترنا مونچھ
ترانشا مستحب ہے۔
(عالمگیری)

(۲۱۹) بال اور ناخن کا دفن کرنا مستحب
ہے۔ (عالمگیری)

(۲۲۰) اگر حلق ایام نحر میں غیر حرم میں کیا
دم واجب آیا (ہدایہ)

(۲۲۱) حلق میں یہاں تک تاخیر کی کہ ایام نحر
گزر گئے دم ہے اس لئے کہ امام ابوحنیفہ
کے نزدیک حلق مکان اور زمان دونوں
کے ساتھ موقت ہے
(ہدایہ)

(۲۲۲) رمی میں تاخیر کی یا کسی عبادت کو کسی
عبادت پر مقدم کر دیا جیسے رمی سے پہلے
حلق کیا (اس میں مفرد قارن متمتع سب
برابر ہیں) یا قارن نے رمی سے پہلے قربانی کی یا قربانی
سے پہلے سر منڈایا تو قارن و متمتع دونوں کا ایک ہی حکم ہے (ہدایہ)

(۲۲۳) قارن و متمتع نے اگر ذبح سے پہلے سر منڈایا تو
امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ دو قربانی اُسے کرنا

(۲۱۴) ثم یحلق او یقصر والحلق افضل لان الحلق اکمل فی قضاء التفث (ہدایہ)
ولا تحلق ولکن تقصر لما روی ان النبی علیه السلام نھی النساء عن الحلق وامرھن بالتقصیر
التقصیر یاخذ من رؤس شعرہ مقدار الانملة (ہدایہ)

(۲۱۴) بعد رمی حلق کرے یا قصر اور حلق افضل ہے اس لئے کہ سر منڈانے میں سر کا میل کچیل اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے (ہدایہ)
عورت سر نہ منڈائے بلکہ بال کتروائے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق سے انھیں منع فرمایا ہے۔
اور تقصیر یہ ہے کہ انگل برابر بال سر سے کاٹ دیا جائے (ہدایہ)

(۲۱۵) ان السنة فی الحلق البداءة بیمین المحلوق راسه۔ (فتح القدیر)

(۲۱۵) سر منڈانے میں مسنون یہ ہے کہ سر کا داہنا حصہ پہلے منڈائے۔
(فتح القدیر)

(۲۱۶) ویستحب الدعاء عند الحلق وبعد الفراغ مع التکبیر (عالمگیری)

(۲۱۶) حلق کے وقت تکبیر کہتا جائے اور دعا بھی کرے حلق سے فارغ ہو کر بھی تکبیر کہے دعا مانگے۔ (عالمگیری)

(۲۱۷) واذا جاء یوم النحر ولیس علی راسه شعر اجری الموسی علی راسه
(مبسوط)

(۲۱۷) یوم النحر آگیا اور حج کرنے والے کے سر پر بال نہیں وہ صرف استرا پھر والے۔
(مبسوط)

ویجب اجراء الموسی علی

اگر کوئی چندلا ہے تو اس پر واجب ہے

فحلقه ثم دعا ابا طلحة الانصاری فاعطاه اياه ثم ناول الشق الايسر فقال احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بين الناس

(رواه البخاری ومسلم)

حکم فرمایا۔ اُس نے مونڈا تو آپ نے ابو طلحہ انصاری کو بلایا اور موئے مبارک انہیں عطا فرمائے، پھر بایاں حصہ حلاق کو مونڈنے کا حکم ہوا جب اس نے مونڈا تو اُسے بھی ابو طلحہ انصاری کو عطا فرما کر ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر تقسیم کر دو۔

(بخاری ومسلم)

(۲۲۷) عن ابن مسعود رضی الله عنه من قدم نسكا على نسك فعليه دم

(فتح القدير)

(۲۲۷) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو ایک عبادت حج کو دوسرے پر مقدم کردے تو اُس پر کفارہ میں دم واجب ہے۔

(فتح القدیر)

(۲۲۸) عن جابر قال ثم امر من كل بدنة ببضعة فجعلت فی قدر فطبخت فاكلا من لحمها وشربا من مرقها

(رواه مسلم)

(۲۲۸) حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب کل اونٹ قربانی ہو چکے تو آپ نے فرمایا کہ ہر ایک میں سے ایک ایک بوٹی لے لی جائے وہ سب بوٹیاں ایک دیگ میں ڈال کر پکائی گئیں، پھر آپ نے اور حضرت مولیٰ نے اس گوشت میں سے کھایا اور دونوں نے اس کا شوربا نوش فرمایا

(مسلم)

(۲۲۹) عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحرت

(۲۲۹) جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہاں

والمتمتع الحلق على الذبح وعندهما يلزمه دم واحد (عالمگيری)

ہوں گی اور امام محمد و یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ ایک۔

(عالمگیری)

(۲۲۴) لا شئ على المفرد الا اذا حلق قبل الرمی لان ذبحه لا يجب

(در مختار)

(۲۲۴) تقدیم و تاخیر کے مسئلہ میں مفرد پر اسی صورت میں کفارہ لازم آتا ہے جب کہ وہ رمی سے پہلے سر منڈائے اس لئے کہ ذبح تو اُس پر واجب ہی نہیں ہے (درمختار)

(۲۲۵) اذا ذبح المفرد قبل الرمی او حلق قبل الذبح حيث لا يجب عليه شئ لان النسك لا يتحقق فی حقه لان المفرد يذبح ان واجب ولا يجب عليه شئ (بنایہ شرح ہدایہ)

(۲۲۵) مفرد نے رمی سے پہلے ذبح کیا یا ذبح سے پہلے سر منڈایا تو اُس پر کچھ کفارہ نہیں اس لئے کہ قربانی اُس پر واجب ہی نہیں تھی، یہ تو اس کے لئے ایک امر استحسانی تھا اور اس کی تقدیم و تاخیر سے کفارہ لازم نہیں آتا۔

(بنایہ)

(۲۲۶) عن انس ان النبی صلى الله عليه وسلم اتی منیٰ فاتی الجمرة فرماها ثم اتی منزله بمنی ونحر نسكه ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الايمن

(۲۲۶) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ وہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی تشریف لائے اور جمرہ پر جاکر کنکریاں پھینکیں پھر منیٰ اپنی فرودگاہ پر واپس آئے اور اونٹوں کو نحر فرمایا، پھر سر مونڈنے والے کو بلایا اور سر مبارک کا داہنا حصہ مونڈنے کا

ولو طرحہا طرحاً اجزاء لکنہ مسیء لمخالفتہ (عالمگیری)

ڈال دینا جائز ہے مگر اس میں سنت کی مخالفت ہے اس لئے خطا کاری ہو (عالمگیری)

(۲۳۵) یرمیہا بسبع حصیات (ہدایہ)

(۲۳۵) سات کنکریاں پھینکنی چاہئیں (ہدایہ)

(۲۳۶) ینبغی ان یقع الحصاۃ عند الجمرۃ او قریباً منہا حتی لو وقعت بعیداً منہا لم یجز (عالمگیری)

(۲۳۶) مناسب ہے کہ کنکریاں جمرے کے پاس یا اس سے قریب جاکر گریں اگر زیادہ دور جاکر گریں تو ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

(۲۳۷) ثلاثۃ اذرع بعید وما دونہ قریب (درمختار)

(۲۳۷) تین ہاتھ فاصلہ بعید ہے اور اس سے کم کو قریب شمار کریں گے۔ (درمختار)

(۲۳۸) ویستحب ان یاخذ حصی الجمار من المزدلفۃ او من الطریق (عالمگیری)

(۲۳۸) مستحب ہو کہ کنکریاں مزدلفہ یا راستہ سے لی جائیں۔ (عالمگیری)

(۲۳۹) لا یشترط الموالاۃ بین الرمیات بل سنن فیکرہ ترکہا (رد المحتار)

(۲۳۹) رمی جمرات میں موالات شرط تو نہیں ہے لیکن مسنون ہے اس کا چھوڑنا مکروہ ہے (رد المحتار)

(۲۴۰) ویکبر بکل حصاۃ (درمختار)

(۲۴۰) ہر کنکری تکبیر کہہ کر پھینکنا چاہیئے (درمختار)

(۲۴۱) عن عبد اللہ ابن مسعود انہ انتہی الی الجمرۃ الکبری فجعل البیت عن یسارہ ومنی عن یمینہ ورمی

(۲۴۱) عبد اللہ ابن مسعود جمرۃ الکبریٰ کے پاس پہنچے بیت اللہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف کیا اور سات کنکریاں پھینکیں ہر کنکری پر تکبیر کہتے جاتے تھے۔ رمی سے

ههنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم ووقفت ههنا وعرفة كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف۔

(رواه مسلم)

قربانی کی ہے اور سارا منی قربان گاہ ہے۔ اپنی اپنی فرودگاہ پر قربانی کرلی جائے، میں یہاں ٹھہرا اور سارا میدان عرفات موقف ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا اور سارا میدان مزدلفہ موقف ہے۔ (مسلم)

(۲۳۰) وينبغي ان يكون بينه وبين موقع الحصى خمسة اذرع فصاعدا

(۲۳۰) جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیئے۔

(۲۳۱) ويجعل منى عن يمينه والكعبة عن يساره ويقوم حيث يرى موقع حصياته

(عالمگیری)

(۲۳۱) منی داہنے اور کعبہ بائیں ہاتھ پر اور نگاہ کنکری کے گرنے کی جگہ پر ہو۔

(عالمگیری)

(۲۳۲) واختلفوا في مقدارها والمختار قدر الباقلاء (عالمگیری)

(۲۳۲) مقدار کنکری میں اختلاف ہے اور مختار مذہب یہ ہے کہ باقلا کے برابر ہو (عالمگیری)

(۲۳۳) ينبغي ان يكون مغسولة (عالمگیری)

(۲۳۳) کنکریوں کا دھلا ہوا ہونا مناسب ہے۔ (عالمگیری)

(۲۳۴) لو قام عند الجمرة ووضع الحصى عندها لا يجزيه

(۲۳۴) جمرہ کے پاس کھڑے ہوکر کنکریاں اس کے پاس رکھ دینا تو ناجائز ہے لیکن

قال قلت یارسول اللہ هذه الجمار التی نرمی بها کل عام فنحسب انها تنقص فقال ان ما یقبل منها رفع ولولا ذالك لرأیتها امثال الجبال

(رد المحتار)

ہم ہر سال کنکریاں پھینکتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ کم ہوتی جاتی ہیں، آپ نے فرمایا کہ مقبول کنکریاں اٹھالی جاتی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو تم ایک پہاڑ کنکریوں کا دیکھتے

(رد المحتار)

(۲۴۷) فی الیوم الاول یرمی جمرة العقبة لا غیر

(عالمگیری)

(۲۴۷) پہلے دن جمرۂ عقبہ کے سوا کسی اور جمرہ کی رمی نہ کرے۔

(عالمگیری)

(۲۴۸) ولا یرمی یومئذ من الجمار غیرها ولا یقوم عندها (مبسوط

(۲۴۸) آج یعنی دسویں کو سوائے جمرۂ عقبہ اور کسی کی رمی مشروع نہیں، بعد رمی وہاں کھڑا نہ ہونا چاہیئے (مبسوط)

(۲۴۹) ویقطع التلبیة عند اول حصاة یرمیها

عالمگیری)

(۲۵۹) پہلی کنکری پھینکتے ہی لبیک موقوف کردے۔

(عالمگیری)

(۲۵۰) وقت الرمی فی یوم النحر بعد طلوع الشمس الی زوالها وقت مسنون وما بعد زوال الشمس

(۲۵۰) دسویں تاریخ رمی کا وقت مسنون بعد طلوع آفتاب تا زوال ہے، بعد زوال تا غروب وقت مباح ہے آفتاب غروب ہوگیا اور رات شروع ہوگئی تو یہ وقت

بسبع حصيات يكبر مع كل
حصاة ثم قال هكذا
رمى الذى انزلت عليه
سورة البقرة (رواه البخاري ومسلم)
(٢٤٢) ويكره ان يلتقط حجرا
واحدا فيكسره حجرا
صغيرا كما يفعله الناس
اليوم (فتح القدير)
(٢٤٣) فلو رمى باكثر منها
اى السبع جاز ويكره
(رد المحتار)
(٢٤٤) ولو رمى الحجر اكبر
واصغر جاز وليس
بمستحب (عالمگيرى)
(٢٤٥) ويكره اخذها من
عند الجمرة لانها
مردودة لحديث ما
رواه الدار قطنى و
الحاكم صححه
(٢٤٦) عن ابى سعيد الخدرى

فارغ ہو کر انھوں نے کہا کہ اسی طرح
رمی کرتے ہوئے میں نے اُسے دیکھا
ہے جس پر سورۂ بقر نازل ہوئی۔
(بخاری ومسلم)
(۲۴۲) کسی بڑے پتھر کو توڑ کر چھوٹی چھوٹی
کنکریاں بنانا جیسا کہ اس زمانے میں
لوگوں کا معمول ہو گیا ہے مکروہ ہے۔
(فتح القدیر)
(۲۴۳) اگر سات سے زیادہ کنکریاں پھینکیں
تو جائز ہے لیکن زیادتی مکروہ ہے۔
(ردالمحتار)
(۲۴۴) اگر قدر معین سے زیادہ بڑی یا زیادہ
چھوٹی کنکری پھینکی تو جائز ہے لیکن خلاف
استحباب ہے۔ (عالمگیری)
(۲۴۵) جمرے کے پاس سے کنکری
اُٹھا کر پھینکنا مکروہ ہے اس لئے
کہ وہ مردود
کنکریاں
ہیں
(۲۴۶) ابو سعید خدری نے کہا کہ یا رسول اللہ

كذالك (ردالمختار)

طرح بعینہٖ عمل کرے۔ (ردالمختار)

(٢٥٢) وقت الرمي في اليوم الثاني والثالث بعد الزوال الى غروب الشمس وقت مسنون ومابعد الغروب الى طلوع الفجر وقت مكروه ولا يجوز الرمي فيما قبل الزوال (عالمگیری)

(٢٥٢) گیارھویں اور بارھویں کو رمی کا مسنون وقت بعد زوال ہے جب تک آفتاب غروب نہ ہو، بعد غروب وقت تا طلوع صبح صادق وقت مکروہ ہے ایام نحر کے دوسرے اور تیسرے دن کی رمی یعنی گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کی قبل زوال ناجائز ہے۔

(عالمگیری)

(٢٥٣) عن جابر قال رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمرة يوم النحر ضحىً ورما بعد ذالك فاذا زالت الشمس (رواه البخاري ومسلم)

(٢٥٣) جابرؓ سے روایت ہے کہ دسویں تاریخ چاشت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی کا نسک ادا فرمایا اور بعد دسویں زوال آفتاب کے بعد۔

(بخاری ومسلم)

(٢٥٤) عن سالم عن ابن عمر انه كان يرمي جمرة الدنيا بسبع حصيات يكبر على اثر كل حصاة ثم يتقدم

(٢٥٤) سالم روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کو رمی جمرہ دینا شروع کرتے تھے یعنی جو جمرہ مسجد خیف سے قریب ہے اللہ اکبر کہہ کر ہر کنکری پھینکتے تھے

وقت مباح والليل وقت
مكروه (عالمگیری)

(۲۵۱) وبعد الزوال ثانی
النحر رمی الجمار الثلاث
یبدأ بما یلی مسجد الخیف
ثم الوسطی ثم بالعقبة
سبعًا سبعًا ووقف حامدا
مهللا مکبرا مصلیا
قدر قرأة البقرة او
ثلثة ارباع من الجزء
او عشرین آیة وهو
اقل المراتب بعد تمام
کل رمی بعده رمی
فقط فلا یقف
بعد الثالثة ودعا
لنفسه وغیره
رافعًا کفیه
نحو السماء او
القبلة ثم
رمی غدا

رمی کا مکروہ ہے۔
(عالمگیری)

(۲۵۱) گیارہویں کی رمی بعد زوال ہی تینوں
جمرات پر آج کنکری مارے شروع
اس جمرے سے کرے جو مسجد خیف سے
قریب ہے، پھر وسطی پر جائے پھر عقبہ پر
ہر ایک پر سات کنکریاں پھینکے، مسئلہ
یہ ہے کہ جس رمی کے بعد پھر رمی ہو تو وہاں
بعد رمی بقدر تلاوت سورۂ بقر یا پون
پارہ یا کم از کم بیس آیۃ ٹھہرے اور تحمید
وتکبیر وتہلیل وغیرہ میں مشغول ہو مثلاً
جمرۂ اولیٰ اس کے بعد جمرۂ وسطی کی
رمی ہے لہذا جمرۂ اولیٰ پر ٹھہر کر دعا مانگے
جمرۂ وسطیٰ کے بعد جمرۂ عقبہ کی رمی ہے
یہاں بھی ٹھہرے اور دعا مانگے لیکن
جمرۂ عقبہ کے بعد رمی نہیں ہے
یہاں رمی کرکے فوراً منیٰ کی طرف روانہ
ہو۔ دعا میں ہاتھ اٹھائے خواہ آسمان
کی طرف ہاتھ بلند کرے یا قبلہ کی طرف
کف دست کیجئے، پھر بارہویں کو اسی

(الكفارة (رد المحتار)

(٢٥٨) ولو اخر رمي الايام كلها الى الرابع مثلا قضاها كلها فيه وعليه الجزاء وان لم تقض حتى غربت الشمس منه فات وقت القضاء وليست هذه الليلة تابعة لما قبلها (رد المحتار)

(٢٥٩) ويفوت وقت القضا بغروب الشمس في الرابع

(رد المحتار)

(٢٦٠) فابو حنيفه رحمه الله جعل تاخير الرمي عن وقته بمنزلة تركه (مبسوط)

(٢٦١) وكذالك ان ترك الاكثر منها لان الاكثر بمنزلة الكل (مبسوط)

(٢٦٢) ومن ترك رمي الجمار في الايام كلها فعليه دم (مبسوط)

(٢٦٣) فان تركها حتى غابت الشمس من اخر ايام الرمي سقط عنه الرمي بفوات الوقت فلا يكون الرمي قربة بعد مضي وقتها واذا لم يكن

میں تاخیر ہوئی ہے) (ردالمحتار)

(٢٥٨) اگر ایام نحر کے سارے دن گزر گئے اور اور رمی نہ کر سکا تو تیرھویں کو سب کی قضا کرے اور کفارہ دے اگر تیرھویں کے دن کو قضا نہ کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو اب قضا کا وقت بھی فوت ہو گیا اور یہ رات اپنے گزشتہ دن کے تابع نہیں ہے۔ (ردالمحتار)

(٢٥٩) رمی کی قضا کا وقت چوتھے دن یعنی تیرھویں کو جب کہ آفتاب ڈوب جائے تو فوت ہو جاتا ہے۔ (ردالمحتار)

(٢٦٠) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک وقت رمی میں تاخیر بمنزلہ ترک ہے۔ (مبسوط)

(٢٦١) یوں ہی اگر اکثر چھوڑ دیا تو کل چھوڑ دیا۔ (مبسوط)

(٢٦٢) اگر کسی نے ساری ایام کی رمی چھوڑ دی تو اس پر دم واجب ہے۔ (مبسوط)

(٢٦٣) اگر رمی ترک ہوئی قضا بھی نہ کیا یہاں تک کہ آخری دن کا آفتاب غروب ہو گیا تو اس سے رمی ساقط ہو گئی اسلئے کہ وقت فوت ہو گیا اور بعد گزرنے وقت کے وہ عبادت نہیں ہے ایک عبث کام ہو اب

حتى يسهل فيقوم مستقبل القبلة
طويلا ويدعو ويرفع يديه ثم
يرمي الوسطى بسبع حصيات يكبر
كلما رمى بحصاة ثم يأخذ بذات
الشمال فيسهل ويقوم مستقبل
القبلة ثم يدعو ويرفع يديه ويقوم
طويلا ثم يرمي جمرة ذات العقبة من
بطن الوادي بسبع حصيات يكبر عند كل
حصاة ولا يقف عندها ثم ينصرف ويقول
هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يفعله۔

(۲۵۵) قبل الزوال في اليوم الرابع وقت مكروه (عالمگیری)

(۲۵۶) ولو لم يرم يوم النحر او الثاني والثالث رماه في الليلة المقبلة اي الآتية لكل من الايام الماضية لا شئ عليه سوى الاساءة لان الليالي في الحج في حكم الايام الماضية لا المستقبلة (رد المحتار)

(۲۵۷) ولو لم يرم في الليل رماه في النهار قضاء وعليه

بعد سات کنکریوں کے کچھ آگے بڑھ کر نرم زمین پر قبلہ رو
ہو کر بہت دیر تک کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا
مانگتے پھر جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں پھینکتے اور
ہر کنکری پھینکتے ہوئے تکبیر کہتے، پھر بائیں طرف
ہٹ کر نرم زمین پر کھڑے ہو جاتے اور قبلہ رخ
ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا کرتے پھر جمرہ ذات العقبہ پر
سات کنکریاں پھینکتے تکبیر ہر کنکری پھینکنے میں کہتے
اور اس کے پاس ٹھہرتے نہ تھے منیٰ واپس آجاتے اور
کہا کرتے تھے کہ میں نے ایسا ہی عمل کرتے ہوئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ (بخاری)

(۲۵۵) چوتھے روز یعنی تیرھویں ذی الحجہ کو زوال سے قبل رمی مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

(۲۵۶) دس گیارہ اور بارہ تاریخوں میں اگر دن کے وقت رمی نہ کر سکا تو ان تاریخوں کی آنیوالی رات میں ادا کرلے، ایسا کرنے سے کچھ کفارہ لازم نہ آئیگا، کراہت کی وجہ سے خطا کاری ہوگی راتیں ایام حج کی گزشتہ دن میں شامل ہیں نہ آنے والے آئندہ دن میں۔ (رد المحتار)

(۲۵۷) اگر رات میں رمی نہ کی تو دوسرے دن قضا کرے اور کفارہ دے دادائیے واجب

حج کی دعائیں

روانگی سفر حج (۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ
وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝
(۲) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا
الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا
هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَ
سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ
تلبیہ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ
الْمُلْكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَغْفِرَتَكَ

اللہ کی حمد ہے جس نے ہمارے لئے یہ مسخر
کیا حالانکہ ہم اس کو تابع کرنے والے نہ تھے
اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹ جانے والے ہیں
پاک ہے تو اے اللہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا
پس تو اپنی طرف سے مغفرت فرما، بیشک تیرے
سوا کوئی مغفرت نہیں کر سکتا ہے۔
اے اللہ ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور
تقویٰ اور تیری خوشنودی کے کام چاہتے ہیں
اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور اس کا فاصلہ
طے کرا دے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور
ناگوار منظر اور مال، اہل و اولاد میں بری واپسی سے
تیری پناہ مانگتا ہوں۔
میں حاضر ہوں خدایا تیرے حضور میں، میں
حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں
میں حاضر ہوں تمام تعریفیں اور سب نعمتیں تیری
ہی ہیں اور ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا
کوئی شریک نہیں۔
اے اللہ! میں تجھ سے تیری مغفرت، تیری رضا

قربة كان عبثا فلا يشتغل به و عليه دم واحد جمعا (مبسوط)	اس میں مشغول نہ ہو اور سب دن کے عوض ایک بکری یا مینڈھے کی کرنا اس پر واجب ہے (مبسوط)
(٢٦٤) وان ترك رمي يوم فعليه دم لانه نسك تام (مبسوط)	(٢٦٤) اگر کسی ایک دن کی رمی چھوٹ گئی جیسے کہ ایک دم اس پر واجب ہے اسلئے کہ وہ بجائے خود ایک عبادت کامل ہے (مبسوط)
(٢٦٥) ثم بتاخيرها يجب الدم (مبسوط)	(٢٦٥) پھر یہ بھی ہے کہ تاخیر رمی سے قربانی واجب ہو جاتی ہے (مبسوط)
(٢٦٦) وان ترك رمي جمرة العقبة في يوم النحر فعليه دم (مبسوط)	(٢٦٦) اگر جمرۂ عقبہ کی رمی دسویں تاریخ ترک ہو گئی تو کفارہ میں دم واجب ہے (مبسوط)
(٢٦٧) ومن ترك رمي احد الجمار الثلث فعليه الصدقة لان الكل في هذا اليوم نسك واحد فكان المتروك اقل الا ان يكون المتروك اكثر من النصف فحينئذ يلزمه الدم (مبسوط)	(٢٦٧) اگر کسی ایک جمرے کی تین جمروں میں سے رمی چھوٹ گئی تو اسپر صدقہ ہے اسلئے کہ آج تینوں جمرے عبادت ایک ہیں تو جب ایک چھوٹا تو کم چھوٹا لہذا صدقہ واجب ہوا ہاں اگر نصف سے زیادہ چھوٹا تو پھر قربانی واجب ہوگی - (مبسوط)
(٢٦٨) ومن ترك منها حصاة او حصاتين او ثلثا الى الغد رماها وتصدق لكل حصاة بنصف صاع حنطة الا ان يبلغ دما فينقص منه ما شاء (مبسوط)	(٢٦٨) اگر ایک یا دو یا تین کنکریاں چھوٹ گئیں تو دوسرے دن قضا کرے اور ہر کنکری کے عوض نصف صاع گیہوں مسکین پر صدقہ کرے لیکن مجموعہ صدقات اگر ایک دم کے برابر ہو جائے تو اس میں سے کچھ کم کرلے - (مبسوط)

یہ پورا باب آداب الحج کا اپنے استاذ معظم و محترم حضرت مولانا سید محمد سلیمان اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ پروفیسر دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی کتاب "الحج" سے نقل کیا گیا ہے۔

دعائیں

طوافِ خانۂ کعبہ

نیّتُ الطواف مع ترجمہ

(طواف کرنے کی نیت)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ ،	اے اللہ ، میں آپ کے مقدس گھر کے طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں پس آپ اُسے مجھ پر آسان فرما دیں (یعنی طواف کے) ان سات چکروں کو جو محض اللہ عزّ و جل کی خوشنودی کے لئے اختیار کرتا ہوں انھیں میری جانب سے قبول فرمالیں

اب حجر اسود کے سامنے آجائے اور موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیجئے اور بھیڑ یا ہجوم زیادہ ہو تو جہاں آپ کھڑے ہوں وہیں سے کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ	اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو سب سے

وَرِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ۝

دعائے دخول مکہ مکرمہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْبَلَدَ بَلَدُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ جِئْتُكَ مِنْ بِلَادٍ بَعِيْدَةٍ بِذُنُوْبٍ كَثِيْرَةٍ وَّاَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ اِلَيْكَ الْمُشْفِقِيْنَ مِنْ عَذَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِيْ مَحْضَ عَفْوِكَ وَاَنْ تُدْخِلَنِيْ فِيْ فَسِيْحِ جَنَّتِكَ جَنَّتِ النَّعِيْمِ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَلَحْمَ اٰبَائِيْ وَاَوْلَادِيْ وَجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَدَمِيْ وَبَشَرِيْ وَوَجْهِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ ۔

دعائے زیارت خانہ کعبہ بار اول اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا وَّمَهَابَةً ۔

اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضی اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔

اے اللہ بیشک یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور امن تیرا امن ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے ۔ میں آیا ہوں تیرے پاس دور دراز شہروں سے بڑے گناہوں اور برے اعمال کے ساتھ، میں تجھ سے تیرے لاچاروں کا سا سوال کرتا ہوں، جو تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں کہ اپنے خصوصی عفو و مغفرت سے نواز اور مجھ کو اپنے وسیع جنت بہشت بریں میں داخل کر۔

اے اللہ بیشک یہ تیرا حرم ہے اور تیرے رسول کا حرم ہے پس حرام کر میرا اور میرے آباء و اجداد اور میری اولاد اور تمام مسلمان مرد و عورت کا گوشت اور خون و پوست اور چہرہ اور ہڈی آگ پر۔

اے اللہ تو اس گھر کی شرافت اور عظمت اور کرامت اور نیکی اور ہیبت میں ترقی فرما۔

اور آخرت میں دائمی درگذر چاہتا ہوں
اور جنت (الفردوس) کے حاصل کرنے میں
کامیابی اور دوزخ سے نجات کی التجا کرتا ہوں

ہدایت رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور اس سے آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا (ربّنا آتنا) پڑھئے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط

اے ہمارے پروردگار ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے، اے بڑے غالب اور بڑی بخشش والے۔ اور تمام عالم کے پالنے والے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچکر اسے بوسہ دیجئے اگر ہجوم زیادہ ہو تو جہاں آپ کھڑے ہوں وہیں سے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر جسے استلام کرنا کہتے ہیں اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔

اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے اور دوسرے چکر کی دعا نمبر ۲ پڑھتے ہوئے دوسرا چکر شروع کر دیجئے۔

دُعَاءُ الشَّوْطِ الثَّانِي

بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں

کہتے ہوئے دونوں ہاتھ گرا دیجئے اور خانہ کعبہ کا پہلا چکر شروع کیجئے اور یہ دعا پڑھتے جائیے

دُعَاءُ الشَّوْطِ الْاَوَّلِ

(پہلے چکر کی دعا)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

حق تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں اور خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی سب سے بڑا ہے وہی گناہوں سے بچا سکتا ہے اور وہی ہیں عبادت (اور فرماں برداری) کرنے کی قوت عطا فرماتا ہے جو بہت بڑا اور بڑی عظمت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے (برگزیدہ) رسول (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کاملہ اور اس کا سلام نازل ہو، اے پروردگار! آپ پر ایمان لاتے ہوئے اور آپ کے احکامات کی تصدیق کرتے ہوئے اور آپ کے عہد کو پورا کرنے کے لئے اور آپ کے نبی برحق اور حبیب (خدا) صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں خانہ کعبہ کا یہ طواف اختیار کرتا ہوں، اے اللہ میں آپ سے بخشش اور سلامتی کا طلبگار ہوں اور دین اور دنیا

ہوئے یہ دعا (ربنا آتنا) پڑھیے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

اے ہمارے پروردگار ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے اے بڑے غالب اور بڑے بخشش والے اور تمام عالم کے پالنے والے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پہنچکر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے (استلام کیجئے) اور

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا اور سب تعریفیں اسی کیلئے (زیبا) ہیں

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے اور تیسرے چکر کی دعا پڑھتے ہوئے تیسرا چکر شروع کیجئے

دُعَاءُ الشَّوْطِ الثَّالِثِ

(تیسرے چکر کی دعا)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی

اے اللہ میں آپ کی آیات و احکام میں شک لانے سے پناہ مانگتا ہوں اور آپ کا شریک ٹھہرانے سے اور آپکے احکام کی مخالفت سے اور نفاق سے

(دوسرے چکر کی دعاء)

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ط فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ط اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط

اے اللہ، بیشک یہ (سب سے بہتر اور مقدس) گھر آپ کا ہے، اور یہ حرم، آپ کا حرم محترم ہے اور یہاں کا امن و امان آپ ہی کا قائم کیا ہوا ہے اور ہر بندہ آپ ہی کا بندہ ہے اور میں عاجز بھی آپ ہی کا غلام ہوں اور آپ کا بندہ زادہ ہوں اور یہ (متبرک) جگہ آپ کے ذریعہ دوزخ سے نجات پانے کی ہے پس ہمارے گوشت و پوست کو دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیجئے۔ اور اے مولیٰ ہمیں ایمان کی محبت عطا فرمائیے، اور ہمارے دلوں کو نور ایمانی سے روشن کیجئے اور انکار و نافرمانی اور گناہوں سے ہمیں نفرت دیدیجئے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرمائیے، اے پروردگار اپنے قیامت کے دن کے عذاب سے مجھے بچائیے جس دن کہ آپ بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائیں گے، اے مولیٰ مجھے (محض اپنے فضل و کرم سے) حساب کتاب لئے بغیر جنت عطا فرمائیے۔

ہدایت !! رکن یمانی پر پہنچکر یہ دعا ختم کر دیجئے، اور آگے بڑھتے

وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ | بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھیئے اور چوتھے چکر کی دعا نمبر ۴ پڑھتے ہوئے چوتھا چکر شروع کر دیجئے۔

۴

دُعَاءُ الشَّوْطِ الرَّابِعِ

چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ط رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَ بَارِكْ

اے اللہ (میرے) اس حج کو (ریاکاری سے بچا کر) درجۂ قبولیت عطا فرمائیے اور میری کوشش کو ٹھکانے لگائیے اور میرے گناہوں کو بخشے جانے کا ذریعہ بنا دیجئے اور میرے ہر نیک عمل کو قبول فرما لیجئے اور ایسی تجارت نصیب فرمائیے جس میں کبھی نقصان (ہی) نہ ہو۔ اے دلوں کے بھیدوں کو جاننے والے اے رب العزت مجھے اندھیرے سے نکال کر (نور ہدایت) کی روشنی کی طرف لے آئیے، اے مولیٰ (بیشک) میں آپ سے رحمت کے حاصل ہونے کے ذریعوں کا (خواستگار ہوں) اور بخشش طلب کرنے کے طریقوں کا اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی پر ثابت قدم رہنے کی توفیق کا (خواہاں) اور جنت کے حاصل ہونے اور دوزخ سے نجات پانے کا طلبگار ہوں، اے میرے پروردگار!

اَلْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ
وَالْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَ
الْمَمَاتِ ۔

اور برے اخلاق سے اور بری چیزیں دیکھنے سے اور مال اور اہل و عیال کے برباد ہونے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور اے مولیٰ میں آپ کی خوشنودی کا طلبگار ہوں اور آپ کے جنت کا خواستگار ہوں اور آپ کی گرفت اور آپ کی دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں، الٰہی قبر کے عذاب اور زندگی کے فتنوں سے اور سکرات موت کی سختیوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں ۔

ہدایت رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا (ربنا اتنا) پڑھیے ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا
حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط
وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ
الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ
یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

اے ہمارے پروردگار، ہمیں دین و دنیا کی بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے اے بڑے غالب اور بڑے بخشنے والے اور تمام عالم کے پالنے والے ۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے، ورنہ دور ہی سے (استلام کیجئے) اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے

دُعَاءُ الشَّوْطِ الْخَامِسْ ۵

(پانچویں چکر کی دعا)

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ

اے اللہ مجھے اس دن (کہ جس روز) سوائے آپ کے عرش کے اور کہیں سایہ نہ ہوگا مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرمایئے اور (وہ دن ہوگا کہ) سوائے آپ کی ذات کے اور کوئی باقی نہ رہے گا، اور مجھے اپنے پیارے رسول (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر سے خوشگوار اور خوش ذائقہ شربت کے گھونٹ پینے نصیب فرمایئے (جس کے پینے کے بعد) پھر کبھی پیاس (کی تشنگی کا نام ونشان) باقی نہ رہے، اے اللہ (بیشک) میں آپ سے وہ سب بھلائیاں طلب کرتا ہوں جنھیں آپ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے طلب فرمایا اور ان سب برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے آپ کے نبی برحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے پناہ مانگی۔ اے اللہ (بیشک) میں آپ سے آپ کی جنت اور اسکی نعمت کا (خواستگار ہوں) اور اس قول یا فعل یا عمل کا طلبگار ہوں جو مجھے آپ کی جنت (الفردوس)

لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَآئِبَۃٍ لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ ۔	آپ مجھے اس روزی پر قناعت دکرنے) کی توفیق عطا فرمادیں جو آپ نے مجھے بخشی ہے اور اُن چیزوں میں برکت دیدیں جو آپ نے مجھے عطا فرمائی ہیں اور ہر مصیبت و آزمائش کا جو آپ کی طرف سے مجھ پر آئے مجھے اچھا نعم البدل عنایت فرمائیے

ہدایت رکن یمانی پر پہنچکر یہ دعا ختم کردیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا (ربّنا اتنا) پڑھئے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔	اے ہمارے پروردگار! ہمیں دین ود نیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے اے بڑے غالب اور بڑی بخشش والے اور تمام عالم کے پالنے والے ۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے (استلام) کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔	اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے (زیبا) ہیں

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے، اور آگے بڑھئے اور پانچویں چکر کی دعا نمبر ۵ پڑھتے ہوئے پانچواں چکر شروع کیجئے۔

فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِي وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّي وَاَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَاَنْتَ يَا اللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي ۔

اور میرے درمیان ہیں، اے مولی اگر ان میں سے آپکا کوئی حق (مجھ سے) ادا ہونے سے رہ جائے اسے (مخلوق سے معاف کرانیکا) آپ ذمہ لیلیں اور پاک کمائی کی توفیق عطا فرما کر کسب حرام سے بے پروا کردیں، اور اپنی فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائیے اور نافرمانی میں پڑنے سے بچا لیجئے اور محض اپنے فضل (وکرم) سے غیروں کا دست نگر اور احسان مند نہ ہونے دیجئے اے بڑے سے بڑے بخشنے والے، اے اللہ بیشک آپکا (مقدس) گھر بڑی عظمت والا ہے اور آپکی ذات بڑی کریم ہے اور اے اللہ آپ بڑے بردبار اور کرم والے بزرگی والے ہیں اور آپ عفو ودرگزر کو پسند فرماتے ہیں پس میری خطاؤں کو (بھی) معاف فرما دیجئے۔

ہدایت: رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے (ربنا اتنا) پڑھیئے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمائیے، اے بڑے غالب اور بڑی بخشش والے، اور تمام عالم کے پالنے والے۔

قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔	سے قریب کردے اور میں دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس قول یا فعل یا عمل سے (بچنا چاہتا ہوں) جو مجھے دوزخ کی آگ سے قریب کردے۔

ہدایت۔ رکن یمانی پر پہنچکر یہ دعا ختم کر دیجئے، اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا (ربنا اتنا) پڑھیئے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط	اے ہمارے پروردگار ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمایئے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچایئے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمایئے، اے بڑے غالب اور بڑی بخشش والے اور تمام عالم کے پالنے والے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچکر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے (استلام) کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔	اللہ تعالیٰ کا نام شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے، اور آگے بڑھئے اور چھٹے چکر کی دعا نمبر ۶ پڑھتے ہوئے چھٹا چکر شروع کیجئے۔

دُعَاءُ الشَّوْطِ السَّادِسِ

(چھٹے چکر کی دعا)

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً	اے اللہ مجھ پر آپ کے بہت سے حقوق ہیں جو میرے اور آپ کے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق (وہ) ہیں جو آپکی مخلوق کے

پروردگار میرے دائرہ علم دین کو وسیع فرمایئے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کیجئے۔

...

ہدایت۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور اس سے آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا (ربنا آتنا) پڑھئے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمایئے، اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچایئے اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل فرمایئے، اے بڑے غالب اور بڑی بخشش والے، اور تمام عالم کے پالنے والے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجراسود پر پہنچکر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے (استلام کیجئے) اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور اب ملتزم کے پاس کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھئے۔

اطلاع! حجراسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان میں جو جگہ ہے اسے ملتزم کہتے ہیں۔

دُعَاءُ الْمُلْتَزَم

مقام ملتزم پر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا

اے اللہ اے (اس) قدیم گھر (خانہ کعبہ) کے مالک ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا کی گردنوں کو اور ہماری

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے (استلام) کیجئے اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

(اللہ تعالیٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے (زیبا) ہیں)

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے اور ساتویں چکر کی دعا نمبر۷ پڑھتے ہوئے ساتواں چکر شروع کیجئے۔

دُعَاءُ الشَّوْطِ السَّابِعِ

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔

اے اللہ میں آپ کی (رحمت کے وسیلہ سے) ایمان کامل اور سچا یقین اور کشادہ رزق (طلب کرتا ہوں) اور جھکنے والا دل اور (آپ کا) ذکر کرنے والی زبان، اور پاک اور حلال ذریعہ کی کمائی (کا خواستگار ہوں) اور خالص (سچی) توبہ اور مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق اور سکرات موت کی آسانی اور مرنے کے بعد مغفرت اور (آپ کی) رحمت (کا امیدوار ہوں) اور وقت حساب درگزر اور معافی (کا خواہاں) اور جنت کے حاصل کرنے میں کامیابی اور دوزخ سے نجات کا طلبگار ہوں، اے زبردست حکم والے اے بڑے بخشنے والے اپنی رحمت سے مغفرت فرمائیے اے میرے

مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ ۝

فرما دیجئے اور میرے گناہوں کی مغفرت فرما دیجئے اے اللہ، میں آپ سے جنت (الفردوس) میں اعلیٰ درجات کا طلبگار ہوں آمین

یہ دعا ختم کر کے مقام ابراہیم کے پاس آ کے دو رکعت نماز پڑھئے، نیت نماز واجب الطواف کی کیجئے اور سلام پھیر کر اس دعا کو پڑھئے۔

دُعَاءِ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ

مقام ابراہیم پر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ

اے اللہ (بیشک) آپ میری پوشیدہ اور کھلی ہوئی باتیں (بخوبی) جانتے ہیں پس (گناہوں کی معافی کے بارے میں) میری معذرت قبول فرمائیے اور آپ میری حاجت سے (اچھی طرح) واقف ہیں پس جو میری طلب ہے اسے پورا فرما دیجئے۔ یا الٰہی جو (عیوب) میرے نفس میں ہیں آپ خوب جانتے ہیں پس میری خطاؤں سے درگذر فرمائیے اور اے میرے پروردگار (بیشک) میں آپ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے قلب میں پیوست ہو جائے اور (ایسا) سچا یقین (چاہتا ہوں کہ) جان لوں کہ جو (اچھی یا بری) بات مجھے پیش آئے وہ مجھے

وَإِخْوَانِنَا وَأَوْلَادِنَا
مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ
وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَ
الْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْإِحْسَانِ
اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا
فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ
اَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ
بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ
يَدَيْكَ اَرْجُوْا رَحْمَتَكَ
وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ
يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ
ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ
وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ
قَلْبِيْ وَتُنَوِّرَ لِيْ فِيْ قَبْرِيْ
وَتَغْفِرَلِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى

ماؤں اور بھائیوں اور ہماری اولاد کی گردنوں
کو دوزخ کی آگ سے آزادی مرحمت فرمائیے
اے صاحب جود و کرم اور اے صاحب فضل و
عطا اے (اپنے بندوں پر) احسان (فرمانے والے)
اے اللہ ہمارے تمام کاموں کو انجام بخیر
فرمائیے اور ہمیں دنیا اور آخرت کی رسوائی
سے بچائیے۔ اے اللہ! میں آپ کا ایک بندہ
ہوں اور آپ ہی کا بندہ زادہ ہوں اور آپکے
(مقدس) گھر کے زیر سایہ کھڑا ہو آپ کے گھر
کی چوکھٹوں سے لپٹ کر گریہ وزاری کر رہا
ہوں اور آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں
اور آپ کے عذاب دوزخ سے خائف اور
لرزاں ہوں اے ہمیشہ سے احسان فرمانے
والے، اے اللہ (بیشک) میں آپ سے
التجا کرتا ہوں کہ جو ذکر یا آپ کی (حمد و ثنا)
کروں اسے قبول فرما کر بلندی پر اٹھائیے اور
میرے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا فرما دیجئے، اور
میرے کاموں میں اصلاح فرمائیے اور میرے
قلب کو (نور معرفت) کے ذریعہ پاک و صاف
فرما دیجئے اور میری قبر کو میرے لئے منور (اور روشن)

دعا روانگی عرفات

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَحَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَارْحَمْنِيْ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ وَبَارِكْ لِيْ سَفَرِيْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵

الٰہی میں نے تیری طرف رُخ پھیرا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری توجہ کی خواستگاری کی ہے۔ میرے گناہوں کی مغفرت کرنا اور میرے حج کو حج مقبول کر، مجھ پر رحم فرما اور محروم و بے نصیب مجھے نہ واپس کر، میرے سفر میں برکت عطا کر اور عرفات میں میری حاجت پوری کر، تو ہر چیز پر قادر ہے۔

داخلۂ عرفات کی دُعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اور کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے

عرفات کی دعا

جو دعا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر سلف سے عرفہ کے روز

بِالصَّالِحِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ
لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا
اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا
فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا
قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ
اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا
وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ
بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا ۝
اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ
وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ
غَيْرَ خَزَايَا وَّلَا مَفْتُوْنِيْنَ ۝

اٰمِيْنَ

يَا

رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝

پہلے سے مقدر تھی اور جو آپ نے میری قسمت میں لکھا ہے اس پر مجھے اپنی طرف سے رضائے کامل عطا فرمایئے کہ آپ ہی دنیا و آخرت میں میرے کارساز (اور نگہبان) ہیں، الٰہی مجھے حالت اسلام میں موت دیجئے اور اپنے نیک بندوں کے زمرہ میں شامل فرما لیجئے، اے اللہ اس (متبرک) جگہ (خانہ کعبہ) کے طفیل آپ ہمارے تمام گناہوں کو بخش دیجئے اور ہماری تمام دشواریوں کو آسان فرما دیجئے اور ہماری تمام حاجتوں کو پورا فرما دیجئے اور ہمارے تمام کام ہم پر آسان فرمایئے اور ہمارے سینوں کو (نور ہدایت قبول کرنے کے لئے) کھول دیجئے، اور ہمارے قلوب کو نور معرفت سے روشن فرما دیجئے اور ہمارے تمام نیک عملوں کو خیر و خوبی کیساتھ انجام تک پہنچا دیجئے، اے اللہ حالت اسلام میں ہماری موت ہو اور اپنے نیک بندوں کے زمرہ میں شامل فرمایئے اور دین و دنیا میں رسوا ہونے اور فتنوں میں پھنسنے سے محفوظ رکھئے، قبول فرمایئے (یہ دعائیں) اے دونوں جہان کے پروردگار (قبول فرمایئے)

وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ
وَمِنْ شَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ تَحَوُّلِ
عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ
وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ
اَهْدِنِیْ بِالْهُدٰی وَاغْفِرْ لِیْ
فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی يَا خَيْرَ
مَقْصُوْدٍ وَاَسْنٰی مَنْزُوْلٍ
بِهٖ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ بِمَا لَدَيْهِ
وَاَعْطِنِی الْعَشِيَّةَ اَفْضَلَ
مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِّنْ
خَلْقِكَ وَحُجَّاجَ بَيْتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَ
مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ وَيَا فَاطِرَ
الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ
ضَجَّتْ اِلَيْكَ الْاَصْوَاتُ
بِصُنُوْفِ اللُّغَاتِ نَسْئَلُكَ
الْحَاجَاتِ وَحَاجَتِیْ اَنْ لَّا
تَنْسَانِیْ فِیْ دَارِ الْبَلَاءِ

اور بُرائی سے اُس چیز کی کہ اُڑاتی ہیں اُس کو
ہوائیں اور بُرائی سے زمانہ کے مہلکات کی
الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری دی
ہوئی تندرستی کے بدلنے سے اور تیرے
اچانک انتقام لینے سے اور تیرے سب
غصہ سے الٰہی مجھ کو نیکی سے ہدایت کر
اور بخش دے میرے گناہ آخرت اور دنیا
کے امور کے اے بہتر اُن لوگوں کے جن کے
پاس کوئی قصد کرے اور اُن کے جن کے
پاس کوئی اُترے اور کریم تر اُن کے جن کے
پاس کی کوئی چیز اُن سے مانگے آج شام کو
تو مجھ کو وہ نعمت عطا کر کہ جو اپنی مخلوق میں سے
اور اپنے گھر کے حاجیوں میں کسی کو تو نے
دی ہو اُس سے افضل ہو، اے ارحم الراحمین
اے اللہ اے بلند کرنے والے درجوں کے
اے اُتارنے والے برکتوں کے اے بنانے
والے زمینوں اور آسمانوں کے فریاد کرتی
ہیں تیرے سامنے اقسام زبانوں سے تجھ سے
ہم حاجتیں مانگتے ہیں اور میری حاجت یہ ہے
کہ تو مجھ کو اس امتحان کے گھر میں مت بھولنا

منقول ہے اُس کا مانگنا بہتر ہے تو یوں دعا مانگنی چاہیئے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ
قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا
وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ
لِسَانِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ
لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ
اَللّٰهُمَّ رَبِّ الْحَمْدُ لَكَ
الْحَمْدُ كَمَا نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا
نَقُوْلُ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ
وَاِلَيْكَ ثَوَابِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ
الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَ
شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ
اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں اُسی کا
خوبی اور سلطنت ہے جلاتا اور مارتا ہے۔
زندہ ہے نہیں مرتا اُس کے قبضہ میں ہے
بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ الٰہی
کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان
میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میری
زبان میں نور الٰہی کھول دے میرا سینہ
اور آسان کر میرے لئے میرا معاملہ الٰہی
پروردگار حمد کی تجھ کو خوبی ہے جیسا ہم
کہتے ہیں اور بہتر اُس سے کہ ہم کہتے ہیں اور
تیرے واسطے ہے میری نماز اور قربانی اور
میرا جینا اور مرنا اور تیری ہی طرف ہے
میری بازگشت اور تیرے ہی سپرد میرا ثواب
دینا الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سینہ کے
وسوسوں اور حال کی پراگندگی اور قبر کے
عذاب سے الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں
بُرائی سے اُس چیز کی کہ داخل ہو رات میں
اور بُرائی سے اُس چیز سے کہ داخل ہو دن میں

لِسَانِيْ فَمَالِيْ وَسِيْلَةٌ
مِّنْ عَمَلِيْ وَلَاشَفِيْعٌ سِوَى
الْاَمَلِ اِلٰهِيْ اِنِّيْ اَعْلَمُ
اَنَّ ذُنُوْبِيْ لَمْ تُبْقِ لِيْ
عِنْدَكَ جَاهًا وَّلَا لِلْاِعْتِذَا
وَجْهًا وَّلٰكِنَّكَ اَكْرَمُ
الْاَكْرَمِيْنَ اِلٰهِيْ اِنْ لَّمْ
اَكُنْ اَهْلًا اَنْ اَبْلُغَ
رَحْمَتَكَ فَاِنَّ رَحْمَتَكَ
اَهْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِيْ وَرَحْمَتُكَ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَّاَنَا شَيْءٌ
اِلٰهِيْ اِنَّ ذُنُوْبِيْ وَاِنْ
كَانَتْ عِظَامًا وَّلٰكِنَّهَا
صِغَارٌ فِيْ جَنْبِ عَفْوِكَ
فَاغْفِرْهَا لِيْ يَا كَرِيْمُ اِلٰهِيْ
اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا اَنَا الْعَوَّادُ
اِلَى الذُّنُوْبِ وَاَنْتَ
الْعَوَّادُ اِلَى الْمَغْفِرَةِ اِلٰهِيْ اِنْ
كُنْتَ لَا تَرْحَمُ اِلَّا اَهْلَ طَاعَتِكَ
فَاِلٰى مَنْ يَّفْزَعُ الْمُذْنِبُوْنَ

تیری زبان بند کردی پس مجھ کو اپنے عمل کا
وسیلہ نہیں اور نہ سوا توقع کے اور کوئی
سفارش کرنے والا الٰہی مجھے معلوم ہے کہ
میرے گناہوں نے تیرے نزدیک میری
قدر کچھ باقی نہیں رکھی اور نہ عذر کرنے
کی کوئی صورت چھوڑی لیکن تو زیادہ
سخیوں سے زیادہ سخی ہے، الٰہی اگر میں
اس قابل نہیں کہ تیری رحمت تک پہنچوں
تو تیری رحمت تو شایاں ہے کہ مجھ تک
پہنچے، الٰہی تیری رحمت ہر چیز کو شامل ہے
اور میں بھی چیز ہوں، الٰہی اگرچہ میرے
گناہ بڑے ہیں لیکن تیرے عفو کے برابر
ہیں، چھوٹے ہیں، پس مغفرت کر دے
میرے گناہوں کو، اے کریم الٰہی تو تو ہی
ہے اور میں میں ہی ہوں، میں گناہوں کی
طرف بار بار رجوع کرتا ہوں اور تو بار بار
مغفرت کی طرف رجوع کرتا ہے، الٰہی اگر
تو اپنے طاعت والوں ہی پر رحم کرے گا
تو گنہگار کس طرف ملتجی ہوں گے، الٰہی میں
تیری طاعت سے قصدًا علیحدہ رہا اور

إِذَا نَسِيَنِيْ أَهْلُ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ
إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى
مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ
وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ
أَمْرِيْ أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ
اَلْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ
الْمُشْفِقُ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ
أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمَسْكِيْنِ
وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ
الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَأَدْعُوْكَ
دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ دُعَاءَ
مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَ
فَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ
جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهٗ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ
رَبِّ شَقِيًّا وَّكُنْ لِيْ رَءُوْفًا
رَّحِيْمًا وَّخَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَ
أَكْرَمَ الْمُعْطِيْنَ إِلٰهِيْ مَنْ مَدَحَ
لَكَ نَفْسَهٗ فَإِنِّيْ لَائِمٌ نَفْسِيْ وَ
إِلٰهِيْ أَخْرَسَتِ الْمَعَاصِيْ

جب کہ مجھ کو دنیا والے بھول جائیں، الٰہی تو میرے کلام سنتا ہے اور میری جگہ دیکھتا ہے اور تو میرے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے اور میرے حال میں سے کچھ تجھ سے چھپا نہیں، الٰہی میں سختی زدہ مفلس فریادی پناہ چاہنے والا خائف ترساں، اپنے گناہ کا اقرار کرنے والا ہوں، تجھ سے مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں اور تیرے سامنے ذلیل کی سی زاری کرتا ہوں اور تجھ کو خوف زدہ ضرر یافتہ کی طرح پکارتا ہوں، ایسے شخص کی طرح کہ جسکی گردن تیرے لئے جھکی ہوا اور اُس کے آنسو تیرے لئے جاری ہوئے ہوں اور اُس کا جسم تیرے واسطے ذلیل ہوا ہوا اور اُسکی ناک تیرے سامنے خاک میں بھری ہو، الٰہی تو مجھ کو اپنے پکارنے میں اور دعا میں محروم مت کر، اور مجھ پر رؤف اور مہربان ہو، اے بہتر اُن لوگوں کے جن سے کوئی مانگے اور اے زیادہ سختی دینے والوں میں سے الٰہی جو تیرے سامنے اپنی تعریف کیا کرے، میں تو اپنے نفس کو ملامت کرتا ہوں، الٰہی گناہوں نے

لِعَبْدٍ مُقِرٍّ لَكَ بِذَنْبِهٖ
خَاشِعٍ لَكَ بِذِلَّتِهٖ مِسْكِيْنٍ
بِجُرْمِهٖ مُتَضَرِّعٍ اِلَيْكَ
مِنْ عَمَلِهٖ تَائِبٍ اِلَيْكَ
مِنْ اِقْتِرَافِهٖ مُسْتَغْفِرٍ لَكَ
مِنْ ظُلْمِهٖ مُبْتَهِلٍ اِلَيْكَ فِي
الْعَفْوِ عَنْهُ طَالِبٍ اِيَّاكَ فِي
اِنْجَاحِ حَوَائِجِهٖ رَاجٍ اِلَيْكَ
فِيْ مَوْقِفِهٖ مَعَ كَثْرَةِ ذُنُوْبِهٖ
فَيَا مَلْجَاَ كُلِّ حَيٍّ وَوَلِيَّ
كُلِّ مُؤْمِنٍ مَنْ اَحْسَنَ
فَبِرَحْمَتِكَ يَفُوْزُ وَمَنْ
اَخْطَاَ فَبِخَطِيْئَتِهٖ يَهْلِكُ
اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ خَرَجْنَا وَ
بِفِنَائِكَ اَنَخْنَا وَاِيَّاكَ اَمَّلْنَا
وَمَا عِنْدَكَ طَلَبْنَا وَلِاِحْسَانِكَ
تَعَرَّضْنَا وَرَحْمَتَكَ رَجَوْنَا وَمِنْ
عَذَابِكَ اَشْفَقْنَا وَاِلَيْكَ بِاَثْقَالِ
الذُّنُوْبِ هَرَبْنَا وَلِبَيْتِكَ الْحَرَامِ
حَجَجْنَا يَا مَنْ يَمْلِكُ حَوَائِجَ

ایسے بندے سے جو تیرے سامنے اپنے گناہ کا مقر ہے اور اپنی ذلت میں خشوع کرنے والا اور اپنے گناہ سے مسکین اور اپنے عمل سے تیرے سامنے تضرع کرنے والا اور ارتکاب معاصی سے تائب اور اپنی زیادتی سے مغفرت چاہنے والا اور اپنی حاجتوں کے پورا ہونے میں تیرا تلاش کرنے والا اور اپنے کھڑے ہونے کی جگہ میں تیری توقع کرنے والا باوجود اپنے بہت سے گناہوں کے، پس اے جائے پناہ ہر زندہ کے اور کارپرداز ہر ایماندار کے ہو اچھا الٰہی ہم تیری طرف نکلے اور تیرے صحن میں قیام کیا اور تجھی سے توقع رکھی اور تیرے پاس کی چیز مانگی اور تیرے احسان کے درپے ہوئے اور تیری رحمت کی توقع کی اور تیرے عذاب سے خوف کیا اور گناہوں کے بوجھوں سمیت تیری طرف کو بھاگے اور تیرے حرمت والے گھر کا حج کیا۔ اے وہ شخص کہ سوال کرنیوالوں کی حاجتوں کا مالک ہے اور چپکے رہنے والوں کے دل کی باتیں جانتا ہے۔ اے وہ شخص

الٰهِيْ تَجَنَّبْتُ عَنْ طَاعَتِكَ
عَمَدًا اَوْ تَوَجَّهْتُ اِلٰى مَعْصِيَتِكَ
قَصْدًا فَسُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمُ
حُجَّتُكَ عَلَيَّ وَاَكْرَمُ عَفْوِكَ
عَنِّيْ فَبِوُجُوْبِ حُجَّتِكَ
عَلَيَّ وَانْقِطَاعِ حُجَّتِيْ عَنْكَ
وَفَقْرِيْ اِلَيْكَ وَغِنَاكَ
اِلَّا غَفَرْتَ لِيْ يَا خَيْرَ
مَنْ دَعَاهُ دَاعٍ وَاَفْضَلَ
مَنْ رَجَاهُ رَاجٍ بِحُرْمَةِ
الْاِسْلَامِ وَبِذِمَّةِ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ
فَاغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ وَ
اصْرِفْنِيْ عَنْ مَوْقِفِيْ هٰذَا
مَقْضِيَّ الْحَوَائِجِ وَهَبْ لِيْ
مَا سَاَلْتُ وَحَقِّقْ رَجَائِيْ
فِيْمَا تَمَنَّيْتُ دَعَوْتُكَ بِالدُّعَاءِ
الَّذِيْ عَلَّمْتَنِيْهِ فَلَا تَحْرِمْنِي
الرَّجَاءَ الَّذِيْ عَرَّفْتَنِيْهِ اِلٰهِيْ
مَا اَنْتَ صَانِعٌ الْعَشِيَّةَ

تیری نافرمانی پر دانستہ متوجہ ہوا پس تو
پاک ہے تیری حجت مجھ پر کتنی بڑی ہے
اور تیرا عفو کرنا مجھ کو کتنا زیادہ کرم ہے
تو جس صورت میں کہ تیری حجت مجھ پر ضروری
ہوئی میری حجت تیرے سامنے جاتی رہی،
اور میں تیرا محتاج ہوں اور تو مجھ سے
بے پروا، تو اب تو مغفرت ہی کر دے
اے بہتر اُن لوگوں سے جن کو کوئی دعا
مانگنے والا پکارے اور افضل اُن سے جن سے
کوئی توقع رکھنے والا توقع رکھے، اسلام کی
حرمت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ
سے میں تیرے سامنے وسیلہ پکڑتا ہوں پس تو
میرے سب گناہ بخش دے اور مجھ کو اس
کھڑے ہونے کی جگہ سے حاجتیں پوری
کر کے لوٹا اور جو کچھ میں نے مانگا وہ مجھ کو
دیدے اور جس چیز کی میں نے تمنا کی
اُس میں میری توقع بجا دے، الٰہی میں نے
تجھ سے وہ دعا مانگی جو تو نے مجھ کو سکھلائی
پس مجھ کو اس توقع سے محروم نہ کر جو تو نے
مجھ کو جتلائی، الٰہی تو آج رات کیا سلوک کریگا.

مُتَوَسِّلٌ اِلَيْكَ عَفْوًا وَّ
قَدْ وَفَدْنَا اِلٰى بَيْتِكَ
الْحَرَامِ وَ وَقَفْنَا بِهٰذِهِ
الْمَشَاعِرِ الْعِظَامِ وَشَهِدْنَا
هٰذِهِ الْمَشَاهِدَ الْكِرَامَ
رِجَاءً لِّمَا عِنْدَكَ فَلَا
تُخَيِّبْ رِجَاءَنَا اِلٰهَنَا
تَابَعْتَ النِّعَمَ حَتّٰى
اِطْمَاَنَّتِ النَّفْسُ بِتَتَابُعِ
نِعَمِكَ وَاَظْهَرْتَ الْعِبَرَ
حَتّٰى نَطَقَتِ الصَّوَامِتُ
بِحُجَّتِكَ وَظَاهَرْتَ الْمِنَنَ
حَتّٰى اِعْتَرَفَ اَوْلِيَاءُكَ
بِالتَّقْصِيْرِ عَنْ حَقِّكَ وَ
اَظْهَرْتَ الْاٰيَاتِ حَتّٰى
اَفْصَحَتِ السَّمٰوٰتُ وَ
الْاَرَضُوْنَ بِاَدِلَّتِكَ
وَقَهَرْتَ بِقُدْرَتِكَ حَتّٰى
خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِكَ
وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِعَظَمَتِكَ

سامنے ہر وسیلہ جو کے لئے معافی ہے اور ہم
تیرے حرمت والے گھر تک آئے اور اُن
مقامات عظیم میں ٹھہرے اور ان زیارات
متبرکہ میں حاضر ہوئے تیرے پاس کی چیز
کی توقع سے پس تو ہماری توقع کو بیکار
مت کر اے ہمارے معبود تو نے اتنی نعمتیں
پے درپے دیں کہ نفس تیری نعمتوں کے
پیہم ہونے سے چین پکڑ گیا اور تو نے
سوچ کے مقام اتنے ظاہر کئے کہ خاموش
چیزیں تیری حجت پر گویا ہوگئیں اور
تو نے احسانات ایسے پے بہ پے کئے کہ تیرے
دوست تیرے حق سے قاصر رہنے کے
معترف ہوئے اور تو نے نشانیاں
اتنی ظاہر کیں کہ آسمان اور زمین
نے بزبان فصیح تیری دلیلیں بیان کیں
اور تو نے اپنی قدرت سے ایسا
دبایا کہ ہر چیز تیری عزت کے
سامنے دب گئی اور سب صورتیں
تیری عظمت کے مقابل
پست ہوگئیں۔

السّائلين ويعلم ضمائر
الصّامتين يا من ليس معه
ربٌّ يدعى يا من ليس
فوقه خالقٌ يخشى ويا من
ليس له وزيرٌ يؤتى ولا
حاجب يرشى يا من لا يزداد
على كثرة السّؤال الّا
جودًا وكرمًا وعلى كثرة
الحوائج الّا تفضّلًا واحسانًا
اللّهمّ انّك جعلت لكلّ
ضيفٍ قرًى ونحن اضيافك
فاجعل قرانا منك الجنّة
اللّهمّ انّ لكلّ وفدٍ جائزةً
ولكلّ زائرٍ كرامةً و
لكلّ سائلٍ عطيّةً و
لكلّ راجٍ ثوابًا ولكلّ
ملتمسٍ لما عندك جزاءً
ولكلّ مسترحمٍ عندك
رحمةً ولكلّ راغبٍ
اليك زلفى ولكلّ

کہ اُس کے ساتھ میں اور کوئی رب نہیں جس سے
کچھ مانگیں اور نہ اُس کے اوپر کوئی پیدا
کرنے والا جس کا خوف کیا جائے اور اے
وہ شخص کہ اُس کا کوئی وزیر نہیں جس کے
پاس جاویں اور نہ اُس کا کوئی دربان جس کو
کچھ رشوت دیں، اے وہ شخص کہ سوال کی
کثرت پر تیرا جود و کرم ہی زیادہ ہوتا ہے
اور حاجتوں کی کثرت پر تیرا فضل و احسان
ہی بڑھتا ہے۔
الٰہی تو نے ہر مہمان کے لئے ایک
دعوت ٹھہرائی ہے اور ہم تیرے مہمان ہیں
تو ہماری دعوت اپنی طرف سے جنت میں کر دے
الٰہی ہر آنے والے کے لئے ایک صلہ ہو
اور ہر سائل کے لئے ایک عطا ہے اور ہر
متوقع کے واسطے ایک ثواب ہے اور
تیرے پاس کی چیز ہر مانگنے والے کو ایک عوض
ہے اور تجھ سے ہر رحم چاہنے والے کو
رحمت ہے اور تیری طرف
ہر رغبت کرنے والے کو
ایک قرب ہے اور تیرے

سَوَالِفَ الْاِجْرَامِ وَلَا تَجْعَلْ
حَظَّنَا فِيْهِ اَنْقَصَ مِنْ حَظِّ
مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ
اِلٰهَنَا اِنَّكَ حَبَّبْتَ التَّقَرُّبَ
اِلَيْكَ بِعِتْقِ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُنَا وَنَحْنُ عَبِيْدُكَ
وَاَنْتَ اَوْلٰى بِالتَّفَضُّلِ
فَاَعْتِقْنَا وَاِنَّكَ اَمَرْتَنَا
اَنْ نَتَصَدَّقَ عَلٰى فُقَرَائِنَا
وَنَحْنُ فُقَرَاءُكَ وَاَنْتَ
اَحَقُّ بِالتَّطَوُّلِ فَتَصَدَّقْ
عَلَيْنَا وَوَصَّيْتَنَا بِالْعَفْوِ
عَمَّنْ ظَلَمَنَا وَقَدْ ظَلَمْنَا
اَنْفُسَنَا وَاَنْتَ اَحَقُّ
بِالْكَرَمِ فَاعْفُ عَنَّا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ
مَوْلَانَا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا بِرَحْمَتِكَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ ۝

اور اُس میں ہمارا نصیب نومسلموں کے
نصیب سے کم مت کر الٰہی ہم میں سے کوئی
اگر اپنا مملوک آزاد کر کے تیرا تقرب حاصل
کرے تو تجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے،
حالانکہ ہم تیرے غلام ہیں اور تو تفضل
کرنے کو اولیٰ ہے تو تو بھی ہم کو آزاد
کر، اور تو نے ہم کو حکم کیا ہے کہ اپنے
جنس کے محتاجوں پر ہم خیرات کریں اور
ہم تیرے محتاج اور انعام کرنے کے
شایان تر ہے۔ پس ہم پر خیرات کر اور تو نے
ہم کو حکم دیا کہ جو کوئی ہم پر ظلم کرے ہم
اس سے درگزر کریں اور ہم نے اپنی
جانوں پر ظلم کیا اور تو کرم کا زیادہ مستحق ہے
پس تو ہم سے درگزر فرما اے رب ہمارے
ہم کو مغفرت کر اور ہم پر رحم کر تو ہمارا آقا ہے
اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں خوبی
اور آخرت میں خوبی اور بچا ہم کو اپنی
رحمت کے طفیل میں
دوزخ کے عذاب
سے۔

اِذَا اَسَاءَ عِبَادُكَ حَلُمْتَ
وَاَمْهَلْتَ وَاِنْ اَحْسَنُوْا
تَفَضَّلْتَ وَقَبِلْتَ وَاِنْ
عَصَوْا سَتَرْتَ وَاِنْ اَذْنَبُوْا
عَفَوْتَ وَغَفَرْتَ وَاِذَا
دَعَوْنَا اَجَبْتَ وَاِذَا نَادَيْنَا
سَمِعْتَ وَاِذَا اَقْبَلْنَا
اِلَيْكَ قَرُبْتَ وَاِذَا وَلَّيْنَا
عَنْكَ دَعَوْتَ اِلٰهَنَا
اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ
الْمُبِيْنِ لِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ قُلْ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا
يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ
فَاَرْضَاكَ عَنْهُمُ الْاِقْرَارُ
بِكَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ بَعْدَ
الْجُحُوْدِ وَاِنَّا نَشْهَدُ لَكَ
بِالتَّوْحِيْدِ مُخْبِتِيْنَ وَلِمُحَمَّدٍ
بِالرِّسَالَةِ مُخْلِصِيْنَ
فَاغْفِرْ لَنَا بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ

جب تیرے بندے بُرا کرتے ہیں تو تو حلم
کرتا ہے اور تاخیر دیتا ہے اور اگر وہ اچھا
کرتے ہیں تو تو فضل کرتا ہے اور قبول کرتا ہے
اور اگر نافرمانی کرتے ہیں تو تو پردہ پوشی
کرتا ہے اور اگر خطا کرتے ہیں تو تو درگزر
کرتا ہے اور بخشتا ہے اور جو ہم دعا مانگتے ہیں
تو تو قبول کرتا ہے اور جب پکارتے ہیں تو
تو سنتا ہے اور جب تیری طرف متوجہ ہوتے
ہیں تو تو نزدیک ہوتا ہے اور جب ہم تجھ سے
پشت پھیرتے ہیں تو تو پکارتا ہے اے ہمارے
معبود تو نے اپنی کتاب ظاہر میں محمد خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ تو کہہ دے کافروں
سے کہ اگر وہ باز آویں تو معاف ہو ان کو جو
ہوچکا اس صورت میں اُن کا انکار کرنے کے بعد
توحید کا اقرار کرنا تجھ کو خوش آیا اور ہم تو تیری
توحید کی گواہی عاجزی کے ساتھ دیتے ہیں
اور محمد کے رسالت کی شہادت
اخلاص کے ساتھ ادا کرتے ہیں پس
اس شہادت کے عوض میں گزشتہ
گناہ ہمارے بخش دے

مزدلفہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ مَطْلُوْبٍ وَ خَیْرُ مَرْغُوْبٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّ لِکُلِّ وَفْدٍ جَائِزَۃً وَ قِرًی فَاجْعَلْ قِرَایَ فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ قُبُوْلَ تَوْبَتِیْ وَالتَّجَاوُزَ وَ اَنْ تَجْمَعَ عَلَی الْھُدٰی اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ حَجَّتْ لَکَ الْاَصْوَاتُ بِالْحَاجَاتِ وَ اَنْتَ تَسْمَعُھَا وَلَا یُشْغِلُکَ شَانٌ عَنْ شَانٍ وَ حَاجَتِیْ اَنْ لَّا تُضَیِّعَ تَعَبِیْ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ ھٰذَا الْمَوْقِفِ الشَّرِیْفِ وَارْزُقْنِیْ ذَالِکَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ فَاِنِّیْ لَا اُرِیْدُ اِلَّا

الٰہی میرا سب سے بہتر مطلوب و مرغوب تو ہی ہے، الٰہی ہر آنے والے کے لئے انعام و مہمان نوازی ہے تو آج کے دن اس جگہ میری مہمانی یہ فرما کہ میری توبہ قبول فرما اور میری خطاؤں سے درگزر فرما اور میرے کام کو ہدایت پر جمع فرما دے۔

الٰہی آج آوازیں اپنی حاجتوں کے مانگنے میں بلند ہو رہی ہیں، اور تو انھیں سن رہا ہے اور تجھ کو ایک حال دوسرے حال سے بے خبر نہیں کرتا میری یہ حاجت ہے کہ میری تکلیف سفر اور اور مشقت کو برباد نہ کر اور مجھے ان لوگوں میں نہ رکھ جو تیری رحمت سے محروم ہوئے۔ الٰہی اس وقت کی میری آخری حاضری نہ ہو بلکہ جب تک زندہ رہوں بار بار حاضری کی نعمت پاؤں، میں صرف

اور دعائے خضر علیہ السلام بھی کثرت سے پڑھتا رہے اور وہ یہ ہے

يَا مَنْ لَّا يَشْغَلُهُ شَانٌ عَنْ شَانٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ يَا مَنْ لَّا تُغَلِّطُهُ الْمَسَائِلُ وَلَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهِ اللُّغَاتُ يَا مَنْ لَّا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ وَلَا تُضْجِرُهُ مَسْئَلَةُ السَّائِلِيْنَ اَذِقْنَا بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ ۔

اے وہ شخص کہ نہیں روکتا ہے اُس کو ایک حال دوسرے کے حال سے اور نہ ایک عرض کا سننا دوسرے کے سُننے سے اور نہ مشتبہ ہوتی ہیں اُس پر آوازیں، اے وہ شخص کہ نہیں دھوکا دیتے ہیں اس کو بہت سے سوال اور نہ مختلف ہوں اُس کے نزدیک بہت سی زبانیں، اے وہ شخص کہ نہیں تھکانا اصرار ہٹ کرنے والوں کا اور نہیں تنگ کرتا اُس کو سوال سائلوں کا چکھا ہم کو اپنے عفو کی سردی اور اپنی رحمت کی حلاوت ۔

اور اس کے سوا جو دعا اُس کو معلوم ہو پڑھے اور مترجم کی دانست میں دعائے حزب الاعظم بہت عمدہ ہے کہ ادعیۂ قرآن و حدیث کو شامل ہے اور اپنے لئے اور ماں باپ کے لئے اور سب مسلمان مردوں عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کرے اور دعا میں خوب الحاح کرے اور بہت بڑی رغبت سے مانگے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی بڑی چیز نہیں اور مطرف بن عبد اللہ نے عرفہ میں یہ کہا تھا کہ الٰہی تو میری جہت سے سب لوگوں کو نامنظور نہ کرنا۔ اور بکر مزنی نے کہا ہے کہ ایک شخص نے ذکر کیا کہ جب میں نے عرفات والوں کو دیکھا تو یہ گمان کیا کہ اگر میں اُن میں نہ ہوتا تو سب کی مغفرت ہو جاتی ۔

دُعاءِ اکرام

أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ
الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ
الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ
أَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ
وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ
الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَأَدْعُوْكَ
دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ
وَدُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ
رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ
عَبْرَتُهٗ ذَلَّ لَكَ جَسَدُهٗ
وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا
وَّكُنْ لِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا
يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ
وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور میں ہوں مصیبت زدہ محتاج فریادی
پناہ جو ترساں و ہراساں اقرار کرنیوالا
ماننے والا، اپنے گناہ کا سوال کرتا ہوں
تجھ سے سوال بیکس کا سا گڑگڑاتا ہوں
تیرے سامنے گڑگڑانا گناہگار ذلیل
کا سا، اور طلب کرتا ہوں تجھ سے
طلب کرنا خوف زدہ آفت رسیدہ کا سا
اور طلب کرنا اس شخص کا سا کہ جھکی ہوئی
ہو تیرے سامنے گردن اس کی اور بہہ رہے
ہوں آنسو اس کے اور فروتنی کئے ہوئے
ہو وہ تیرے سامنے اور رگڑتا ہو تیرے
سامنے ناک اپنی، یا اللہ نہ کر مجھے تجھ سے
دعا مانگنے میں ناکام اور ہو جا میرے
واسطے بہت مہربان رحیم ان سب سے بہتر
جن سے مانگا جائے اور اے سب دینے
والوں سے بہتر۔ اے ارحم الراحمین

رَ حْمَتَكَ وَلَا أَبْتَغِي
لَّا رِضَاكَ وَاحْشُرْنِي
فِي زُمْرَةِ الْمُخْبِتِيْنَ
الْمُتَّبِعِيْنَ لِأَمْرِكَ
الْعَامِلِيْنَ بِفَرَائِضِكَ
الَّتِي جَاءَ بِهَا
كِتَابُكَ وَحَثَّ عَلَيْهَا
رَسُوْلُكَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
السَّلَامُ

تیری رحمت کا خواستگار اور تیری رضا
کا، خواہش مند ہوں، میرا حشر ان
لوگوں کے ساتھ ہو جو تیری جناب میں
عاجزی کرتے ہیں اور تیرے حکم کی
پیروی کرتے ہیں اور تیرے وہ فرائض
ادا کرتے ہیں جنھیں تیری کتاب قرآن
مجید نے بتایا اور تیرے رسولؐ نے
ان کی بجا آوری کی تاکید فرمائی
رسول اللہ پر تیری رحمت اور سلام۔

رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے ہمارے پروردگار اور ہم کو وہ چیز بھی دیجئے جس کا ہم سے اپنے پیغمبروں کی معرفت آپ نے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو قیامت کے روز رسوا نہ کیجئے یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

اے رب ہمارے تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے رب ہمارے بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے آگے پہنچے ایمان میں اور نہ کر ہمارے دلوں میں کدورت ایمان والوں کے ساتھ، اے رب ہمارے تو بہت مہربان رحم والا ہے

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اے رب ہمارے کامل کر دے ہمارے لئے ہمارا نور اور بخش دے ہمیں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں علم نافع، اور رزق کشادہ، حلال طیب اور شفا ہر مرض سے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حَجًّا مَّبْرُوْرًا

اے اللہ عنایت کر مجھے حج مقبول اور

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	اور تمام تعریف تو اللہ رب العالمین ہی کیلئے
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	اے ہمارے رب ہم سے قبول کرلے بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہی،
وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝	اور توبہ قبول کر یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِیْ فِیْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ" فَاَدْعُوْكَ هٰهُنَا فَاغْفِرْ لَنَا كَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝	اے اللہ تو نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہو کہ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا"۔ اب میں تجھ سے دعا کرتا ہوں جیسا تو نے ہم کو حکم دیا ہے پس ہماری مغفرت فرما بیشک تو دینے والا ہے اور تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا
رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝	اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو سُنا کہ وہ ایمان لانے کے واسطے اعلان کر رہے ہیں کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے پروردگار پھر ہمارے گناہوں کو بھی معاف کر دے اور ہماری بدیوں کو بھی ہم سے زائل کر دیجئے اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دے دیجئے۔

اِكْرَامُ الدِّيْنِ اَحْمَدَ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَشَائِخِهٖ وَاَسَاتِذَتِهٖ وَاٰبَائِهٖ وَاُمَّهَاتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاِخْوَانِهٖ وَاَخَوَاتِهٖ وَاَقَارِبِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَمَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ لِيُحْسِنَ بِالدُّعَاءِ الصَّالِحِ اِلَيْهِ وَمَنْ قَرَأَ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا اَوْ مَنِ اسْتَغْفَرَ لَهٗ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

رَبِّ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ۔

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اکرام الدین احمد کی اور اُس کے والدین کی اور اس کے مشائخ کی اور اسکے اساتذہ کی اور اجداد وجدات کی اور اس کی بیویوں کی اور اولاد کی، اور بھائیوں کی اور بہنوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کی اور جو شخص اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے کندھوں تک تاکہ اسکے لئے اچھی دعا کرے اور جو فاتحہ یا کچھ زیادہ پڑھے اور جو شخص اس کے لئے استغفار کرے کھڑے ہو کر اور تمام مومنین اور مومنات اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے۔

اے خدا مجھ کو، میرے والدین کو اور سب مسلمانوں کو قیامت کے دن بخش دے

اے خدا میری اولاد کو میرے لئے صالح بنا دے۔

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیری محبت اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کی محبت جو قریب کردے تیری محبت سے۔

اور درود بھیج حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَزِيَارَةً مَّقْبُوْلَةً شُعْثًا تَفِلًا
مُشَاةً حُفَاةً كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ
وَسَعْيًا مَّشْكُوْرًا ۝

زیارت مقبول، بکھرے ہوئے بال میلے کچیلے، پیدل ننگے پیر بار بار اور فرمائیے سعی مشکور۔

وَعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّاَوْلَادًا
صَالِحًا حَافِظًا عَالِمًا فَقِيْهًا قِيَامًا
وَصِيَامًا وَّذُرِّيَّةً طَيِّبَةً صَالِحَةً
عَالِمَةً بِالْكِتَابِ السُّنَّةِ حَافِظَةً
وَتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّرَاحَةً
عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً
بَعْدَ الْمَوْتِ وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ
يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ
يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى
النُّوْرِ وَاجْعَلْ مَوْتَ عَبْدِكَ
الضَّعِيْفِ فِيْ دَارِ السَّلَامِ
لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

اور عمل مقبول اور اولاد صالح، حافظ عالم، فقیہہ، نمازی والے، روزہ دار (اور صنف اناث سے بھی اسی طرح) اور عطا کر دیجئے مجھے خالص توبہ اور آرام موت کے وقت اور رحمت اور مغفرت موت کے بعد اور ایسی تجارت جس میں گھاٹا نہ ہو، اسے جاننے والے اس چیز کے جو سینوں میں ہے نکال مجھ کو اے اللہ تاریکیوں سے نور کی طرف اور کیجیو کمزور بندہ کی موت دار السلام میں حضور صلعم کے قول کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے۔

مَنْ مَاتَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ
حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ
لَا عَذَابَ

جو شخص کسی حرم میں حرمین شریفین سے وفات پائے حج یا عمرہ کرتے ہوئے اٹھائے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس طور سے کہ حساب نہ ہوگا اور نہ عذاب

اَللّٰهُمَّ اغْفِرِ الْمُذْنِبَ الذَّلِيْلَ

اے اللہ معاف کر دے گنہگار ذلیل

منظوم مناجات

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَنْتَ مَوْلَاهٗ	حاضر ہوں میں حاضر ہوں تو مولا میرا ہے
فَارْحَمْ عُبَيْدًا اِلَيْكَ مَلْجَاهٗ	پس رحم کر بندے پر کہ تو اسکی جائے التجا ہے
يَا ذَا الْمَعَالِيْ عَلَيْكَ مُعْتَمَدِيْ	اے بزرگی والے تجھی پر مجھے بھروسا ہے
طُوْبٰى لِمَنْ كُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاهٗ	خوشا حال اس کا جس پر تو مہربان ہے
طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ نَادِمًا اَرِقًا	خوشا حال اس کا کہ نادم ہے اور بیدار
يَشْكُوْ اِلٰى ذِي الْجَلَالِ بَلْوَاهٗ	شکایت کرتا ہے خدائے بزرگ سے اپنی مصیبت کی
مَا بِهٖ عِلَّةٌ وَّلَا سُقْمٌ	نہ اسے کچھ بیماری ہے اور نہ برائی
اَكْثَرُ مِنْ حُبِّهٖ لِمَوْلَاهٗ	اسکی محبت کا زیادہ حصہ اُسکے مالک کیلئے ہے
اِذَا خَلَا فِي الظَّلَامِ مُبْتَهِلًا	جب خلوت میں جاتا ہے تاریکی میں گڑگڑاتا ہوا
اَجَابَهُ اللّٰهُ ثُمَّ لَبَّاهٗ	قبول کرتا ہے اللہ اسکی زاری اور لبیک کہتا ہے
سَاَلْتَ عَبْدِيْ وَاَنْتَ فِيْ كَنَفِيْ	سوال کیا تم نے اے بندے میرے اور تو میری حمایت میں ہے
وَكُلُّ مَا قُلْتَ قَدْ سَمِعْنَاهٗ	اور جو کچھ کہا تو نے خوب سنا میں نے
صَوْتُكَ تَشْتَاقُهٗ مَلَائِكَتِيْ	تیری آواز کے مشتاق ہیں میرے فرشتے
فَذَنْبُكَ الْاٰنَ قَدْ غَفَرْنَاهٗ	پس گناہ تیرے اب بیشک بخشدئیے میں نے
فِيْ جَنَّةِ الْخُلْدِ مَا تَمَنَّاهٗ	بہشت دائمی میں جو آرزوئیں تو نے کی ہیں
طُوْبَاهٗ طُوْبَاهٗ ثُمَّ طُوْبَاهٗ	خوشخبری ہے تیرے لئے خوشخبری پر خوشخبری

فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ
وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
فِي النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ
سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَ
الْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ
الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَّلَمْ
اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْحَيٰوةِ
رُؤْيَتَهٗ وَارْزُقْنِيْ مُحَبَّتَهٗ
وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاسْقِنِيْ
مِنْ حَوْضِهٖ شَرَابًا مَّرِيْئًا
سَائِغًا هَنِيْئًا لَّا نَظْمَاُ بَعْدَهٗ
اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پہلوں کے درمیان اور درود بھیج حضرت
سیدنا محمدؐ پر پچھلوں کے درمیان اور درود بھیج
حضرت سیدنا محمدؐ پر تمامی انبیا کے درمیان
اور درود بھیج سیدنا حضرت محمدؐ پر سب رسولوں کے درمیان
اور درود بھیج حضرت سیدنا محمدؐ پر گروہ برتر فرشتوں کے
درمیان قیامت کے دن تک ۔ اے اللہ دے
سیدنا حضرت محمدؐ کو وسیلہ اور بزرگی اور
اور بلندی قدر کی اور درجہ بڑا اور ان کو
مقام محمود میں اُٹھائیے ۔ اے اللہ میں
ایمان لایا ساتھ حضرت سیدنا محمد صلعم کے
حالانکہ میں نے نہ دیکھا ان کو پس نہ محروم
رکھ زندگی میں ان کی زیارت سے اور
عنایت کر مجھے محبت ان کی اور وفات
دے مجھے ان کے دین پر اور پلا تو مجھے
حوض سے ان کے ایسا پینا سیراب کرنیوالا
گلے سے اچھی طرح اُترنے والا گوارہ ہونیوالا کہ
پیاسے نہ ہوں ہم بعد اسکے کبھی تو ہی ہے ہر چیز پر
قادر ، اور آخری دعا ہماری یہ ہے کہ
تمام تعریف اللہ رب العالمین ہی کے
لئے ہے ۔

لَشَرُّ النَّاسِ اِنْ لَّمْ تَعْفُ عَنِّیْ

اور اگر خدا نخواستہ تو نے معاف نہ کیا تو میں سب لوگوں سے برا ہوں گا۔

وَمَالِیْ حِیْلَۃٌ اِلَّا رَجَاۗئِیْ
یَعْفُوُکَ اِنْ عَفَوْتَ وَحُسْنُ ظَنِّیْ

میرے لئے کوئی تدبیر سوائے امید معافی کے اور کوئی نہیں ہے اگر معاف فرمایئے اور میرا اچھا گمان

اِلٰھِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ
بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ

اے اللہ مجھ کو ہر تنگی سے نجات دے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے طفیل میں جو سب کے مولیٰ ہیں۔

وَھَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَتِہٖ قَرَارًا
وَبِاِیْمَانٍ وَّدَفْنٍ بِالْبَقِیْعِ

اور مجھ کو مدینہ میں قرار ورہنے کی جگہ ہو۔
اور ایمان کی موت و دفن بقیع میں

یَا مَنْ یَّرٰی مَا فِی الضَّمِیْرِ وَیَسْمَعُ

اے وہ ذات جو پوشیدہ حالت کو دیکھتا اور سنتا ہے۔

اَنْتَ الْمُعِدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ

تو ہی مہیا کرنیوالا ہو جن چیزوں کی امید کیجاتی ہے

یَا مَنْ یُّرَجّٰی لِلشَّدَائِدِ کُلِّھَا

اے وہ ذات جس سے ہر مشکل کے چھٹکارے کی امید کی جاتی ہے۔

یَا مَنْ اِلَیْہِ الْمُشْتَکٰی وَالْمَفْزَعُ

اے وہ ذات جس کے پاس شکایت اور پناہ کی جگہ ہے

یَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِہٖ فِیْ قَوْلِ کُنْ

اے وہ ذات جس کے رزق کے خزانے صرف کن کہنے میں ہیں۔

اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَیْرَ عِنْدَکَ اَجْمَعُ

نعمت فرما اسلئے کہ تمام نعمتیں تیرے پاس ہیں

مَالِیْ سِوٰی فَقْرِیْ اِلَیْکَ وَسِیْلَۃٌ

میرے لئے سوا اپنی محتاجی کے تجھ تک پہنچنے کا

سَلْنِیْ بِلَا حَشْمَۃٍ وَّلَا رُھْبٍ وَلَا تَخَفْ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ	مانگ مجھ سے بلا شرم اور خوف کے اور نہ ڈر کہ بیشک میں معبود برحق ہوں
اِلٰھِیْ تُبْتُ مِنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ بِاِخْلَاصٍ رَجَاءٍ لِلْخَلَاصِیْ	خداوندا میں ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں اخلاص کیساتھ اس امید پر کہ آپ عذاب سے چھٹکارہ دیں گے۔
اَغِثْنِیْ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ بِفَضْلِکَ یَوْمَ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ	اے فریادرس اُس دن فریاد کو پہنچیے جس دن پیشانی کے بل پکڑے جائینگے
اِلٰھِیْ عَبْدُکَ الْعَاصِیْ اَتَاکَ مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ	اے اللہ تیری درگاہ میں بڑا گنہگار بندہ آیا ہے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے اور تجھ سے دعا کرتے ہوئے۔
فَاِنْ تَرْحَمْ فَاَنْتَ لِذَاکَ اَھْلٌ وَاِنْ تَغْضَبْ فَمَنْ یَّرْحَمْ سِوَاکَ	پس رحم کر تو کہ اس کا تو اہل ہے اور اگر غصہ ہوا تو تیرے علاوہ کون رحم کریگا
اِلٰھِیْ لَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنِّیْ مُقِرًّا بِالَّذِیْ قَدْ کَانَ مِنِّیْ فَکَمْ مِنْ زَلَّۃٍ لِّیْ فِی الْخَطَایَا عَفَوْتَ وَاَنْتَ ذُوْ فَضْلٍ وَّمَنٍّ یَظُنُّ النَّاسُ بِیْ خَیْرًا وَّاِنِّیْ	اے الٰہی مجھ کو عذاب نہ دے کیونکہ میں جو کچھ مجھ سے ہوا اس کا اقرار کر رہا ہوں کیونکہ بہت سی خطائیں اور لغزشیں تو نے معاف کردیں اور تو فضل احسان والا ہے لوگ میرے ساتھ اچھائی کا گمان کرتے ہیں

حَاشَا لِمَجْدِكَ اَنْ تُقَنِّطَ عَاصِيًا	تیری بزرگی سے دور ہے کہ گنہگاروں کو محروم کرے
اَلْفَضْلُ اَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ اَوْسَعُ	(کیونکہ فضل تیرے پاس بہت زیادہ ہے۔ اور بخشائش بہت کشادہ اور گنجائش دار ہیں۔
بِالذُّلِّ قَدْ وَافَيْتُ بَابَكَ عَالِمًا	ذلت وخواری کے ساتھ میں تیرے دروازہ پر آیا جان کر کہ
اِنَّ التَّذَلُّلَ عِنْدَ بَابِكَ يَنْفَعُ	بیشک ذلت وخواری تیرے دروازہ پر نفع دیتی ہے۔
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ	پھر رحمت کاملہ نازل ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر۔
خَيْرِ الْخَلَائِقِ شَافِعًا وَّمُشَفَّعُ	جو بہترین مخلوق اور شفاعت کرنے والے ہیں اور ان کی شفاعت مقبول ہو۔

سَاَلْتُ اِلٰهِيْ قَبْلَ مَوْتِيْ نَظْرَةً	مانگا میں نے اے معبود میرے (تجھ سے) اپنے مرنے سے پہلے ایک مرتبہ دیکھنا۔
اِلٰى طَيْبَةِ الْفَيْحَاءِ وَالْقُبَّةِ الْخَضْرَا	طرف طیبہ خوشگوار قبہ سبز کے۔
وَاَدْخُلُ مِنْ بَابِ السَّلَامِ مُسَلِّمًا	اور داخل ہونے میں (حرم نبوی میں) — باب السلام سے سلام پڑھتے ہوئے۔
عَلَى الْمُصْطَفَى الْهَادِيْ وَاَفُوْزُ بِالْبُشْرٰى	اوپر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت کرنے والے خلق کے اور خوش ہوں میں خوشخبری مغفرت کے ساتھ۔

نِبَالِاِفْتِقَارِ اِلَيْكَ رَبِّیْ اَضْرَعُ	اپنی احتیاج ہی کو ذریعہ بنا کر اے میرے پروردگار تیرے پاس گڑگڑاتا ہوں۔
مَالِیْ سِوٰی قَرْعِیْ لِبَابِكَ حِيْلَةٌ	میرے واسطے سوا تیرے دروازہ کھڑکھڑانے کے کوئی حیلہ نہیں۔
فَاِنْ رُدِدْتُّ فَاَیَّ بَابٍ اَقْرَعُ	پھر اگر پلٹا جاؤں تو کس کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں۔
وَمَنِ الَّذِیْ اَدْعُوْا وَاَهْتِفُ بِاِسْمِهٖ اِنْ کَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِيْرِكَ يُمْنَعُ	اور کون ہے جس کا نام لے لے کر پکاروں۔ اگر تیرا فضل تیرے فقیر سے روک دیا جاوے
اِنْ کَانَ لَا يَرْجُوْكَ اِلَّا مُحْسِنٌ	اگر تیرے فضل کی امید داری سوائے نیکوں کے نہیں کر سکتا۔
فَالْمُذْنِبُ الْعَاصِیْ اِلٰی مَنْ يَّرْجِعُ وَجَعَلْتُ مُعْتَمِدِیْ عَلَيْكَ تَوَكُّلًا وَبَسَطْتُّ كَفِّیْ سَائِلًا اَتَضَرَّعُ	تو تیرا گنہگار نافرمان بندہ کس کے پاس جائے اور میں نے تجھ پر یقین رکھ کے بھروسہ کر لیا ہے۔ اور ہاتھ پھیلا کر عاجز ہو کر مانگنے والا ہوں۔
فَبِحَقِّ مَنْ اَحْبَبْتَهٗ وَبَعَثْتَهٗ وَاَجَبْتَ دَعْوَةَ مَنْ بِهٖ يَتَشَفَّعُ اِجْعَلْ لَنَا مِنْ کُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَالْطُفْ بِنَا يَا مَنْ اِلَيْهِ الْمَرْجِعُ	ہاں اس شخص کے وسیلہ سے جس کو تو نے محبوب بنا کر بھیجا ہے۔ اور تو نے اس شخص کی دعا قبول کی جو ان کو سفارشی لایا ہے۔ ہم کو ہر تنگی سے چھٹکارہ دے اور مہربانی فرما ہمارے ساتھ اے وہ ذات جس کی طرف بازگشت ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّيْ وَالصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلُ لَيْسَ لِيْ حُسْنُ الْعَمَلِ كَيْفَ النَّجَاةُ يَا رَسُوْلُ	سلام اور درود ہو میری طرف سے تم پر یا رسولؐ میرا کوئی اچھا عمل نہیں تو کیونکر نجات ہو گی اے اللہ کے رسولؐ
اَنْتَ خَيْرُ الْخَلْقِ خَيْرُ الْاَنْبِيَا خَيْرُ الرُّسُلِ مَصْدَرُ الْخَيْرَاتِ مَحْمُوْدُ الصِّفَاتِ يَا رَسُوْلُ	آپ بہترین مخلوق، بہترین نبی، بہترین رسول ہیں اچھائیوں کے نکلنے کی جگہ اچھے صفات والے ہیں آپ اے رسول صلعم
اَنْتَ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ نَحْنُ قَوْمٌ سَائِلُوْنَ مِنْ نِصَابِ الْفَضْلِ شَيْئًا فِي الزَّكٰوةِ يَا رَسُوْلُ	آپ بخشنے والے کریم ہیں اور ہم سوال کرنیوالے فضل کے نصاب سے زکوٰۃ میں کچھ عطا ہو اے رسولؐ۔
سَلَّمَ اللّٰهُ عَلٰى رُوْحِكَ وَصَلّٰى دَائِمًا كُلَّ سَاعَاتِ النَّهَارِ وَالْبَيَاتِ يَا رَسُوْلُ	اللہ تعالیٰ سلامتی و درود بھیجے آپ پر ہمیشہ دن رات کے ہر ساعت میں اے رسول صلعم

وَاَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُكَ قَاصِدًا	اور کہوں میں اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آیا ہوں میں آپ کی خدمت میں اس اس ارادے سے کہ۔
كُنْ لِيْ شَفِيْعًا يَّا اَجَلَّ الْوَرٰى قَدْرًا	ہوں آپ میرے لئے شفاعت کرنے والے اے تمام مخلوق میں بہت بزرگ اور قدر والے
مَقَامُكَ مَحْمُوْدٌ وَّ اَنْتَ مُحَمَّدٌ	آپ کا مقام محمود ہے اور آپ محمد ہیں صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔
وَرَبُّ الْعَرْشِ اَتَاكَ حَوْضًا وَّكَوْثَرًا	اور پروردگار عرش نے آپ کو حوض کوثر اور خیر کثیر عطا فرمایا ہے۔

كَمْ قَدْ زَلَلْتُ فَلَمْ اَذْكُرْكَ فِيْ زَلَلِيْ	اے ذات پاک میں نے کتنی مرتبہ لغزشیں کیں اور کبھی اپنی لغزش پر تجھے یاد نہیں کیا
وَاَنْتَ يَا مَالِكِيْ بِالْغَيْبِ تَذْكُرُنِيْ	اور اے میرے مالک تو نے مجھے ہمیشہ غائبانہ یاد کرتا رہا۔
كَمْ اَكْشِفُ السِّتْرَ جَهْلًا عِنْدَ مَعْصِيَتِيْ	میں اپنی جہالت سے کتنی مرتبہ گناہوں کے ساتھ اپنی پردہ دری کر چکا ہوں
وَاَنْتَ تَلْطُفُ بِيْ حِلْمًا وَّتَسْتُرُنِيْ	اور تو اپنے حلم کے ساتھ مجھ پر لطف مہربانی کرتا ہے اور میری پردہ پوشی کرتا ہے۔

آ لپٹ لوں تجھ سے میں با قلبِ حزیں
جانے تجھ سے پھر لپٹنا ہو کہ قسمت میں نہیں

الوداع اے حصرۂ جبرئیل رخصت اے مطاف
چھوڑتا ہوں ہاتھ سے باچشمِ پُرنم اب غلاف

زمزمی رحمت ہو تجھ پر میں تو اب واپس چلا
رو برو ئے کعبہ مجھ کو کاسئہ آخر ملا

الوداع اے چاہِ زمزم، رخصت اے آبِ طہور
تجھ کو پینا دل کی ٹھنڈک، دیکھنا آنکھوں کا نور

اے اِلٰہ الخلق، ربِ البیت۔ ربِ دوجہاں
یہ دعا ہے آخری میری کہ پھر لانا یہاں

پڑھ چکا ہوں آخری جب واجب خلف المقام
ذرّہ ذرّہ کو کہا میں نے وداعی اَلسّلام

وَبِاللہ التّوفیق وھو حسبنا ونعم الوکیل ونعم الرفیق
والصّلوٰۃ والسّلام علی النّبیّ الاُمّیّ وعلیٰ آلہٖ
واصحابہٖ وبارک وسلم وَاخر دعوانا
ان الحمد للہ ربّ العلمین ۰

وداعِ کعبہ

الوداع اے خانہ کعبہ الوداع
الفراق اے خانہ کعبہ الفراق

(حضرت عروج قادری)

رخصت اے رُکنِ یمانی، رخصت اے سنگِ سیاہ
یاد رکھنا میرے آنسو، یاد رکھنا میری آہ

اے حطیمِ پاک رخصت تجھ سے بھی ہوتا ہوں میں
لب پہ آہِ سرد ہے، دُھنتا ہوں سر، روتا ہوں میں

رخصت اے محرابِ رحمت، الوداع اے بام و در
رخصت اے دیوارِ کعبہ، الوداع اے پاک گھر

الفراق اے رکنِ شامی، الوداع اے مستجار
چُبھ رہے ہیں دل میں کانٹے ہو رہا ہوں بے قرار

چھوٹ کر سب سے چلا ہوں، رخصت اے رکنِ عراق
مختصر یہ ہو رہا ہے، ہجرِ کعبہ دل پہ شاق

الوداع اے بابِ کعبہ، الوداع اے ملتزم
یاد رکھنا گریۂ شب، نالہائے صبحدم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تتمہ

ذیل میں چند اشعار ضرورتاً اور شوقاً بطور "عرض غریب" اور چند صیغہ ہائے درود شریف تبرکاً اور تیمناً بطور "نذر غریب" پیش کرتا ہوں کہ ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میرا ملجا و ماوی ہے۔ ھُوَسَیِّدِیْ وَسَنَدِیْ ھُوَحَسْبِیْ وَشَفِیْعِیْ ھُوَالَّذِیْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

اَنْتَ الشَّفِیْعُ وَاٰمَالِیْ مُعَلَّقَۃٌ	آپ ہی میرے شفیع ہیں اور میری امیدیں آپ ہی سے وابستہ ہیں۔
وَقَدْ رَجَوْتُکَ یَاذَاالْفَضْلِ تَشْفَعُ لِیْ	کہ اے فضل و احسان کرنے والے آپ ہماری شفاعت ضرور فرمائیں گے

الحمد للہ کہ کتاب الحج ختم ہوئی۔ اس کتاب کا جزو ثانی "کتاب الزیارۃ"
عنقریب ہدیۂ ناظرین ہوگی

اللہ کا بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام احقر الانام اکرام الدین احمد نام
دار الاربعین سکندر منزل پرتاب گڈھ مقام، اللہ کرے مدینہ منورہ
اس کا دار الحشر والقیام کان اللہ لہ ولابائہ ولاولادہ اجمعین
والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام ـ

(مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ)

عَلٰى نَفْسِىْ تَضِيْمُ وَلَا تُضَامُ	اور اپنے اس نفس کے مقابلہ میں آپ سے امداد کا طالب ہوں جو ظالم ہے مظلوم نہیں
رَسُوْلَ اللهِ جِئْتُكَ مُسْتَجِيْرًا	اے خدا کے رسول۔ میں آپ کے دامن میں چھپنے کے لئے حاضر ہوا ہوں
وَرَبِّیْ مُسْتَجِیْرُكَ لَا یُضَامُ	اور خدا کی قسم جو آپ کے دامن میں چھپتا ہو وہ کسی سے ذلیل نہیں ہوتا۔
رَسُوْلَ اللهِ جِئْتُ اِلَیْكَ ضَیْفًا	اے خدا کے رسول میں آپ کا مہمان ہوں
وَحَقُّ الضَّیْفِ یَعْرِفُهُ الْكِرَامُ	اور مہمان کے قدر سے کریم لوگ خوب واقف ہیں
قَدِمْتُ اِلَیْكَ مِسْكِیْنًا فَقِیْرًا	میں بحالت مسکنت وفقر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں
وَزَادُ النَّفْسِ اٰثَامٌ عِظَامُ	اور میرے نفس کے پاس بجائے زادراہ کے بڑے بڑے گناہ ہیں۔
غَرِیْبٌ جَاءَ مِنْ اَرْضٍ غَرِیْبٍ	میں ایک پردیسی ہوں جو دور دراز مقام سے آیا ہوں۔
وَلَیْسَ لَهٗ رِفَاقٌ اَوْ نِدَامُ	اور نہ میرا کوئی رفیق ہے نہ ساتھی
وَمَسَّتْهُ الْبَلَایَا وَالرَّزَایَا	مجھ کو مصائب اور حوادث نے ستایا ہے
یُقَلِّبُهُ الْبِسَاطُ فَلَا یَنَامُ	میں اپنے بستر پر پڑا ہوا کروٹیں لیتا رہتا ہوں اور بالکل نیند نہیں آتی
مَرِیْضٌ اَقْلَقَتْهُ شُؤُوْنُ نَفْسِیْ	میں ایسا بیمار ہوں کہ جس کو نفس کے حالات نے پریشان کر رکھا ہے۔

هٰذَا نَزِيْلُكَ اَضْحٰى لَا مَلَاذَ لَهٗ

اَلَّا جَنَابُكَ يَا سُؤْلِيْ وَيَا اَمَلِيْ

یارسول اللہ یہ ایک مسافر و بیکس آپ کے در پر پڑا ہوا اور اس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ سوائے آپ کے درگہہ عالی کے اور آپ ہی میرے مطلوب اور مقصود ہیں۔

ضَيْفٌ ضَعِيْفٌ قَدْ اَنَاخَ بِكُمْ

وَمُسْتَجِيْرٌ بِكُمْ يَا سَادَةَ الْعَرَبِ

ایک ضعیف پردیسی مہمان آپ کے در پر پناہ مانگتا ہوا حاضر ہوا ہے۔ اے بزرگان عرب میں سے سب سے بڑے مہمان نواز

يَا مُكْرِمِيْ لِلضَّيْفِ يَا غَوْثَ الزَّمَانِ وَيَا

غَوْثَ الْفَقِيْرِ وَمَرْمٰى لِقَصْدِ الطَّلَبِ

اے مہماں نواز۔ اے مددگار زمانہ۔ اے غریب نواز آپ میرے مرکز قصد طلب ہیں

هٰذَا مُقَامُ الَّذِيْ ضَاقَتْ مَذَاهِبُهٗ

وَاَنْتُمُوْا فِي الرَّجَا مِنْ اَعْظَمِ السَّبَبِ

یہ وہ مقام ہے کہ بجز آپ کے تمام راستے تنگ و محدود ہیں لہٰذا آپ ہی میری امید برآری فرمائیے۔

حَمَامَةَ الْجَرْعٰى حَوْمَةِ الْجَنْدَلِ اسْجَعِيْ

فَاَنْتِ بِمَرْئٰى مِنْ سُعَادٍ وَّمَسْمَعِ

اے کبوتر وطن خشک حومۃ الجندل کے آواز کر اس واسطے کہ تو وہ ہے کہ سعاد تجھ کو دیکھتی ہے اور آواز تیری سنتی ہے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُكَ مُسْتَعِيْذًا

اے خدا کے رسول میں آپ کی خدمت میں طالب پناہ کی حیثیت سے آیا ہوں۔

عَلَيْكَ صَلٰوةُ رَبِّيْ وَالسَّلَامُ

آپ پر خداوند عالم کی طرف سے درود و سلام نازل ہو

كَئِيْبًا مُسْتَغِيْثًا مُسْتَعِيْنًا

محزون ہوں آپ کی دہائی دے رہا ہوں

فَلَا يَخْلُوْا قُعُوْدٌ اَوْ قِيَامٌ

گناہوں سے نہ میرا بیٹھنا خالی ہے نہ کھڑا ہونا۔

لَقَدْ اَنْفَقْتُ مَالِیْ حُبَّ جَاهٍ
رِيَاءٌ لِّیْ صَلوٰةٌ اَوْصِيَامٌ

میں نے مال خرچ کیا اگر حُبِّ جاہ کی وجہ سے میں نے نمازیں بھی پڑھیں اور روزے بھی رکھے مگر ریا کی غرض سے۔

هَوَائِیْ قَدِ اتَّخَذْتُ اِلٰهَ نَفْسِیْ
فَمَا نَفْسِیْ تُرِيْدُ هُوَ الْمَرَامُ

میں نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے اب میرے مقاصد وہی ہیں جو میرے نفس کی خواہشیں ہیں۔

وَاَیُّ جَرِيْمَةٍ لَمْ اَرْتَكِبْهَا

اور وہ کون سا گناہ ہے جس کا میں مرتکب نہیں ہوا۔

فَمَا لِیْ عَاصِيًا اِلَّا الْمَلَامُ

تو گنہگار ہونے کی حالت میں میرے حصے میں ملامت کے سوا کچھ نہیں۔

صَحَائِفُ سَيِّاٰتِیْ اَقْدَمَتْنِیْ
اِلٰى مَنْ يَسْتَغِيْثُ بِهِ الْاَنَامُ

میرے سیہ کاریوں کے دفاتر مجھ کو اس ذاتِ اقدس تک پہنچانے کے باعث ہوئے جس کی دہائی ساری مخلوق دیتی ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِیْ فَاِنِّیْ
جَرِيْحٌ لَا يُجَبَّرُ حَتِبِهِ الْتِئَامُ

اے خدا کے رسول آپ میری دستگیری فرما دیں کیونکہ ایسا زخم رسیدہ ہوں جس کے اندمال کی کوئی صورت نہیں۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ مُلْتَجِأً حَزِيْنًا
حَضَرْتُ وَفِی الْفُؤَادِ ذَوِیْ ضِرَامٌ

اے خدا کے رسول میں ملتجی اور غمگین ہو کر حاضر ہوا ہوں اور میرے دل میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔

وَقَدْ اَيِسَتْ مُدَاوُوُهُ وَقَامُوْا	اور اس کے تیمار دار بحالت یاس اس کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔
لَهٗ قَلْبٌ وَّ لَا تُقْضٰى مُنَاهُ لَهٗ نَدَمٌ وَلَيْسَ لَهٗ كَلَامٌ	میرے قلب کی خواہشوں کی کوئی حد نہیں میں ندامت کی وجہ سے بات کرنے سے بھی عاجز ہوں۔
وَاَتْعَبَنِيْ طَرِيْقٌ قَدْ تَمَتَّنِيْ	اس طویل راستے نے مجھ کو تھکا مارا کہ جس نے میری کمر توڑ دی۔
وَلَمْ يَبْقَ اللُّحُوْمُ وَلَا الْعِظَامُ وَقَدْ ضَيَّعْتُ عُمْرِيْ فِي التَّلَاهِيْ وَفِي الطُّغْيَانِ صَارَ لِيَ الدَّوَامُ وَتَجْرَحُنِيْ خُطُوْبٌ بَعْدَ خَطْبٍ	اب مجھ میں نہ گوشت باقی ہے نہ ہڈیاں۔ میں نے اپنی عمر لہو و لعب میں ضائع کر دی اور ہمیشہ سرکشی ہی کرتا رہا۔ زمانہ کے حوادث مجھ کو یکے بعد دیگرے زخمی کرتے رہتے ہیں
وَيَصْمِيْنِيْ مِنَ الْكُرَبِ سِنَامُ	اور تکلیف سے تیروں کا صحیح نشانہ میں بن گیا ہوں۔
رَغِبْتُ اِلٰى مَعَاصٍ مُوْبِقَاتٍ	میرے دل میں تباہ کن گناہوں کی رغبت موجود ہے۔
وَاَلْهَانِيْ مِنَ الدُّنْيَا حُطَامُ	اور دنیا کے حقیر مال نے مجھ کو خدا سے غافل کر رکھا ہے۔
مَعَاصٍ قَدْ حَوَتْ سَاعَاتِ عُمْرِيْ	میں ایسے گناہوں میں مبتلا ہوں جو میری عمر کی ایک ایک گھڑی کو حاوی ہیں۔

وَاَرْضٌ قَدْ رَقَدْتَ بِهَا رُقُوْدًا
يُعَظِّمُهَا الْمَلَائِكَةُ الْكِرَامُ

اور زمین کے جس ٹکڑے پر آپ آرام کرتے ہیں
اسکی تعظیم ملائکہ مقربین بھی کرتے ہیں۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَارْحَمْنِيْ فَاِنِّيْ
غَرِيْبٌ هَائِمٌ وَّلِيَ الْهُيَامُ

اے خدا کے رسول آپ مجھ پر رحم فرما
کیونکہ میں ایک پردیسی، پیاسا اور مریض ہوں

سَقَيْتَهُمْ وَقَدْ جَاءُوْكَ عَطْشٰى
وَهَلْ اَنَا رَاجِعٌ وَلِيَ الْاُوَامُ

آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
تمام پیاسوں کو آپ نے سیراب کیا۔
تو کیا میں بھی ایسا بد قسمت ہوں کہ سخت
تشنگی کی حالت میں آپ کے پاس سے واپس جاؤں

شَفَيْتَهُمْ وَقَدْ جَاءُوْكَ مَرْضٰى
فَهَلْ اَنَا رَاجِعٌ وَّلِيَ الْعُقَامُ

اپنی خدمت میں حاضر ہونے والے تمام
مریضوں کو آپنے شفا دی۔
تو کیا میں ایسا بد قسمت ہوں کہ آپ کی
خدمت میں حاضر ہونے کے باوجود لاعلاج
مرض سے رہائی نہیں ہوگی۔

اَغِثْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ
لَمَغْبُوْنٌ وَّتَمَنَّطِقُنِي الْعِظَامُ

اے خدا کے رسول آپ میری فریاد رسی فرمائیے
کیونکہ میں
نقصان رسیدہ ہوں اور بڑے بڑے درباروں
سے مایوس ہو کر واپس آیا ہوں۔

تَرَحَّمْ يَا ابْنَ اٰمِنَةَ تَرَحَّمْ
فَفِيْ حُوْبِيْ رِضَاعِيْ وَالْفِطَامُ

اے آمنہ کے لخت جگر آپ مجھ پر رحم فرمائیں
کیونکہ گنہگار ہوں میں نے اپنی ساری
عمر بسر کی۔

وَأَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَرَقُّ قَلْبًا
وَأَرْعَاهُمْ إِذَا رَقَدُوا وَنَامُوا

آپ سب سے زیادہ سلوک کرنیوالے اور نرم دل ہیں
اور جب لوگ غافل ہو کر سوتے ہیں تو آپ
اُن کے محافظ ہوتے ہیں۔

وَأَنْتَ رَسُولُهُمْ جِنًّا وَّإِنْسًا
وَأَنْتَ بِمَنْ عَلَى الْأَرْضِ الْإِمَامُ
وَإِنَّكَ خَيْرُ مَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا
وَقَدْرُكَ لَيْسَ يَدْرِيهِ اللِّئَامُ

اور آپ جن وانس سب کے رسول ہیں۔
اور آپ زمین کے تمام باشندوں کے امام ہیں
اور آپ تمام عرب سے افضل ہیں۔
اور آپ کی قدر ومنزلت سے ادنیٰ درجے کے
لوگ ناواقف ہیں۔

وَأَفْضَلُ مَنْ مَّشٰى فِي الْأَرْضِ هَوْنًا

اور زمین پر تمام وقار کے ساتھ چلنے والوں
سے آپ افضل ہیں۔

وَأَعْظَمُ مَنْ تُعَظِّمُهُ الْمَقَامُ

اور جن کی تعظیم مقامات مقدسہ کرتے ہیں
آپ ان سے زیادہ عظمت والے ہیں۔

وَأَجْوَدُ مِنْ رِّيَاحٍ مُّرْسَلَاتٍ

خدا کی طرف سے آنے والی ہواؤں سے
بھی زیادہ آپ سخی ہیں۔

إِلٰى جَدْوَاكَ إِنْ نَظَرُوا وَشَامُوا
حَرِيمُكَ آمِنٌ مِنْ كُلِّ هَوْلٍ

اگر لوگ آپ کی عطا کے طالب ہوں۔
آپ کی جائے اقامت ہر قسم کے خوف
سے مامون ہے۔

وَبَابُكَ حَوْلَهُ عَكَفَ الْأَنَامُ
عَلَوْتَ مَكَانَةً مِنْ مَّدْحِ نَفْسٍ
عَصِيٍّ خَائِبٍ فِيمَا مَرَامُ

اور آپ کے دروازے پر مخلوق کھڑی ہوئی ہے
آپکا رتبہ اس سے بالاتر ہے کہ آپکی مدح ایسا شخص کرے
جو عاصی اور اپنے تمام مقصد میں ناکام ہو۔

ہوگیا ہوں خلق سے مایوس میں | یَا مُعِیْنِیْ یَا مُعِیْنِیْ خُذْ یَدِیْ
سب نے مجھ کو دیدیا ہے اب جواب | یَا مُعِیْنِیْ یَا مُعِیْنِیْ خُذْ یَدِیْ
آپ کا در چھوڑ کر جاؤں کہاں | یَا مُعِیْنِیْ یَا مُعِیْنِیْ خُذْ یَدِیْ
وَلَیْسَ لَنَا اِلَّا اِلَیْکَ فِرَارُنَا | وَاَیْنَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَی الرُّسُلِ

اِنَّ اِکْرَامًا یُّنَادِیْ عَاجِزًا
اِشْفَعَنْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن

گفت اکرام از رہِ عجز و نیاز اِشْفَعَنْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن

عاجزی سے کہہ رہا اکرام یہ
اِشْفَعَنْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ | سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں | جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں
وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِیْ | اِذَا الْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمِ
اور آپ کا رتبہ ہرگز مضائقہ نہ چاہیے گا میری شفاعت کا | جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا | وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے | اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں
یَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِیْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ | اِنَّ الْکَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ کَاللَّمَمِ
اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے | اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں
لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا | تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ
امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق | گناہوں کے ہوگی جسکے گناہ بہت ہوئے اسپر رحمت بہت ہوگی

بِكَ اَسْتَغِيْثُ فِىْ قِلِّىْ وَكَثْرِىْ	چھوٹے بڑے تمام کاموں میں آپ ہی کی شفاعت کا طالب ہوں
بِكَ اسْتَشْفَيْتُ اِذْ عَرَضَ اِسْقَامُ	اور بیماری کی حالت میں آپ ہی سے شفا کا خواستگار ہوں۔
مَلَاذِىْ اَنْتَ اِنْ هَجَمَ اللَّيَالِىْ	زمانہ کے حوادث مجھ پر حملہ کریں تو آپ ہی میرے جائے پناہ ہیں
وَحِيْنَ قِتَالِهِمْ اَنْتَ الْحُسَامُ	اور جب دشمن میرے ساتھ مصروف پیکار ہوں تو آپ ہی میرے لئے شمشیر برّاں ہوں۔
اِذَا اَسْتَغْفَرْتَ لِىْ مَوْلَاىَ يَوْمًا	میرے مولا اگر آپ میرے لئے ایک دن بھی استغفار کردیں
اَكُنْ مِمَّنْ عَلَى الدِّيْنِ اسْتَقَامُوْا	تو میں ان لوگوں سے ہوجاؤں جو صراط مستقیم پر ثابت قدم رہے ہیں
يُطِيْعُكَ مِثْلَ عَبْدٍ كُلُّ عُضْوِىْ	میرا سارا بدن غلاموں کی طرح آپ کا تابعدار رہے گا۔
وَفِىْ قَلْبِىْ يَدُوْمُ لَكَ الْغَرَامُ	اور میرے دل میں ہمیشہ آپ کی محبت باقی رہے گی
وَوَفِّقْنِىْ اِلٰهِىْ طُوْلَ عُمْرِىْ	اور اے میرے خدا مجھ کو توفیق عطا فرما کہ میں تمام عمر اس حالت میں گزاروں کہ لوگ
اُصَلِّىْ بَاكِيًا وَّهُمْ نِيَامُ	سو رہے ہوں اور میں رو رو کر نماز پڑھ رہا ہوں۔

خاتمہ

ختم الكتاب بالصّلوٰة على
النّبيّ صلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم
بالفاظ التي وردت ماثورة
في الاحاديث كل لفظ على
حدة ولا نذكر منها
الا ما روي وكل لفظ من الفاظ
الصّلوٰة وجدته فانقل انه
مروي عن النّبيّ صلّى الله
عليه وسلم وقد جمع ذلك كله
ابوعبدالله محمد بن عبدالرحمن
بن علي بن عبد الرحمن
النميري في (كتاب الاعلام بفضل
الصّلوٰة على النّبيّ عليه الصّلوٰة
والسّلام) انقله هناك من
كتاب شفاء السقام في زيارة
خير الانام للامام السبكي
جعلنا اللّٰهُ في زمرة المصلين
وَالمُسَلِّمِيْنَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰه

میں اس کتاب کو سرورِ کائنات رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں
درود وسلام کے پاکیزہ کلمات پر ختم
کرتا ہوں، وہ پاکیزہ کلمات جو اسی
ذات قدسی صفات سے مروی ہیں
اور ہر لفظ احادیث سے ثابت ہے
بجز اس کے کہ درود کے بعض صیغے
اپنی ترکیب کے لحاظ سے مروی نہیں
ہیں لیکن ان کے الفاظ سب ماثورہ ہیں
اور حضرت ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن
بن علی ابن عبدالرحمٰن نمیری نے اپنی
کتاب الاعلام بفضل الصّلوٰۃ علی
النبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام میں
نقل کئے ہیں اور میں اس جگہ پر امام
سبکی علیہ الرحمہ کی کتاب شفاء
السقام فی زیارۃ خیر الانام سے نقل
کرتا ہوں تاکہ حق تعالیٰ جل شانہ اپنے
لطف وکرم سے اس ناچیز کو سرکار

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِىْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِىْ غَيْرَ مُنْخَرِمٖ

اے میرے پروردگار میری امید کو اُلٹا نہ پھیجیو
اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو بر لائیو

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِى الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ
صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمٖ

اور اپنے بندے پر دونوں جہان میں عنایت کر کہ جب اسکو بلائے
اسکو پیش آتے ہیں تو اسکا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَأْذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِىِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمٖ

اور درود وسلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ
کمال کثرت سے برسیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمٖ

اور سب آل و اصحاب اُن کے تابعین پر کہ وہ تقوٰی
اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم و کرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِىٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِى الْكَرَمٖ

پھر راضی ہو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے
اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا
وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِى الْعِيْسِ بِالنَّغَمٖ

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے
اور اونٹوں کو طرب میں لائے حُدی کہنے والا نغموں سے

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اسکے پڑھنے والے کی

سَاَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمٖ

بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و يجعله ذخيرة لى فى الدنيا والاخرة ۱	رسالتمآب پر درود و سلام بھیجنے والوں میں شمار فرمائے اور اس کو دنیا اور آخرت کا سرمایۂ سعادت بنا دے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ـ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ :- وَّاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ) فِي الْمَوْضِعَيْنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ـ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ اٰلَ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ★ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ★ ذَكَرَ ذٰلِكَ فِيْ اٰخِرِ التَّشَهُّدِ مِنْ جِهَةِ الدَّارِ قُطْنِيِّ بِسَنَدٍ فِيْهِ ضعف تفرد به ★

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ (۱) وَبَارِكْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

(۱) هكذا وجد البياض فى النسخ ۱۲

(۱) هٰذا کله مروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باسانید منها صحیح و منها غیر ذالك۔

(۲) بعض ما حفظ عن الصحابہ رضی اللہ عنهم ومن بعدهم

عن علی رضی اللہ عنه اللّٰهُمَّ داحی المدحوات و باری المسموکات و بافی المبنیات ومرسی المرسیات وجبار القلوب علی فطرتها شقیها وسعیدها و باسط الرحمة للمتقین اجعل شرائف صلواتك ونوامی زکواتك+ ورافة تحننك علی محمد عبدك ورسولك الخاتم لما سبق والفاتح لما اغلق والمعلن الحق بالحق والدامغ جیشات الاباطیل کما حمل فاضطلع بامرك لطاعتك مستوفزا فی مرضاتك بغیر نکل فی قدم ولا وهی فی عزم واعیا لوحیك حافظا لعهدك ماضیا علی نفاذ امرك حتی اوری قبسا لقابس والاء اللہ نصل باهله

(۱) یہ تمام حدیثیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور ان احادیث کی سندیں کچھ صحیح ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جن پر کلام کیا گیا ہے۔

(۲) ذیل میں وہ حدیثیں درج ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہیں۔

+ برکاتك

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ★ وَفِىْ رِوَايَةٍ ★ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ★ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهِ ★ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى اَحْمَدَ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ★ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَ مَغْفِرَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرِضْوَانُ اللّٰهِ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا اَكْرَمَ عِبَادِكَ عَلَيْكَ وَارْفَعْهُمْ عِنْدَكَ دَرَجَةً وَاَعْظَمَهُمْ خَطَرًا وَاَمْكَنَهُمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةً

اسبا به به هديت القلوب بعد خوضات الفتن و الاثم موضحات الاعلام و منيرات الاسلام و دائرات الاحكام فهو امينك المامون وخزان علمك المخزون و شهيدك يوم الدين وبعيثك نعمة ورسولك بالحق رحمة اللّٰهمّ افسح له مفتسحا فى عدنك واجزه مضاعفات الخير من فضلك له مهنأت غير مكدرات من فوز ثوابك المضنون وجزل عطاءك المحلول

اَللّٰهُمَّ صَلِّ على بناء البنائين + بناءه واكرم مثواه لديك و نزله واتمم له نوره واجزء من ابتغائك له مقبول الشهادة مرضى المقالة ذا منطق عدل و خطة فصل وحجة و برهان عظيم اَللّٰهُمَّ اجعلنا سامعين مطيعين واولياء مخلصين ورفقاء مصاحبين اَللّٰهُمَّ ابلغه منا السّلام واردد علينا منه السّلام۔

عن ابن مسعود رضى الله عنه ★ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صلواتك و بركاتك ورحمتك على سيّد المرسلين و امام المتقين محمّدًا عبدك و رسولك امام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة اَللّٰهُمَّ اِبْعَثْهُ مقاما محمودا يغبطه به الاوّلون والاخرون

+ الناس

خصوصی قربت کی جگہ مرحمت فرما" تو ایسے شخص کے لئے میری شفاعت واجب ہے مناسب ہی کہ میرا آخری جملہ یہی ہو اور تمام حمد وستائش صرف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے، جو سارے جہان کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب اور تابعین پر بے شمار رحمتیں اور درود وسلام نازل فرمائے۔

اللہ کا بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام احقر الانام اکرام الدین احمد نام دارالاربعین سکندر منزل پرتاب گڈھ مقام۔ اللہ کرے مدینہ منورہ اس کا دار الحشر والقیام۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ۔ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ وَلِاٰبَائِہٖ وَلِاَوْلَادِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ

الْکِرَام

ذیقعدہ

سنہ ۱۳۷۲ھ

اَللّٰھُمَّ اتبعه من امتہ وذریتہ ما تقربہ عینہ واجزہ عنا خیر ما جزیت نبیا عن امتہ واجزء الانبیاء کلھم خیرا السلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

سوال المقعد المقرب یوم القیٰمۃ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَقَالَ ★ اَللّٰھُمَّ اَعْطِہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ★ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ★ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ★ وَلْیَکُنْ ھٰذَا اٰخِرَ کَلَامِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ
وَالتَّابِعِیْنَ وَسَلَّمَ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ
وَنِعْمَ
الْوَکِیْلُ

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے مجھ پر درود بھیجا اور اس طرح دعا کی کہ اے اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو